جیپور ٹریولس

کی

انگلینڈ یاترا

جسمین

شری حضور پُرنور لفٹنٹ جنرل ہز ہائنیس سرآمد راجہائے
ہندوستان راج راجیندر شری مہاراجہ دھراج
سرسوائی مادھو سنگھ جی بہادر

جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ جی۔ سی۔ وی۔ او
جی۔ بی۔ ای۔ ایل ایل۔ ڈی

والی ریاست جیپور بیکنٹھ باسی

کے

سفر انگلینڈ سنہ ۱۹۰۲ء کے مختصر واقعات مع تصاویر درج کیے گئے ہیں

مرتبہ و مؤلفہ

منشی شیو نراین سکسینہ بی۔ اے۔ سب جج شہر سوائی جیپور

مطبوعہ جیل پریس راج سوائی جیپور

فہرست مضامین



سریحضور مہاراجہ صاحب بہادر — جے پور

شری مادھو لشن انگلینڈ یاترا

سناتن ہندو دھرم اور ہمین جیسو پریشس کا اٹل انوراگ

یہ امر مسلمہ عام ہے کہ ہندون کا متبرک مذہب جس کو سناتن ہندو دھرم کے پاک نام سے منسوب کیا جاتا ہے وہ روئے عالم کے تمام مذاہب مین نہایت قدیم ہے۔ اس مذہب کا کسی زمانہ مین جس صورت سے ظہور رہوا تھا۔ آج تک اسکی وہی حالت بنی ہوئی ہے۔ دنیا کے تمام دیگر مذاہب نے نئی نئی صورتین اختیار کرلی ہین۔ اون پر اکثر مخالفین کے حملہ ہوئے۔ اور اسی طرح ہندو دھرم پربھی اکثر مخالفین کے حملہ ہوچکے ہین۔ اور ممکن ہے کہ آیندہ بھی ہوتے رہین۔ مگر جن عقلا نے اس مذہب کی عظمت کو سمجھ لیا ہے جن بزرگون نے اس کے اصولون کو جان لیا ہے۔ وہ اس کے کبھی مخالف نہین ہوتے۔ اون کے کانون کو رام نام اور کرشن نام ویسا ہی پیارا اور فرحت افزا معلوم ہوتا ہے۔ اور ہوتا رہے گا

جیسا کہ ہزار برس بلکہ اوس سے بھی پہلے معلوم ہوتا تھا۔ وہ شری رام چندر مہاراج کو مریادا پرشوتم اور شری کرشن چندر بھگوان کو پورن کلا اوتار۔ نہین! نہین!! بلکہ مجسم ایشور مانتے ہین۔ اور مانتے رہینگے۔ اون کو اپنے اشٹ دیو کی من موہنی مورت اور سوہنی صورت ہر جگہ ذرہ ذرہ مین نظر آتی ہے۔ جس سناتن ہندو دھرم کی آج تمام دنیا مین اوس کی قدامت و عظمت کے باعث شہرت ہو رہی ہے۔ جس سناتن ہندو دھرم کی مریادا قایم کرنے کے واسطے جگت پرسدھ شری رگھناتھ جی مہاراج نے اوتار دھارن کیا تھا۔ اوسی سناتن دھرم کے محافظ اور رعیت پرور سورج بنش کے رتن اور کچھواہا کُل تلک ہمارے سر کھشنور مہاراجہ دھیراج راج راجیندر جے پور نریش ہین۔ یہ وہی خاندان ہے۔ کہ جس کی ابتدا اجودھیا کے مشہور حکمران وشنو اوتار مہا راجہ رام چندر جی کے پتر راجہ کُش سے ہوئی تھی۔ اور یہی وجہ سے اس خاندان کے راجپوت کُشواہا بھی کہلاتے ہین۔ اسی خاندان مین پرتھو جیسے فقیر دوست۔ دھرو جیسے بھگوت بھگت۔ راجہ ہرشچندر جیسے ست بادی۔ بھاگیرتھ جیسے کُل تارک اور راجہ دسرتھ جی جیسے تیجسوی اور پرتاپی اکثر راجہ مہاراجہ ہو چکے ہین جو اسی مشہور خاندان کچھواہا کے مہاراجاؤن نے اجودھیا کے آکر نرور مین اپنی راجدھانی قایم کی تھی۔ اور راجہ سوڈین جی نے

گوالیار مین جاکر ایک بڑا قلعہ تعمیر کرایا تھا - پھر دولے رائے جی کا
گوالیار ہی سے دوسہ مین جاکر ڈھونڈار راج بسانا اور وہان
سے آکر کانکل راوجی کا آمیر پر قابض ہونا - بعدازان راجہ
جی سنگھ جی کا جیپور آباد فرمانا قدیم تواریخ سے بخوبی ثابت ہو
تواریخ قدیم سے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ ان قدیم مہاراجگان
کو گورنمنٹ وقت کی جانب سے مہاراجہ دھراج - راج راجیندر
پرم ایشور اور بھٹارک وغیرہ کے لمبے خطابات سے سرفراز کیا گیا
تھا - ہمارے جیپور ونش کے بزرگ مہاراجہ مان سنگھ جی نے
شمال مغرب مین کابل تک اور جنوب مین بحر عرب کے اون جزایر
تک کہ جہان آج بمبئی بندر قایم ہے - اپنا پرتاپ ظاہر کرکے مغل
خاندان کے مشہور بادشاہ اکبر شاہ کے زمانہ مین بہت کچھ عزت
اور ناموری حاصل کی تھی - جنوب مین جزیرہ سیلون یا لنکا تک
اپنی شجاعت کا ڈنکا بجا دیا تھا - اور جہان کہین آپ اپنی شجاعانہ
کارپردازیون سے فتحیاب ہو کر قبضہ و تسلط جماتے تھے - اوسی
جگہ اپنی یادگار قایم فرما دیا کرتے تھے - جیسا کہ اس وقت تک
دور و دراز مقامات مین سورج بھگوان کے مندر اور جی سنگھ پورون
کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے - اون کا ذکر اکثر مستند تواریخون
مین پایا جاتا ہے - ہندی شاعرون مین ایسا کوئی شاذ ہی
ہوگا - جس کا دل ...

اس وقت تک آپ نے مذہبی اصولون کی جس طرح عملی طور پر
پابندی فرمائی ہے۔ وہ تمام دنیا مین روشن و ہویدا ہے۔
آپ رگھوکل کے مشہور معتقدین کے موافق قدامت پرستی کے
بہت بڑے حامی ہین۔ آپ نے بھگتی کے چارون درجے
یعنی پتا بھگتی۔ گورو بھگتی۔ راج بھگتی اور ایشور بھگتی
کو نہایت خوبی کے ساتھ طے کیے ہین۔ موجودہ زمانہ مین بہت
کم راجہ مہاراجہ آپ جیسے راج بھگت اور ایشور بھگت نظر
آتے ہین۔ سرکار گورنمنٹ نے بھی مہاراجہ صاحب موصوف
کو اون کی راج بھگتی اور حسن انتظام سے خوش ہوکر وقتاً
فوقتاً اعلے خطابات سے ممتاز فرمایا ہے۔

چنانچہ ۱۸۹۸ء مین جب آپ کو گدی پر براجے صرف آٹھ ہی
برس ہوئے تھے۔ اور عنان حکومت کو ہاتھ مین لیے تو صرف
چھ ہی سال ہوئے تھے۔ آپ کے حسن انتظام سے خوش ہوکر
جی۔سی۔ایس۔آئی۔کا خطاب عطا فرمایا۔

سمبت ۱۹۵۶ کے زمانہ قحط مین رعایا کی تکالیف رفع کرنے
کے خیال سے آپ نے رقم کثیر صرف فرماکر غلہ وغیرہ کا ایسا
عمدہ انتظام فرمایا کہ جو آج تک زبان زد عام ہے۔ نیز تمام
ہندوستان کے غربا کی پرورش کے خیال سے ۱۶ لاکھ
روپیہ دان دے کر فیمن فنڈ قایم فرمایا۔ اور دیگر

امدادی و خیراتی کاموں میں زر کثیر خرچ کیا۔ جس کے صلہ میں سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ کو دوسرا خطاب۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ گورنمنٹ سے عطا ہوا۔

بموقع دربار تاج پوشی جو دہلی میں سنہ ۱۹۰۳ء میں منعقد ہوا تھا آپ کو جی۔ سی۔ وی۔ او۔ کے اعلیٰ ٹائٹل سے سرفراز فرمایا گیا۔

بموقع دہلی دربار سنہ ۱۹۰۳ء آپ رجمنٹ نمبر ۱۳ راجپوت انفنٹری کے آنریری کرنیل مقرر فرمائے گئے۔

سنہ ۱۹۰۸ء میں ایڈنبرا یونیورسٹی نے تعلیم کے عمدہ انتظام اور آپ کی قدردانی علم سے خوش ہو کر آپ کی عدم موجودگی میں ایل۔ ایل۔ ڈی۔ کی ڈگری عطا کی۔

دربار تاج پوشی دہلی سنہ ۱۹۱۱ء کے موقع پر آپ کو میجر جنرل کے خطاب سے سرفراز فرمایا گیا۔ اس خطاب کا ملنا آپ کے خاندان کے لحاظ سے کوئی جدید بات نہ تھی۔ کیونکہ زمانہ سلف میں بھی آپ کے بزرگ مہاراجہ مان سنگھ جی اور سوائی جے سنگھ جی کو بادشاہان مغل نے سپہ سالاری وغیرہ کے اعلیٰ عہدوں پر ممتاز کیا تھا۔

آپ سنہ ۱۹۱۱ء میں آرڈر آف دی ہاسپٹل آف سینٹ جان آف جیروسلم کے ڈونیٹ بنائے گئے۔

جنگ عظیم یورپ مین آپ نے ہر ایک ذریعہ سے گورنمنٹ کی پوری امداد کی - اوس کے صلہ مین ۱۹۱۹ء مین جی - بی - ای کے اعلےٰ خطاب سے عزت افزائی فرمائی گئی -

۱۸۹۵ء مین مہم چترال مین بذریعہ ٹرنسپورٹ کور آپ نے گورنمنٹ کی ہر طرح پر اعانت کی تھی - اوس کے صلہ مین دو توپ سلامی بڑھائی گیئن - یعنی بجائے ۱۱ کے ۱۹ کردی گیئن -

اور ۱۸۹۷ء مین آپ نے تیراکی لڑائی مین گورنمنٹ کی ہر طرح پر امداد فرمائی - اوس کے صلہ مین دو توپ سلامی اور بڑھائی گیئن - یعنی بجائے ۱۹ کے ۲۱ کردی گیئن - یہ وہ اعلیٰ سے اعلےٰ تعداد توپ سلامی ہے کہ جو اس وقت تک مہاراجگان ہندوستان کے لیے گورنمنٹ سے مقرر ہے - اور ۱۹۲۰ء مین آپ انگریزی فوج کے آنریری لفٹننٹ جنرل بنائے گئے -

ہمارے مہاراجہ صاحب کو رعایا پروری اور رعایا کی آسایش و آرام کا خیال ہر وقت رہتا ہے - غریب و بیکسون کی مدد کرنا آپ راج دھرم کا جزو اعظم سمجھتے ہین - اس وقت تک آپ نے جن کامون مین روپیہ صرف فرمایا ہے - اوس سے پایا جاتا ہے کہ آپ کے خیالات زیادہ تر چار باتون کی جانب زیادہ مائل ہین -
اوّل خیر خیرات و غربا کی امداد - دوئم ترقی علم و صنعت و حرفت سوئم رفاقت و خیر خواہی گورنمنٹ - چہارم آسایش رعایا -

(۱) جیساکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین - بموقع قحط ہندوستان کی غربا کو امداد دی جانے کے واسطے جو فمین فنڈ قایم کیا گیا ہے - وہ آپ ہی کی فیاضی اور کوشش کا نتیجہ ہے - آپ نے شروع ہی مین اس کے واسطے ۱۶ لاکھ روپیہ دان دیے تھے - اوس کی بعد چند مراتبہ اور کثیر رقومات اس فنڈ مین دے چکے ہین - اور اس وقت تک ۲۵ لاکھ روپیہ اس فنڈ مین آپ ہی کا بخشا ہوا موجود ہے - اس کے علاوہ دیگر خیراتی و امدادی کامون مین جو روپیہ دیا گیا ہے - اوس کی کل تعداد ۲ لاکھ روپیہ سے زیادہ ہے - انگلستان مین بھی اس قسم کے خیراتی کامون کے واسطے آپ زر کثیر بھجوا چکے ہین - اور ریاست کی آمدنی کا تیسرا حصہ مثل سابق برابر دان پُن اور خیر خیرات مین صرف ہوتا رہتا ہے ہر سال آپ لاکھون براہمنون کو بھوجن کراتے ہین - اور باہر کے تیرتھ استھانون مثل ہردوار - بندرابن - متھرا - بہ خود تشریف لے جا کر یا یہان سے عہدہ داران راج کو بھجوا کر خیرات مین ہزارون روپیہ صرف فرماتے رہتے ہین -

(۲) راج جیپور مین تعلیم صنعت و حرفت کی ترقی کے لیے جو عمدہ انتظامات ہین وہ راجپوتانہ کی اور دوسری ریاستون مین نہین پائے جاتے - مہاراجہ کالج - گرلز اسکول - اسکول آف آرٹس - پبلک لائبریری - اور سنسکرت کالج وغیرہ سے نہ صرف

ریاست کے باشندے بلکہ علاقہ غیر کے طلبا بھی ہر وقت بلا کسی فیس کے فائدہ اوٹھاتے ہین۔ اور ان مین سے اکثر طلبا کو بقدر ضرورت وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ ترقی تعلیم صنعت و حرفت کے واسطے آپ نے ہندوستان و انگلستان مین بھی جہان کہین ضرورت پیش آئی رقم کثیر دے کر امداد فرمائی ہے۔ چنانچہ اس رقم کی تعداد بھی اس وقت تک چھ لاکھ للعہ ۱۱/ روپیہ سے زاید ہوتی ہے

(۳) برٹش گورنمنٹ کے آپ سچے خیر خواہ ہین۔ وقت وقت پر مدد دے کر آپ نے اپنی راج بھگتی اور صدق عقیدت کا اعلیٰ ثبوت دیا ہے۔ ۱۸۸۹ء مین آپ نے امپیریل سروس ٹرنیسپورٹ کور خاص گورنمنٹ کی مدد کے لیے قایم فرمائی۔ جس نے مہم چترال تیرا اور جنگ عظیم یورپ مین کارہائے نمایان انجام دیے۔ اور اوس کی خدمات نہ صرف سرکار کھینور کی بلکہ سرکار گورنمنٹ کی خوشنودی کا باعث ہوئین۔ آپ نے مہم چترال کے وقت ایک لاکھ روپیہ نقد بھی دیا تھا۔ اور اوس وقت سے اس وقت تک جنگ وغیرہ کے موقعون پر جو روپیہ آپ دے چکے ہین۔ اوس کی کل تعداد ۱۶ لاکھ سعہ ۱۱/ روپیہ ہوتی ہے۔

(۴) رعایا کی آسایش و آرام کے واسطے آپ نے ریاست مین جو انتظامات فرما رکھے ہین۔ اون کو تحریر کرنا طول عمل ہے۔ کیونکہ وہ ہر خاص و عام پر بخوبی روشن و ہویدا ہین۔

اس کے علاوہ ہمارے مہاراجہ صاحب کو بھگوت بھگتی کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ علے الصباح سب سے پہلے اپنے اشٹ دیو سری گوپال جی مہاراج کے درشن فرماتے ہین۔ اوس کے بعد گؤون کے درشن کرکے پھر راج کے دیگر کاروبار مین مصروف ہوتے ہین۔ یون تو آپ کو ہندوون کے تمام دیوتاؤن مین پورا اعتقاد ہے۔ مگر آپ خاص کر سری گوپال جی مہاراج اور سری گنگا مہارانی ترن تارنی کو اپنا اشٹ دیو مانتے ہین۔ سری گنگا جل کا آپ ہر وقت استعمال کرتے ہین۔ سری گوپال جی اور سری گنگا جی کے بغیر آپ سفر بھی نہین فرماتے۔ آپ نے ایک بہت بڑا مندر بندرابن مین اور ایک مندر برسانہ مین بنوایا ہے۔ اور گنگا اشنان کے واسطے آپ سری ہردوار جی سال مین ایک مرتبہ ضرور پدھارتے ہین۔ گنگوتری مین ایک مندر نہایت کوشش کے ساتھ تعمیر کرایا جا رہا ہے۔ مگر ہمارے مہاراجہ صاحب کی زندگی مین سب سے زیادہ مشہور کام جس سے آپ کی اٹل راج بھگتی اور ایشور بھگتی ثابت ہوتی ہے۔ وہ سفر انگلینڈ ہے۔ اوس کا حال عوام کی آگاہی کے خیال سے مختصر طور پر اس کتاب مین درج کیا جاتا ہے

(۲) ملک معظم حضور شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی مین شریک ہونے کی غرض سے مدعو کیا جانا اور سفر یورپ کا اہتمام

حضور مہارانی کوئن وکٹوریہ کے سنہ ۱۹۰۱ء مین بیکنٹھ باش ہونے پر تاریخ

۲۶ جون ۱۹۰۲ء شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی کے واسطے مقرر کی گئی - اور اوس مین ہندوستان کے اعلیٰ رؤسا و مہاراجگان ریاست کو حضور شاہنشاہ کی جانب سے مدعو کیا گیا - چنانچہ تاریخ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۱ء کو منجانب گورنمنٹ ہند ایک خریطہ سری دربار کے نام بمضمون ذیل صادر ہوا -

ترجمہ خریطہ

منجانب آنریبل کرنیل - اے - بی - تھارنٹن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے راجپوتانہ - بنام نامی ہزہائنس جناب مہاراجہ سر سوائی مادھو سنگہ جی بہادر - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - ای - والی ریاست جیپور - از مقام کوہ آبو مرقومہ تاریخ ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۱ء -

"میرے ذی شان و معزز دوست - جناب حضور وائسرائے گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے آپ کو یہ اطلاع دینے کے لیئے مجھے ارشاد فرمایا ہے - کہ جناب ممدوح بحکم فیض توام جناب بادشاہ انگلستان و شاہنشاہ ہندوستان آپ کے پاس یہ پیغام شاہی ارسال فرماتے ہین کہ عالی جناب بادشاہ ممدوح المناقب کے جشن تاج پوشی مین کہ جو بماہ جون ۱۹۰۲ء بمقام لندن منعقد ہوگا شریک ہون -

اس شاہی فرمان کا جواب آپ کی جانب سے موصول ہونے پر جناب حضور وایسرائے گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین بھیجدیا جاویگا - میری دلی مبارک باد قبول فرماتے ہوئے آپ مجھ کو اپنا صادق دوست تصور فرمائین "

اس اطلاع کے موصول ہونے پر دربار کو نہایت خوشی ہوئی اور بموقع تاجپوشی ولایت تشریف لے جانا آپ نے منظور فرمالیا بعد ازان اس خوش خبری کا اعلان باضابطہ فرمانے کی غرض سے تاریخ ۱۰- اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع کو دیوان خانہ عام مین دربار فرمایا - اور اوس مین صاحب رزیڈنٹ بہادر نے حسب ذیل اسپیچ فرمائی -

ترجمہ اسپیچ مسٹر کاب صاحب بہادر رزیڈنٹ جیپور بتاریخ ۱۰- اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع

جناب مہاراجہ صاحب بہادر و حاضرین دربار - آج آپ کو اس دربار عام مین یہ مژدہ سناتے ہوئے مجھے خوشی حاصل ہوتی ہے کہ جناب شاہنشاہ کنگ ایڈورڈ ہفتم نے آپ کو آیندہ ماہ جون مین ولایت آنے کے لیے اور جشن تاجپوشی مین شریک ہونے کے لیے حکم صادر فرمایا ہے - آپ کو فرمان شاہی دیتے وقت مین یقین کرتا ہون کہ مجھ کو اجازت فرمائی جاوے گی کہ اس تموّ دنا در اعزاز و بھروسہ کی بابت کہ جو گورنمنٹ اور شاہنشاہ انگلستان نے آپ کی نسبت ظاہر فرمایا ہے - خود اپنی طرف سے اور

آپ کی تمام رعایا کی طرف سے آپ کو مبارک باد دون - مین صدق دل سے اُمید کرتا ہون کہ آپ کا دریائی سفر جو آپ کو فرمان شاہی مین کرنا ضرور ہوگا - خیریت و کامیابی کے ساتھ انجام کو پہنچے"
اس اڈریس کے جواب مین سرکاری دربار کی جانب سے حسب ذیل اڈریس فرمائی گئی -

ترجمہ اسپیچ

"مسٹر کاب صاحب و جنٹلمین - جس خوشی کا اعلان اس وقت دربار مین کیا گیا ہے وہ ہمیشہ کے لیے اس ریاست کی تاریخ مین قابل یادگار رہیگا - تواریخ سے ثابت ہے کہ مغلیہ سلطنت کے زمانہ مین بھی تعمیل فرمان شاہی مین والیان ریاست جے پور ہمیشہ مستعد رہے ہین - گو جے پور سے دور دشمنون اور مخالفون کے ملک مین جانے کے لیے ہی حکم کیون نہ ہوا ہو - کہ جہان سب طرح سے جان کا خطرہ ہے - آج کا فرمان ہمارے بادشاہ کی طرف سے اور ہی طرح کا ہے - اور مطابق شان دولت انگلستان کے امن و امان پر مبنی ہے - اگلے زمانہ مین جس گرمجوشی سے میرے بزرگ احکام شاہی بجالاتے رہے ہین - اسی طرح مین بھی اپنے بادشاہ عالی مقام کا حکم خوشی و فرحت کے ساتھ بجالاؤن گا - جس جشن مبارک مین شامل ہونے کے لیے مجھ کو حکم صادر فرمایا گیا ہے

اوس مین مین اپنی ذات خاص سے یہ دکھانے کی امید کرتا ہون
کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ ریاست جے پور کی خیرخواہی کس
اعلیٰ قرینہ کی ہے۔ اس پیغام شاہی پہونچانے کے لیے مین اپنی
طرف سے اور رعایا کی طرف سے گورنمنٹ کے قایم مقام مسٹر
کاب صاحب بہادر کا شکریہ ادا کرتا ہون ؎

اس دربار کے بعد انتظامات سفر شروع کئے گئے۔ مگر سفر
یورپ مین دھرم کے آچار وچار مانع و حارج ہوتے تھے۔
اس دشواری کو رفع کرنے کے واسطے آپ نے اپنے راج کے عالم
پنڈتون کو فراہم کرکے حکم دیا کہ کوئی پرمان یعنی ہدایت دھرم شاستر
ایسی بتائی جاوے کہ جس سے آپ سمندر پار کرکے یورپ جا سکین
اور حضور ملک معظم کی قابل یادگار تاج پوشی کے جشن مین شرکت
کا اعزاز حاصل کر سکین۔ اور ساتھ ہی مذہب کے خلاف بھی کوئی
کام نہ ہونے پائے۔ ظاہر مین یہ سوال بہت پیچیدہ تھا۔ کیونکہ ہندو
دھرم شاستر مین کالا پانی یا سمندر عبور کرنے کی اجازت نہین ہے
آپ کے حکم سے پنڈتون نے اس اہم معاملہ پر غور کیا اور مذہبی
کتب کی رو سے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر حضور صاحب اپنے اشٹ دیو
شری گوپال جی مہاراج کے ساتھ سفر مین تشریف لے
جاوین اور سوائے اون کے پرشاد کے دوسرا بھوجن نہ پاوین
تو مذہب مین کسی طرح کا ہرج واقع نہین ہوسکتا۔ مگر ساتھ ہی یہ بات

بھی قابل غور تھی کہ جن جہازون مین گاؤکشی کی جاتی ہے۔ اور جن مین مختلف اقسام کے گوشت اور شراب استعمال ہوتے ہین اون مین شری ٹھاکرجی مہاراج کو لے جانا کب مناسب ہو سکتا ہے۔ مگر پرماتما کی کرپا سے یہ دشواری بھی جلد رفع ہو گئی۔ منتظمان ریاست نے میسرس ٹامس کُک اینڈ سنس مقام بمبئی کے ایجنٹون کی معرفت ایک ایسا جہاز تلاش کیا جو اوس وقت بالکل نیا تیار ہوا تھا۔ اس جہاز کا نام ایس۔ ایس۔ اولمپیا تھا۔ چنانچہ اس کو اپنی ضروریات کے مطابق مکمل کرانے کی غرض سے دربار نے چند اہلکارون و عہدہ دارون کو بندرگاہ بمبئی کو روانہ کر دیا۔ جنھون نے اس کو بہت جلد مہاراجہ صاحب کی خواہش کے مطابق درست کرالیا۔ مہاراجہ صاحب بہادر اور اون کے ہمراہیون کی تعداد حسب تفصیل ذیل قریب ایک سو چھبیس کے تھی۔

(۱) ہز ہائینس سری حضور پُرنور مہاراجہ صاحب بہادر

(۲) پوجاری بہاری داس جی۔

(۳) ٹھاکر دیبی سنگہ جی چوموں۔

(۴) راؤ راجہ مادھو سنگہ جی سیکر۔

(۵) راجہ اودے سنگہ جی۔

(۶) بابو سنسار چندر جی سین چیف ممبر کونسل۔

(۷) بخشی ہری سنگہ جی



مولوی غلام رحمان جی - بابو انبا شچندر جی - پنڈت مدہوسودن جی
بابو سنسار چندر جی - سریحضور مہاراجہ صاحب - کرنیل جیکب صاحب
رگھناتھ جی کپتان - خواص بالا بخش جی - خواص رام کنوار جی -

(۸) ٹھاکر پرتھی سنگھ جی۔

(۹) ٹھاکر امر سنگھ جی۔

(۱۰) خواص بالا بخش جی۔

(۱۱) بابو ابناش چندر جی سین۔

(۱۲) خواص رام کنوار جی۔

(۱۳) ڈاکٹر ہیم چندر جی سین۔

(۱۴) ڈاکٹر دلجنگ سنگھ کھانکا۔

(۱۵) پنڈت مدھوسودن جی اوجھا۔

(۱۶) سیٹھ رام ناتھ جی۔

(۱۷) لالہ رادھا کشن جی۔

....

(۱۸) کرنیل سر-ایس-ایس-جیکب صاحب - (جو بحیثیت پولٹیکل ایجنٹ دربار کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے۔)۔

(۱۹) لیڈی جیکب صاحبہ۔

(۲۰) مسٹر ایکیٹن۔

(۲۱) مس ایکیٹن۔

(۲۲) ملازمان و شاگرد پیشہ ۱۰۴۔

رائے بہادر دھنپت رائے جی سپرنٹنڈنٹ ٹرانسپورٹ کور کو مع اون کے چار ملازمان کے شری دربار نے تاریخ ۲-مئی ۱۹۰۲ء

کو اس غرض سے پیشتر سے روانہ کر دیا تھا کہ وہ ولایت پہونچ کر
دربار کے تشریف لے جانے سے پہلے ضروری انتظامات کرلین
ہمراہیان کے لیے جہاز مین ہر ایک کے درجہ و رتبہ کے مطابق
جداگانہ انتظامات کیے گئے تھے۔ اس مین چھ رسوئی یا پاک شالائین
اور بنوائی گئی تھین۔ یعنی ایک شری ٹھاکر جی کے لیے۔ دوسری
شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کے واسطے۔ تیسری تعظیمی سرداران
کے لیے۔ چوتھی پنڈت مدھوسودن جی کے واسطے۔ پانچوین
ساتھ والے برہمنون کے لیے۔ اور چھٹی لواحقین کے واسطے۔ جہاز
مین جو معمولی غسل خانہ پیشتر سے بنے ہوئے تھے۔ اون کے علاوہ
چار نئے غسل خانہ اور تیار کرائے گئے۔ ایک حوض بہت بڑا پانی
کے واسطے تیار کرایا گیا۔ ان تمام انتظامات کے بعد ایک منتظم
خاص اس غرض سے بمبئی بھجوایا گیا۔ کہ وہ جہاز کو دھلا کر اوس کی
پوری طرح سے صفائی کرائے۔ اون کی ہمراہ چھبیس برہمن جہاز کی
پوجن کے واسطے بھجوائے گئے تھے۔ کل ساتھ جانے والون کے
واسطے اسقدر شری جل لے جانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔
کہ جو پورے چھ ماہ کے واسطے کافی تھا۔ خوراک کا سامان مثل
چاول۔ آٹا۔ گھی وغیرہ بھی کافی طور پر جہاز مین رکھ لیا گیا تھا
اور یہ انتظام کیا گیا تھا کہ ولایت پہونچنے پر دیگر ضروری اشیاء
ہندوستان سے ہفتہ وار برابر پہونچتی رہین۔ ہاتھ دھونے کے لیئے

سٹی بھی ہندوستان سے لے گئے تھے - مالک جہاز سے دستاویز لکھا لی گئی تھی کہ جب تک وہ جہاز شری حضور صاحب کے سفر مین رہے اوس مین ایسی چیزون کا استعمال نہ کیا جاوے کہ جو مذہب ہنود کے مانع ہون - اوس جہاز کا کرایہ ڈیڑھ لاکھہ روپیہ طے پایا تھا - شری حضور صاحب اپنے ساتھ تیس لاکھ روپیہ کا جڑاؤ زیور لے گیے تھے - اوس کا بیمہ ہزار پونڈ مین کرا لیا گیا تھا - اور لاکھہ روپیہ تھامس کک اینڈ سنس کی مشہور کمپنی کے پاس صرف اس لیے جمع کرا دیے گئے تھے - کہ سفر یورپ مین جب کبھی کوئی غیر معمولی ضرورت پیش آئے تو وہ روپیہ لیا جا سکے - اس سفر کا قریب قریب کل انتظام اسی کمپنی کے سپرد تھا -

۵ - مئی ۱۹۰۲ء - جے پور سے اول اسپیشل روانہ ہوئی - اس مین آٹھ گاڑی بھر کر سامان سفر روانہ کیا گیا تھا - رسوڑہ اور مودی خانہ کا سامان بھی اسی اسپیشل مین بھجوایا گیا تھا - جس کا کل وزن دو ہزار من تھا - یہ ٹرین زیر نگرانی رام پرتاب جی منصرم بھجوائی گئی تھی -

تاریخ ۶ - مئی ۱۹۰۲ء - کو پر استھان کیا گیا -

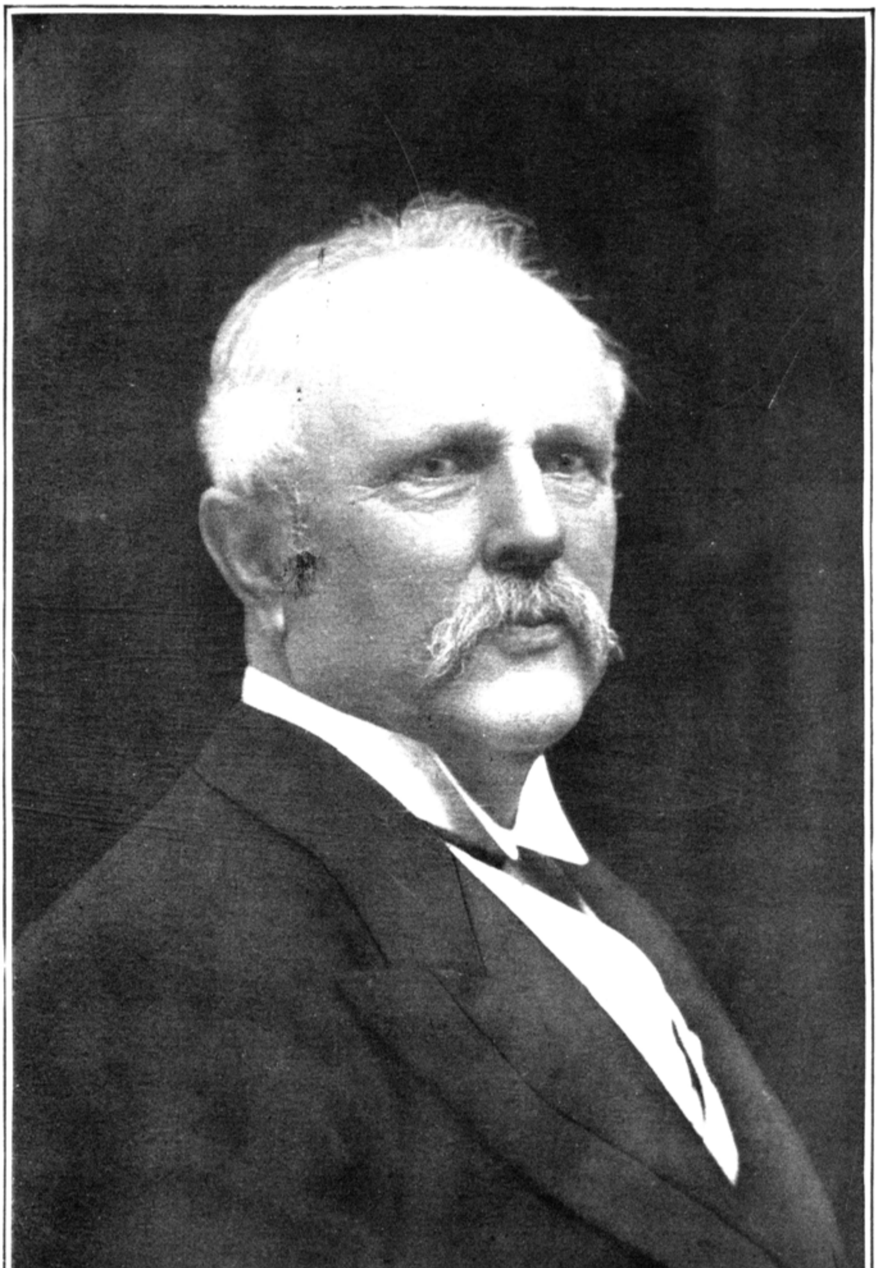
تاریخ ۸ - مئی ۱۹۰۲ء - کو ۲ بجے شب دوسری اسپیشل روانہ ہوئی - جس مین راجہ اودے سنگہ جی - راؤ راجہ جی سیکر - اور

ٹھاکر صاحب چوموں - مع ہمیشہ شاگرد پیشہ لوگوں کے بمبئی تشریف لے گئے۔

(۳)

جے پور سے روانگی

بتاریخ ۹ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء - شری حضور صاحب نے سب سے پیشتر اراکین ریاست یعنی نواب فیاض علی خان صاحب - ٹھاکر امراؤ سنگھ کوٹلہ - بابو سنسار چندر جی سین - تیر منشی رام جی داس جی - پنڈت لچھمی نراین جی - پروہت گوپی ناتھ جی - ایم - اے - بابو موتی لعل جی گپتا پرائیویٹ سکرٹری - گوری شنکر جی چیلہ اور خوش نظر جی ناذر کو طلب فرمایا - اور اپنی عدم موجودگی مین ڈیوڑھی اور ریاست کے انتظام کیے جانے کی بابت ضروری احکام جاری فرمائے - کونسل سے اس بارہ مین ایک خاص روبکاری بھی جاری کیا گیا تھا بعد ازان قریب ۲ بجے سہ پہر تک دوسرے ضروری کامون مین مصروف رہے - اس کے بعد مذہبی رسومات شروع ہوئین - اور رات کو قریب ۸ - بجے پوجن اور دوسرے کامون سے فرصت پاکر سرے ڈیوڑھی دروازہ سے سواری باہر برآمد ہوئی - اوسی وقت قلعہ ناہر گڈھ سے اکیس توپ سلامی کی چلائی گئین - اور سانگانیر دروازہ ہو کر سواری ہتروئی کی کوٹھی مین داخل ہوئی -



کرنیل ایس - ایس جیکب صاحب

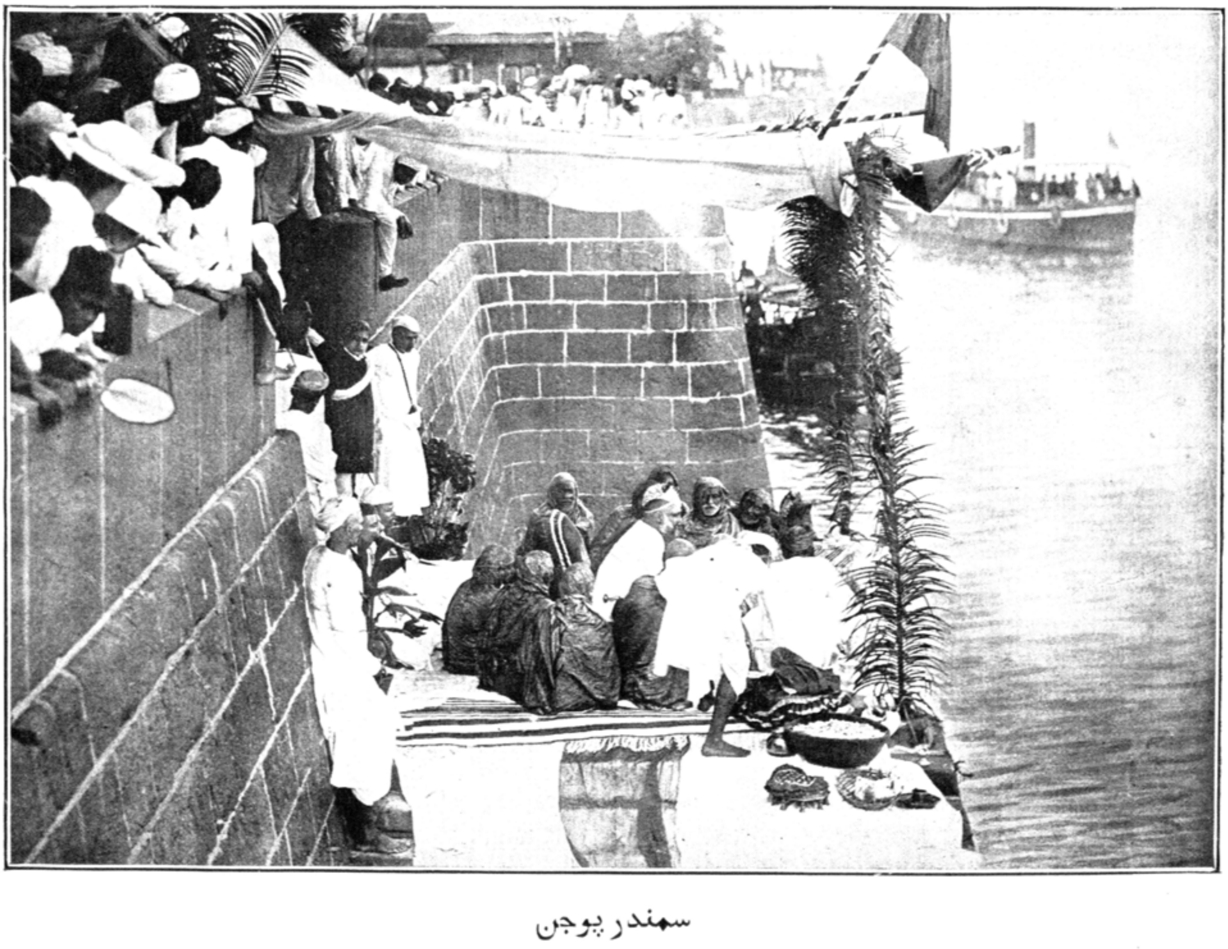
اوس شب کو شہر مین جا بجا رعایا کا ہجوم ہو رہا تھا - مرد عورت بوڑھے جوان سب ہی اپنے مہاراجہ دھراج شری انداتا جی کے درشنون کے واسطے سڑک پر دو کانون مین - مکانون کی چھتون پر ہر جگہ ٹھٹ کے ٹھٹ کھڑے نظر آتے تھے - تعظیمی سردار اور عہدہ داران ریاست پیشتر سے سٹیشن پر پہونچ گئے تھے - شری حضور صاحب کے پہونچنے کے کچھ دیر بعد گیارہ بج کر ستائیس منٹ پر اسپیشل ٹرین جے پور سے روانہ ہوئی -

تاریخ ۱۰ - مئی ۱۹۰۲ع کو جب اسپیشل مارواڑ جنکشن پر پہونچی تو وہان پنڈت سکھدیو پرشادجی مصاحب اعلیٰ راج جودھپور اور دوسرے سردار و عہدہ داران ریاست موصوف موجود تھے - اسپیشل جودھپور بیکانیر ریلوے کے پلیٹ فارم پر کھڑی کر دی گئی - اور عہدہ داران ریاست نے نذرین گذرانین - پھر دربار تام جھام مین سوار ہو کر ایک بنگلہ مین تشریف لے گئے - جو خاص طور پر ریاست کی طرف سے حضور صاحب کے قیام کے واسطے بنوایا گیا تھا - اور اوس مین خس کی ٹٹی اور پنکھون وغیرہ کا ایسا اچھا انتظام کیا تھا - کہ گرمی نام کو معلوم نہین ہوتی تھی - دیگر ہمراہی ڈیرون مین مقیم رہے - سربراہ کا تمام انتظام ریاست جودھپور کی جانب سے کیا گیا تھا - سندھیا آرتی کے بعد شری دربار پلیٹ فارم اسٹیشن پر تشریف لے آئے - اور کچھ دیر کے بعد مارواڑ جنکشن سے

اسپیشل آگے روانہ ہوئی۔

تاریخ ۱۱ مئی ۱۹۰۲ء۔ قریب ۸ بجے صبح اسپیشل احمد آباد پہونچی نصف گھنٹہ کے قریب اسٹیشن پر ٹھیرنے کے بعد سواری شہر مین داخل ہوئی۔ دربار اور ہمراہیان دربار نے جبنگہ بھائی گھارا کی کوٹھی مین قیام کیا۔ جو احمد آباد کے مشہور نگر سیٹھ تھے وہان کا سربراہ کا انتظام مہارانی جھالی جی صاحبہ کے کامدار جی کی جانب سے کیا گیا تھا۔ شہر احمد آباد بھی قابل دید جگہ ہے۔ بازار کی خوبصورتی اور تجارت کے لحاظ سے اس کو بمبئی کا چھوٹا نمونہ بتلایا جاتا ہے۔ شری دربار ۷ بجے شام کو اسٹیشن احمد آباد پر تشریف لائے۔ اور وہان سے اسپیشل ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر آگے روانہ ہوئی۔ لکھودرا اسٹیشن پر ٹرین گیارہ بجے شب کو پہونچی۔ اور وہان قریب ایک گھنٹہ ٹھیرنے کے بعد بمبئی کو روانہ ہوئی۔

تاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۲ء اسپیشل ۸ بجے بعد کولابہ اسٹیشن پر پہونچی اوسی وقت سلامی کی توپین چلنا شروع ہوئین۔ ہر طرف دربار کے ولایت تشریف لے جانے کی دھوم مچی ہوئی تھی۔ پلیٹ فارم پر خلقت کا پورا ہجوم ہو رہا تھا۔ رزیڈنٹ کاب صاحب۔ راؤ راجہ مادھو سنگھ جی سیکر۔ ٹھاکر صاحب دیبی سنگھ جی چوموں۔ راجہ اودے سنگھ جی۔ پنڈت سجے ناتھ جی اٹل دیوان ریاست۔ کھیمراج سریکشن داس جی پروپرائیٹر وینکٹیشور سماچار۔ نوروجی



سمندر پوجن

دھنجی بھائی پروپرائیٹر تھیٹریکل کمپنی اور اکثر سیٹھ ساہوکار وہان موجود تھے۔ سیٹھ ساہوکاران نے ڈالیان پیش کین - اوس کے بعد دربار دوسری پوشاک دھارن فرما کر رزیڈنٹ کاب صاحب کے ہمراہ اپیلو بندر کی جانب رواتہ ہوئے - دیگر ہمراہی بھی ساتھ ہی وہان پہونچ گئے - وینکٹیشور پریس کے ایک پنڈت نے شری حضور کی خدمت مین وہان ایک ایڈریس پیش کیا - جس مین قریب نصف گھنٹہ صرف ہوا - وہان پر بھی آدمیون کا بہت زیادہ ہجوم تھا - غل شور کے باعث کان پڑی آواز سُنائی نہین دیتی تھی - ادھر سمندر کی لہرون نے الگ شور مچا رکھا تھا - ڈم کٹر نے ہمراہیان دربار کا معائنہ کیا - اور جہاز مین سوار ہونے کے اون کو پاس دیے گئے - اس کے بعد شری حضور صاحب نے اصول مذہب ہنود کے مطابق سمندر کا پوجن کیا - یہ پوجن ٹھیک اوسی بدھی سے ہوا تھا کہ جس طرح شری رام چندر جی مہاراج نے تریتا جگ مین سیت بند کی تھی - اصل سونے اور چاندی کے کلش سچے موتیون کی مالائین او بیش بہا روپا وغیرہ سمندر مین بھینٹ کیے گیے - ہزارہا سیٹھ ساہوکار کشتی مین سوار ہو کر سمندر مین یہ پوجن دیکھنے کے لیے پیشتر سے چلے گئے تھے - بعد پوجن جب شری دربار نے سمندر کی آرتی اوتاری وہ سمان قابل دید تھا - ہر ایک سکتے کے عالم مین کھڑا ہوا اپنی آنکھون سے پریم کے آنسو بہا رہا تھا

اور شری دربار کے درشنون سے کوئی سیر نہو تا تھا۔ اسی طور پر
جہاز کا بھی پوجن کرکے اوس کی تشدمی کی گئی۔

(۴)

بمبئی سے جہاز کی روانگی اور بحری سفر کی حالات

بحر عرب

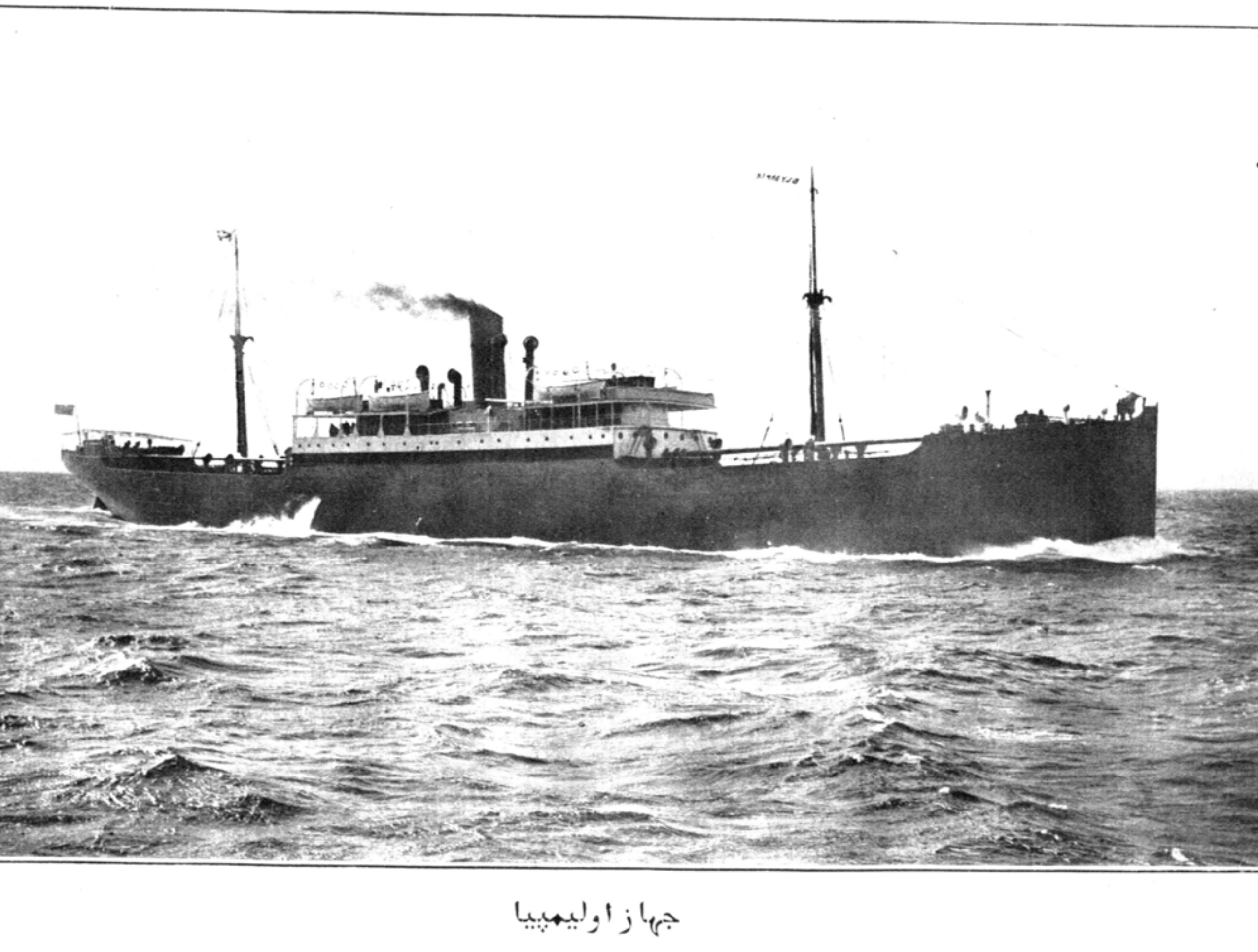
حسب مندرجۂ بالا سمندر کا پوجن کرنے کے بعد شری دربار جہاز
ایس ایس اولمپیا مین پدھارے۔ جو ساحل سمندر سے قریب ڈیڑھ میل
کے فاصلہ پر کھڑا ہوا تھا۔ دیگر ہمراہی بھی اسٹیم لانچ (ایک قسم کی دخانی
کشتی) کے ذریعہ سے جہاز مین جاکر سوار ہوئے۔ اور پھر رزیڈنٹ
کا ب صاحب دربار سے رخصت ہو کر ساحل سمندر پر
واپس آئے۔ جہاز نے ٹھیک ۱۲ بجے دوپہر کو لنگر اوٹھایا۔ اور
اوس وقت کیس ۲۱ توپ سلامی کی پھر دوسری مرتبہ سر کی گئین
جب جہاز بمبئی سے روانہ ہوا۔ ہر شخص ڈیک پر کھڑا ہوا محبت بھری
نگاہون سے اپنے پیارے وطن کو دیکھ رہا تھا۔ گو وطن کی جدائی
ہر ایک کے دل پر ایک خاص اثر پیدا کر رہی تھی۔ مگر ولایت جانے
کا شوق دل مین رنج نہ آنے دیتا تھا۔ اودھر ہمارے شری حضور
مہاراجہ صاحب بہادر نہایت خوشی سے کبھی ساحل ہندوستان
کی جانب اور کبھی ناپیداکنار سمندر کی طرف نظر فرماتے تھے۔

اور اس بات کا خیال اون کے دل مین خوشی پیدا کرتا تھا - کہ وہ
بھی مثل اپنے بزرگون کے سمندر پار کرکے راج بھگتی کی آرزوئین
پوری کرنے کے لیے ملک انگلستان تشریف لے جاتے تھے - اور
اون کے اسٹنٹ دیوشری گوپال جی مہاراج اون کے ساتھ تھے -
شروع مین جہاز کی رفتار نہایت خوش گوار معلوم ہوتی تھی - سمندر
کی البیلی چھٹا اور لہرون کی ترنگ دیکھنے سے کسی کا جی نہین بھرتا
تھا - جہاز بحساب چودہ ناٹ یا دو ہزار گز فی گھنٹہ کی رفتار سے
مسافت طے کرتا ہوا چلا جا رہا تھا - کچھ دیر بعد ہی ساحل ہند نظرون
سے اوجھل ہوگیا - اور چارون طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا -
سوائے سیگل (Seagull.) کے اب اور کوئی پرند بھی اڑتا نظر
نہین آتا تھا - آفتاب کی کرنون سے سمندر مین طرح بہ طرح کے
رنگ نظر آتے تھے - اور پانی مین سنہری جھلک عجب پیاری معلوم
ہوتی تھی - مگر شام سے کچھ پیشتر ہی سمندر مین بڑی بڑی لہرین اوٹھنا
شروع ہوئین - جہاز ڈگمگانے لگا - کبھی اوچھل کر لہرون کے اوپر
نہایت بلندی پر چڑھ جاتا تھا - اور کبھی ایک دم نیچے گرتا معلوم
ہوتا تھا - پانی جہاز کے تختون سے آ کر ٹکراتا تھا - اور ہر جانب
سمندر کی لہرون نے بڑا شور مچا رکھا تھا - یہ حالت اوس شب
کو برابر بنی رہی - اور سمندر بجائے دل فریب ہونے کے خوفناک
معلوم ہونے لگا - ہمراہیان کو سراسیمہ دیکھ کر شری حضور صاحب نے

بابو سنار چندر جی سین - پنڈت مدھو سودن جی اور بابو ابناش چندر جی کو یہ حال دریافت کرنے کے لیے کپتان جہاز کے پاس بھیجا کہ اگر طوفان سے جہاز کو کسی قسم کے نقصان پہونچنے کا اندیشہ تو نہین ہے - کپتان جہاز نے اطمینان دلایا - کہ اس سے جہاز کو نقصان نہین پہونچ سکتا - یہ حال معلوم ہونے سے ہمراہیان کو کچھ تسکین ہوئی - مگر سمندر مین طوفان بدستور قایم رہا -

تاریخ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء - شری حضور صاحب نے طوفان سمندر کا تماشہ ملاحظہ فرمایا اور اوسے دیکھ کر نہایت خوش ہوئے - اوس روز وقت شب طوفان مین کسی قدر کمی ہوئی - مگر ہمراہیان مین سے اکثر مرض البحر (Seasickness) یا دوران سر مین مبتلا ہوئے کسی کو قے ہوتی تھی - کسی کی طبیعت گھبراتی تھی - ہر ایک کو چکر آتا تھا - ڈاکٹر صاحب ہر طرح پر تسلی دیتے تھے - مگر تسکین نہین ہوتی تھی - جہاز برابر بحر عرب مین جانب غرب بڑھا چلا جارہا تھا - تجربہ سے معلوم ہوا ہے - کہ مرض البحر کا اثر اون لوگون پر کم ہوتا ہے جو کسی ٹبری لہر کے آتے وقت لیٹے ہوتے ہین - خوشی کا مقام تھا کہ ہمارے شری حضور صاحب اس مرض مین کسی روز بھی مبتلا نہ ہوئے -

تاریخ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء - شری حضور صاحب کی طبیعت اس روز نہایت بشاش تھی - آپ راؤ راجہ جی سیکر کے ڈیرے مین



جهاز اوليمپيا

پدھارے اور وہان بیٹھ کر سمندر کی سیر فرمائی - ایک چھوٹی دیسی طرز
کی بنی ہوئی کشتی دور سے دکھلائی دی اوسے دیکھ کر ہر ایک کو
ایک عجب تماشہ معلوم ہوتا تھا - اوس روز تک جہاز قریب چارسو
میل طے کر چکا تھا - دخانی جہاز کیلیڈونیا (Calidonia)
جس مین ہندوستان کی ڈاک جارہی تھی - دور سے دکھلائی دیا
سب سے پہلے اوس کا اوپری حصہ نظر آیا - رفتہ رفتہ اوس کے
تمام حصہ دیکھنے لگے - سمندر مین کسی دوسرے جہاز کو آتا ہوا
دیکھنے مین بھی عجب لطف آتا ہے -

تاریخ ۱۵ مئی ۱۹۰۲ء - کا دن نہایت خوشی سے گذرا -

تاریخ ۱۶ مئی ۱۹۰۲ء - مہاراجہ صاحب کپتان کے کمرہ مین
تشریف لے گئے اور وہان جہاز کا وہ نقشہ ملاحظہ فرمایا جس مین
سمندر کے کنارہ - چٹان - اور جہازون وغیرہ کے تمام حالات
درج ہوتے ہین - اوس کے بعد جہاز کے تمام کل پرزے بھی ملاحظہ
کیے - اوس روز دربار کو کمی اشتہا کی کچھ شکایت تھی -

تاریخ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء - اوس روز کوئی خاص بات قابل تحریر
ظہور مین نہ آئی - بجز اس کے کہ جو ہوا دو روز سے نہایت تیز اور
سامنے کی چل رہی تھی - وہ شام کے وقت ٹھہر گئی - اور نہایت
خوش گوار ہوا کے چلنے سے گرمی کی شدت مین بہت کمی
ہوگئی -

تاریخ ۱۸ مئی ۱۹۰۲ء - جہاز سے قریب ۱۱ بجے دن کے عرب کے خشک پہاڑ نظر آنے لگے - جن مین سے اکثر کوہ آبو کے برابر بلند تھے - اور ساحل سمندر کے برابر برابر دور تک پھیلے ہوے تھے کبھی کبھی بالو ریت کے ٹیلے نظر آتے تھے - انھین دیکھ کر ہر شخص خوش ہوتا تھا - اور اپنے اپنے خیالات کا جدا گانہ پیرایہ مین اظہار کرتا تھا - یہ پہاڑ چار بجے سہ پہر تک برابر دکھلائی دیتے رہے چونکہ اب عدن نہایت قریب رہ گیا تھا - اور دوسرے روز صبح جہاز وہان پہونچنے کو تھا - ہر ایک نے اپنے عزیز و اقارب اور دوست احباب کو خط لکھے - تاکہ وہ عدن پہونچ کر ہندوستان کو روانہ کر دیے جاوین - اوس روز وقت شب پھر نہایت زیادہ گرمی تھی - جس سے کسی کو نیند نہین آئی -

تاریخ ۱۹ مئی ۱۹۰۲ء - اس روز موسم بہت اچھا تھا - ہوا ٹھہری ہوئی تھی - سمندر مین لہرین عجب لطف دکھاتی تھین - عدن قریب آتا جاتا تھا - یہان تک کہ قریب دس بجے صبح کے جہاز عدن مین داخل ہو گیا - جہاز کے پہونچنے پر قلعہ عدن سے کیس اتواپ سلامی سر کی گئین - حضور صاحب عدن کی سیر کرنے کے لیے کپتان جہاز کے کمرے مین تشریف لے گئے - وہان پر ٹامس کُک کے ایجنٹ نے ایک چھوٹی کشتی مین آکر دو تار بشری حضور کی خدمت مین پیش کیے - ایک صاحب آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ کا



کپتان سی ـ ایف آسـبرن صاحب (کپتان جهاز)

اور دوسرا پرائیویٹ سکرٹری بابو موتی لال جی گپتا کا تھا - ایک چھوٹی
دھنپت رائے جی کی راجہ اودے سنگھ جی کے نام تھی - جس مین
انھون نے اپنے سفر عدن کا حال درج کیا تھا - اوس مقام پر
جہاز کے ناخدا نے آکر سری حضور صاحب کی خدمت مین عرض
کیا - کہ ایک جرمن کا جہاز جس مین سوداگری مال تھا - سمندر مین
ڈوب گیا - وہ جہاز بمبئی سے ۱۰ - مئی کو روانہ ہوا تھا - اور اوسکا
ے قریب گیارہ مسافر تو کشتیون کی مدد سے نکال لیے گئے -
باقی تمام دریا برد ہو گئے - اس حال کو سنکر ہر ایک نے افسوس و
اظہار ہمدردی کیا - اوس جہاز کے پیچھے ہی بمبئی سے پرشیا نامی
ڈاک کا جہاز روانہ ہوا تھا - جس مین مہاراجہ صاحب گوالیار ولایت
تشریف لے جا رہے تھے - وہ بھی اس طوفان مین آگیا تھا - مگر
کسی قدر نقصان کے بعد صحیح سالم بچ نکلا - یہ حالات سن کر
ہر ایک کو اس بات کی خوشی ہوئی - کہ دربار کا جہاز ایس ایس اولمپیا
دو روز بعد روانہ ہوا تھا - کہ جب طوفان فرو ہو چکا تھا - عدن مین
شری حضور صاحب کے پہونچنے پر ہر طرف ایک دھوم مچی ہوئی تھی
ہر شخص جہاز اولمپیا کو نہایت حیرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا جس مین
رنگ برنگ کے خوش نما جھنڈے لہرا رہے تھے - ادھر ہمراہیان
کی زرق برق پوشاکین شری دربار کی عظمت کا ثبوت دیتی تھین
ادھر کثرت تعداد ہمراہیان کو دیکھ کر اکثر باشندگان عدن خیال

کرتے تھے کہ اِس جہاز مین کسی ملک کا بادشاہ جا رہا ہے۔ اور اسی
لیے سَری حضور کی جانب اشارہ کرکے "دی کنگ"۔ "ویرا زدی کنگ"
کہتے سُنائی دیتے تھے۔ عدن مین سب سے زیادہ دل فریب نظارہ
وہان کے چھوٹے لڑکون کی تیراکی اور غوطہ زنی کا ہوتا ہے۔ یہ
تمام بہت سیاہ فام ہوتے ہین۔ سمندر کے پانی مین جہان پر گہرائی
سیل ڈیڑھ میل سے کم نہین تھی۔ گروہ کے گروہ اس طور پر کھڑے
دکھائی دیتے تھے۔ کہ گویا خشکی مین کھڑے ہین۔ وہ ہر ایک
مسافر جہاز سے سوال کرتے تھے۔ اور جب کوئی سکہ سمندر مین
پھینک دیا جاتا تھا۔ تو وہ تمام غول مثل مینڈکون کے سر کے
بل فوراً غوطہ لگاتے اور اون سکون کو آن واحد مین اپنے
دانتون سے پکڑ کر باہر لے آتے تھے۔ اور مُنہ کھول کھول کر
دکھلاتے تھے۔ کہ تمام سکے منہ مین ہین۔ کیونکہ اون کے جسم پر
بجز لنگوٹی کے اور کوئی کپڑا نہین تھا۔ کہ جس مین وہ ان سکون
کو جمع کر سکین۔ عدن ملک عرب سے جانب گوشہ جنوب عرب
واقع ہے۔ اور یہ مقبوضات برطانیہ مین نہایت کارآمد جگہ ہے
عدن کا چھوٹا قصبہ ایک ویرانہ ریگستان مین آباد ہے۔ اور
یہ بحر قلزم مین داخل ہونے کا راستہ ہے۔ یہان پر کوئلہ کا بہت
زیادہ ذخیرہ رہتا ہے۔ جو اُدھر سے گذرنے والے جہاز
حسب ضرورت بھر لیا کرتے ہین۔ عدن کی پہاڑیون پر انگریزی

باشندگان کے بنگلہ نہایت خوب صورت معلوم ہوتے تھے ۔

ریڈسی یعنی بحر قلزم

جب جہاز اولمپیا عدن سے آگے روانہ ہوا۔ تو شری حضور کی سلامی مین پھر قلعہ عدن سے اکیس ضرب اتواب سر کی گئین۔ دربار کی اس قدر عظمت اور اعزاز کو دیکھ کر کپتان جہاز نہایت خوش ہوا۔ کہ وہ ہندوستان کے ایک نہایت اعلیٰ رئیس کو تاج پوشی ملک معظم مین شریک ہونے کے لیے لے جا رہا تھا۔ جہاز وقت شب جزیرۂ پیرم کے قریب ہو کر گذرا۔ جو آبنائے باب المندب مین واقع ہے۔ سال ہا سال گذرے جب اکثر جہاز اس جزیرہ مین تباہ ہو جایا کرتے تھے۔ مگر اب گورنمنٹ نے ایک لایٹ ہوس (منارہ روشنی) بنوا دیا ہے۔ تاکہ اوس کی روشنی دیکھ کر جہاز چٹان سے بچ کر چلین۔ اور ٹکرا کر تباہ نہ ہون۔ مقام پیرم سے نہر سویز تک ریڈسی کے راستہ مین بہت زیادہ گرمی تھی۔ اور تمازت آفتاب سے سمندر کا پانی بھی کسی قدر گرم ہو گیا تھا۔ اسی لیے گرمی کی وجہ سے ہمراہیان دربار بہت بے چین ہو رہے تھے اس سمندر مین ہر وقت ہوا بھی تیز چلتی رہتی ہے۔ اور اس مین طوفان ہر وقت قایم رہتا ہے۔ مگر جہازون کو نقصان نہین پہونچتا

پیرم سے روانہ ہونے کے بعد جہاز کا رخ بجائے جنوب مغرب کے شمال مغرب کا ہوگیا تھا۔

تاریخ ۲۰- مئی ۱۹۰۲ء۔ ٹھنڈی ہوا چلنے سے قدرے تسکین ہوئی اب جہاز سیدھا شمال کی جانب جا رہا تھا۔ اس لیے وقت صبح مشرق کی جانب کے اور وقت سہ پہر مغرب کی طرف کے پردے چھوڑ دیے پڑے۔ تاکہ کمرہ تمازت آفتاب سے گرم نہ ہونے پائین۔ قریب پانچ بجے سہ پہر کے سری حضور صاحب تختہ جہاز پر بیٹھے تھے ہمارے سمندر مین فلائنگ فش یعنی اُڑن مچھلیان پانی سے نکل نکل کر قریب چالیس گز تک اُڑتی چلی جاتی تھین۔ اور پھر پانی مین غوطہ لگاتی تھین۔ ان کا یہ تماشہ قابل دید تھا۔ اکثر ہمراہیان نے ویل مچھلی کو اس سمندر مین دیکھا۔ جہاز اوس روز دو سو ستر میل فی چوبیس گھنٹہ کے حساب سے چل رہا تھا۔ وہ اس سے زیادہ تیز اوس وقت تک نہین چلا تھا۔ رستہ مین پانچ چھ تجارتی جہاز ملے جو چین۔ کلکتہ وغیرہ دیگر مقامات کو جا رہے تھے۔ شب کو قریب آٹھ بجے پھر تیز ہوا چلنا شروع ہوئی۔ اور وہ ہوا اوس روز شب کے دو بجے بعد بند ہوئی۔

تاریخ ۲۱- مئی ۱۹۰۲ء۔ ہوا پھر بدستور تیز چلتی رہی۔ سری دربار نے کچھ وقت کرنیل جیکب صاحب اور کپتان آس برن Captain Osborn. صاحب کے ساتھ شطرنج کھیلنے مین گذارا۔

اسی طرح ہمراہیان نے بھی مختلف کھیل کھیلنے یا کتابوں کے مطالعہ مین وقت صرف کیا۔ مقام سوویز تک ہوا کا وہی حال بنا رہا۔

تاریخ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۰۲ء۔ ہوا کی وہی کیفیت رہی۔ اور جہاز کے ڈگمگانے سے راجہ اودے سنگھ جی۔ سیٹھ رام ناتھ جی و دیگر ہمراہیان مرض البحر یا دوران سر مین مبتلا ہو گئے۔

تاریخ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء۔ تیز ہوا کے چلنے اور بڑی بڑی لہرون کو دیکھ کر اکثر ہمراہیان بہت زیادہ گھبرا اوٹھے تھے۔ اوس روز مصر کا جہاز ڈاک پاس ہو کر گذرا۔ جو آسٹریلیا کو جا رہا تھا۔ اور راہ مین خوب روشنی ہو رہی تھی۔ سری حضور صاحب نے کپتان کے کمرہ مین تشریف لے جا کر وہان سے برادر آئیلینڈز کی سیر فرمائی یہ جزیرہ سونگہ کے ٹاپو ہین۔ جن مین سے ایک پر لایٹ ہوس بنا ہوا تھا۔ جہاز کے فسر درجہ سوم نے جھنڈیان دکھلائین۔ تاکہ لایٹ ہوس والون کو اوس جہاز کے آنے کا حال معلوم ہو جائے لایٹ ہوس سے بھی جواب مین جھنڈیان دکھلائی گئین۔ آدھی رات کے بعد طوفان کچھ کم ہوا۔

تاریخ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء۔ بوقت صبح سویز کا کنارہ دکھلائی دینے لگا۔ کپتان جہاز نے تیسرے درجہ کے مسافرون کے کمرون کو دھلا کر صاف کرایا۔ کیونکہ سویز والا تھا۔ جیبنج کر کچھ منٹ کے بعد جہاز سویز مین داخل ہو گیا۔

ایک بجے ڈاکٹر نے اس جہاز کا معائنہ کیا۔ سوائے درجہ اوّل کے
مسافرون کے عام مسافرون کے تمام مسافر ایک قطار مین
کھڑے کردیئے گئے۔ اور ڈاکٹر نے اون ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ
معائنہ کیا۔ شام کو سات بجے جہاز بندرگاہ سویز سے
نہر سویز مین داخل ہوا۔ یہان پر نہر کی گہرائی زیادہ نہ تھی۔ مگر
وسعت اسقدر تھی کہ بہت بڑا جنگی جہاز بھی اوس مین ہوکر گذر سکتا
تھا۔ پانچ پانچ چھ چھ میل کے فاصلہ پر سائڈنگس یا اسٹیشن بنے
ہوئے تھے جہان نہر کی کشادگی اسقدر زیادہ رکھی گئی ہے کہ
دو تین جہاز ایک وقت مین لنگر ڈال سکتے ہین۔ جب جہاز
نہر مین قریب نصف میل دور پہونچا تو ایک مربع ستون پر ایک بہت
بڑا بُت دکھلائی دیا جو اپنی اونگلی سے نہر سویز کی طرف اشارہ کر رہا تھا
یہ ملک فرانس کے اوس مشہور انجنیر کا بُت تھا جس نے نہر سویز تعمیر
کرائی تھی۔ جہاز برابر روشنی مین چل رہا تھا۔ کیونکہ جہاز مین اور
سمندر کے کنارے پر خوب روشنی ہو رہی تھی۔ ادھر چاندنی رات
علیحدہ علیحدہ لطف دکھلا رہی تھی فریدہ بران سرچ لائٹ کی روشنی
وہان کی رونق کو دوبالا کرتی تھی اور دور دور کے مقامات کو دکھلاتی
تھی۔ کنارون پر مکانات اور درختون کے جھنڈ نہایت خوبصورت
معلوم ہوتے تھے۔ نہر مین کسی جہاز کو بھی چلنے کی اجازت نہین ہے
کیونکہ اوس سے کنارون کی مٹی دھسک جانیکا اندیشہ رہتا ہے جہاز اولمپیا

کی رفتار بھی نصف کر دیگئی تھی۔ نہر کے جانب راست ریلوے لاین اور تار کی لاین برابر چلی جاتی ہین۔ دریائے نیل کی شاخ سے ایک بہت چھوٹی نہر میٹھے پانی کی کاٹ لیگئی ہے جس سے مسافران جہاز کی ضروریات رفع کیجاتی ہین۔ وہ شب بمقابلہ دیگر راتون کے ٹھنڈی تھی۔

تاریخ ۲۵ مئی ۱۹۰۲ء۔ بوقت دوپہر گیارہ بجے بعد جہاز بندرگاہ سعید مین داخل ہوا۔ ہمراہیان کو کنارہ پر جاکر سیر کرنے کی اجازت دیدیگئی تھی۔ وہان پر سوداگری سامان کے جہاز بے شمار موجود تھے۔ دخانی کشتیان اور دیگر قسم کی کشتیان ہر طرف دکھلائی دیتی تھین۔ گھوڑے گاڑی اور ٹریموے بھی چلتی ہوئی نظر آتی تھین۔ وہان ان سواری مین بالعموم خچر استعمال کیے جاتے ہین۔ یہان اہل عرب کی دکانین اور مکانات نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے یہان پر بھی ڈاکٹر نے مسافرون کا معائنہ کیا۔ دربار نے ایک تار اسی مقام سے تھامس کُک کے ایجنٹ کے نام بمقام مارسیلس بھجوایا کہ مقام مارسیلس سے کیلے تک جانے کے واسطے ایک اسپشل کا انتظام رکھا جاوے۔ اس جگہہ یورپ کی قریب قریب تمام قومین آباد ہین۔ یعنی جرمن۔ روس۔ فرانسیسی انگریز وغیرہ۔

وہان کی پولس مین زیادہ تر ترک شامل ہین جہاز اولمپیا نے یہان پر کوئلہ بھرا۔ ساڑھے پانچ بجے

بعد سہ پہر کو جہاز وہان سے روانہ ہوا۔ اور میڈیٹرینین سی یعنی بحیرہ روم مین داخل ہو کر بجانب مارسیلس چلنا شروع ہوا۔

داخلہ میڈیٹرینین سی یا بحیرہ روم

بندرگاہ سعید سے روانہ ہونے کے بعد ہی جہاز نے ڈگمگانا شروع کر دیا تھا۔ اوس روز سردی زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ شری حضور صاحب میوزک روم مین براجے ہوئے گفتگو کرتے رہے۔

۲۶۔ مئی ۱۹۲۰ء۔ دربار نے پی ایس او لیپا جہاز کا نقشہ طلب فرما کر ملاحظہ فرمایا۔ اور پھر فرنیز بٹلر صاحب سے (Furness Butler) اون کے اٹھارہ سالہ تجربہ کی بابت باتین سنتے رہے۔ جیمن کے بعد جب آپ دوپہر کو آرام فرما رہے تھے۔ اوس وقت کسی آواز سے نیند اُچاٹ ہو گئی۔ تختہ جہاز پر جانے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ بنگپا نگ بیل کی آواز تھی۔ جو تیزی ہوا کے باعث ادھر اودھر ہل رہی تھی۔ پھر شری دربار کیبن مین پدھارے۔ اور دیگر سرداران کو جگا کر تختہ جہاز پر لے گیے۔ اور وہان سے بیٹھے ہوئے سمندر کی سیر فرماتے رہے۔ اوس روز سمندر بالکل ٹھیرا ہوا تھا۔

۲۷۔ مئی ۱۹۲۰ء۔ کو جہاز جزیرہ کینڈیا کے قریب سے دو بجے دن کے گذرا۔ دربار نے بٹلر صاحب کو اوس روز بھی اپنے پاس طلب فرمایا۔ اور اون سے باتین فرماتے رہے۔

۲۸ - مئی ۱۹۰۲ء - بابو سنسار چندر جی سین اوّل دربار کو اخبار سناتے رہے - پھر دربار نے کرنیل جیکب صاحب کو طلب فرما کر یہ تجویز ظاہر فرمائی - کہ مقام مارسلیس مین غربا کے تقسیم کیے جانے کے واسطے دو ہزار فرینک ہیر آف مارسلیس کے پاس بھجوا دی جاوین - پھر آپ کپتان جہاز سے گفتگو فرماتے رہے - اور یہ ارشاد فرمایا کہ واپسی سفر کے وقت بھی ملازمان جہاز اولیپیا وہی رہین - کہ جو اس وقت موجود ہین - شام کو درشن کے بعد آپ میوزک روم مین پدھارے - اور بہت رات گئے تک سرداروں کے ساتھ وہان گانا سُنتے رہے -

۲۹ - مئی ۱۹۰۲ء - صبح کے وقت زمین دکھلائی دینے لگی - جانب راست سسلی کا ٹاپو نظر آیا - اٹنا کے متصل برف دکھلائی دے رہا تھا - اور اسٹمبول مین آتش فشان پہاڑ نظر آتے تھے - اٹلی کے ہرے ہرے کھیت بہت خوب صورت معلوم ہوتے تھے - یہ نظارہ عرب کے خشک ریتیلے ملک سے بالکل مختلف تھا - ساحل سمندر کو برابر برابر نہایت سرسبز اور شاداب منظر دور تک نظر آتا تھا جسے دیکھ کر ہندوستان کا جنت نشان ملک کشمیر یاد آتا تھا - دکن کی طرف کوہ مین بائنہ کیھو لرگلاسیز کے ذریعہ سے جابجا خوب صورت مقام دکھلائی دیتے تھے - سمندر کے برابر دور تک ایک لاین نظر آتی تھی - جو قریب پہونچنے پر معلوم ہوا - کہ ایک پختہ سڑک تھی

اور اسی سڑک کے مقابل دوسری سمت مین ریلوے لاین تھی جسپر
ایک چھوٹی ٹرین چلتی ہوئی دکھلائی دے رہی تھی۔ جب جہاز
اسٹیٹ آف میسنا مین ہوکر گذرا تو سسلی اور اٹلی کے دونون
ٹاپو جہاز کے جانب راست اور چپ نظر آتے تھے۔ اور وہ منظر
اوس وقت نہایت دلفریب معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہر شخص کبھی اٹلی
کے نظارہ ن کو دیکھتا اور کبھی سسلی کی طرف نظر حیرت دوڑاتا تھا
یہ ہر دو جزیرے صرف پانی سے جُدا نظر آتے تھے ورنہ ہر طور پر بالکل
یکسان تھے۔ بس آبنائے کے تنگ حصہ مین ہوکر گذرتے وقت
جہازون کو اکثر گرداب ہائے عظیم کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
اسلیے اونسے بچانیکی غرض سے جہاز کو اس جگہ نہایت احتیاط سے
چلایا جاتا ہے۔ اوس روز بھی آسمان پر بادل تھے۔ اور سمندر مین
طوفان آرہا تھا۔ جہاز برابر ڈگمگا رہا تھا مگر یہ شور کرپاسے وہ حصہ بھی
بخیریت تمام گذر گیا۔ یورپ مین اٹلی کی آب وہوا نہایت خوشگوار
خیال کیجاتی ہے اور اسی لیئے یورپ کے اکثر باشندے تفریح کی
غرض سے اکثر وہان آکر کچھ دن قیام پذیر ہوتے ہین۔

۳۰ مئی ۱۹۰۲ء۔ چونکہ مارسلیس مین پھر ڈاکٹری معائنہ ہونیوالا تھا۔
اور محصولی اشیا کی وہان پر تلاشی ہونے کو تھی اسلیے دربار نے
اپنے تمام سامان اور محصولی اشیا کی فہرست پیشتر سے تیار
کرائی اور کرزن وایلی صاحب کے نام ایک تار بھجوایا گیا۔

کہ افسر جنگی کو مارسلیس مین ہدایت کرا دیجاوے کہ اشیائے محصولی کے
دیکھنے مین زیادہ توقف نہ کرے۔
تاریخ یکم جون سنہ ۱۹۰۲ع۔ جہاز بوقت صبح بندرگاہ مارسلیس مین پہونچا
پائلٹ جہاز پر آیا اور تیسرے درجہ کے مسافرون کا ڈاکٹر نے معائنہ
کیا۔ ڈاکٹر نے تمام کین ہائے کا بھی معائنہ کیا مگر شری ٹھاکر جی
اور حضور صاحب کا کین مستثنے رکھا گیا تھا۔ چونکہ کرزن وائیلی
صاحب سینٹ جمیس پیلیس مین لیوی ہونے کے باعث دربار
کے استقبال کے لیے بمقام ڈوور تشریف نہین لا سکے۔ اسلئے
دربار نے اوس روز مارسلیس مین بھی قیام کرنا زیادہ مناسب
خیال فرمایا۔ اور اب ۳۔ جون سنہ ۱۹۰۲ع کو لندن پہونچنے کی
تاریخ مقرر فرمائی گئی اور اوس کی اطلاع سر کرزن وائیلی صاحب
کو بذریعہ تار دیگئی۔ مارسلیس مین اسپیشل تیار تھی۔ جہاز ایس ایس
اولمپیا کو مع چند ہمراہیان کے اسی جگہ چھوڑ دیا گیا۔ اور
اوسے آبنائے جبل الطارق مین ہو کر بندرگاہ لیورپول پہونچنے
کا حکم دیا گیا۔ جو کہ انگلستان مین مرسی ندی پر ایک مشہور بندرگاہ ہے
جس اسپیشل مین دربار کا مقام مارسلس سے کیلے تک ملک فرانس
مین سفر ہونے والا تھا۔ اوس کی صفائی خاص طور پر کیگئی
تھی۔ ٹرین کا سامان بمقابلہ سامان ہندوستانی ریل گاڑیون کے زیادہ
اعلیٰ قسم تھا مگر ڈبہ بہادو بڑے نہ تھے شری حضور صاحب نے مارسیلس کے

غریبون کے لیے دو ہزار فرینک عطا فرمائے اور اس بارہ مین
ایک چٹھی مارسیلس کے برٹش کنسل جنرل کے نام بھجوائی گئی۔ ساتھ
والون کو یہان پر کافی وقت مل گیا تھا۔ اسلیے اکثر ہمراہی ناٹک کا
تماشہ دیکھنے وہان کے تھیٹر مین چلے گئے۔ مارسیلس مین ایک
اور دلچسپ واقعہ پیش آیا کہ سری دربار جیپور سے اپنے ساتھ
آم لے گئے تھے۔ یہ حال وہان کے رہنے والون کو معلوم ہوگیا
اونھون نے مانگنا شروع کیا۔ پہلے کچھ آم اون مین سے تقسیم
کرنے کے واسطے دیدیے گئے۔ لیکن جب خواستگاران آم کی
تعداد زیادہ ہوگئی تو دربار نے جسقدر آم موجود تھے سب تقسیم
کرا دیے۔

تاریخ ۲- جون سنہ ۱۹۰۲ع۔ سر چینو صاحب نے جہاز کے کپتان کو
بلا کر اوس کا شکریہ ادا کیا کہ اوسکی وجہ سے سب کو بہت آرام ملا
جسمین کے بعد اسپیشل ٹرین مارسیلس سے آگے روانہ ہوئی۔ سامان
زیادہ ہونے کے باعث ٹرین کی روانگی مین ۲۰ منٹ کی دیر ہوگئی
تھی۔ ٹرین مین گرمی بہت زیادہ تھی۔ مارسیلس سے کیلے تک فرانس
کا ملک ہر دو جانب مثل ایک نہایت شاداب باغ کے خوشنما
معلوم ہوتا تھا۔ قدرتی نظارہ ہر طرف سے دل کو لبھاتے
تھے۔ درختون کے درمیان مین کہین کہین مکانات بھی نظر آتے
تھے۔ ہری بھری گھاس پر چرتی ہوئی مویشی نہایت خوبصورت معلوم

ہوتی تھی - ملک فرانس کا یہ سفر ہوپہتیں گھنٹہ مین ختم ہوا -

تاریخ ۳- جون ۱۹۰۲ء - بوقت ساڑھے گیارہ بجے سپیشل کیلے پہوچی - اسپیشل سے جہاز ڈچز آف یارک تک جس مین سوار ہو کر دربار کو انگلش چینل (رود بار انگلستان) عبور کرکے ڈوور پہونچنا تھا - ہر دو جانب لیڈی اور جنٹلمین کھڑے ستے - صاحب برٹش کنسل حضور ملک معظم کے حکم سے مہرکیصنور صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئے - اونھون نے پیشتر سے تمام ضروری انتظامات فرما رکھے تھے - مقام کیلے سے انگلستان بہت قریب ہے تاہم اکثر جب مطلع صاف ہوتا ہے تو کھریا کی سفید چٹان دور سے دھندلی دھندلی دکھلائی دینے لگتی ہین - جہاز ڈچز آف یارک مین انگلستان اور ہندوستان کے جھنڈے لہرا رہے تھے جب جہاز ایڈمریلٹی پایر سے روانہ ہوا - تمام جنٹلمین اور لیڈیز نے چیر زدی - رود بار انگلستان عبور کرکے قریب نصف گھنٹہ مین ہی جہاز بندرگاہ ڈوور مین داخل ہو گیا - اور اوسی وقت ایک جنگی جہاز امار ٹیلایٹ سے ۲۱ توپین سلامی کی چلائی گئین - جنگی جہاز کے دیکھنے کا یہ پہلا ہی موقع تھا - ہندوستان سے روانہ ہونیکے کامل ۲۳- دن بعد اوس سرزمین کے دیکھنے کا موقع ملا جس کے لیے اسقدر تکالیف برداشت کی گئین تھین - بندرگاہ کے ادہر پہاڑیون پر سپاہیون کے بارک اور دوسری جانب جنگی قلعہ نظر آتا تھا -

ان تمام مناظر کو دیکھ کر ہر نو وارد کے دل مین تواریخ انگلستان کی خاص خاص واقعات مثلاً ہسپنیش آرمیڈا وغیرہ یاد آجاتے ہین ڈووَر تک لفٹننٹ کرنیل ڈبلیو - ایچ - کرزن وائیلی صاحب - سی آئی - ای - پولیٹکل ایڈی کانگ حضور سکرٹری آف سٹیٹ ہند مسٹر رچارڈ رچی صاحب - سی - بی - (رائٹ آنریبل لارڈ جارج ہملٹن صاحب ممبر پارلیمنٹ و سکرٹری آف سٹیٹ ہندوستان کے پرائیوٹ سکرٹری) اور اکثر بڑے بڑے افسران حضور بادشاہ عالم پناہ کی جانب سے سری جی کی پیشوائی کیواسطے تشریف لائے تھے - اور بادشاہ صاحب نے دو نہایت بڑے اور خوبصورت گلدستہ سری دربار کے لیے بھجوائے تھے - جو عنایت خسروانہ کا پہلا تحفہ تھا - دربار نے انھین نہایت خوشی کے ساتھ سری ٹھاکر جی کے کمپارٹمینٹ مین رکھا دیا - اس مقام پر بھی خلقت کا بہت ہجوم ہو رہا تھا - لارڈ میر آف ڈوور نے دربار کی خدمت مین ایک ایڈریس پیش کیا - جس مین سرکھنیوی صاحب کے اوصاف اور خصائل پسندیدہ کی تعریف کرتے ہوئے یہ اظہار کیا تھا کہ ہم امید کرتے ہین کہ واپسی کے وقت انگلستان اور یہان کے باشندگان کی ایک خوشی دلانے والی یادگار آپ اپنے ساتھ ہندوستان لیجائینگے - اس مین شک نہین کہ سری دربار نے اور اون کے ہمراہیون نے اس خیال کو

لفظ بہ لفظ صحیح پایا - دربار نے ایڈریس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے
فرمایا کہ مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ مین اوّل
مرتبہ حضور ملک معظم کی تاج پوشی جیسے مبارک موقع پر اس ملک مین
آیا ہون - ڈوور مین اوس وقت ایک عجیب منظر دکھلائی دے رہا
تھا - سامان کے قریب چھ سو پیکٹ بندرگاہ پر اوتار سے جا کر
ٹرین مین رکھائے جا رہے تھے - ہمراہیان دربار رنگ برنگ
کے کپڑے پہنے ہوئے باشندگان انگلستان کو نہایت عجیب
معلوم ہوتے تھے - سری حضور صاحب نے سیاہ ساٹن کا چغا
زیب تن فرما رکھا تھا - رائے بہادر روصنیت رائے جی جو پیشتر سے
بغرض انتظام انگلستان بھیجدیے گئے تھے اس ہی مقام پر حضور
دربار کی خدمت مین حاضر ہوئے - پولس کا انتظام خاص طور
پر کر دیا گیا تھا - کہ سرکاری ملازمان کے علاوہ کوئی اور شخص دربار
کے کسی سامان کو ہاتھ نہ لگائے - سامان کو ٹرین مین لادنے
مین قریب دو گھنٹہ صرف ہوئے - اوس کے بعد کرزن والی صاحب
اور دیگر اعلے افسران کے ساتھ چار بجے بعد اسپشل ٹرین مین
سوار ہو کر بجانب لندن روانہ ہو گئے - جس وقت ٹرین نکلستان
- کہ یہ سرسبز و شاداب میدان گارڈن آف انگلینڈ کہلاتے
ہین اور اس مین شک نہین کہ دست قدرت نے اس سرزمین
کو بھی مثل روئے زمین کے دیگر قابل دید مقامات کے اپنی

ا سبزہ میدانون مین ہو کر گذری تھی - وہان سے قدرتی نظارہ نہایت دل فریب معلوم ہوتا ہے ...

خوشنمائی سے آراستہ و پیراستہ کرنے مین کمال دکھلایا ہے۔ ممکن نہین کہ یہان کے قدرتی نظارون کو دیکھکر ہر انسان کے دل مین خوشی پیدا نہ ہو۔ اور خدا کی قدرت کا دل پر اثر نہ ہو۔ یہ وہی مقام ہے کہ جہان کی حکومت کا جھنڈا آج روئے عالم کے کسی نہ کسی حصہ مین پھرتا نظر آتا ہے۔ اور جس کی زیر حکومت اس قدر ملک ہین کہ آفتاب عالمتاب بھی کسی نہ کسی جگہ برابر چمکتا رہتا ہے اس ملک کی زبان انگریزی نے بھی نہایت زیادہ عروج پایا ہے کہ دنیا بھر کے ہر حصہ مین بولی جاتی ہے۔ علم انگریزی کا جاننے والا خواہ کسی جگہ چلا جائے وہ اپنے اظہار خیالات مین کبھی قاصر نہین رہ سکتا

شہر لندن مین داخلہ

سرمی دربار کی اسپیشل ٹرین تاریخ ۳۔ جون کو بوقت شام ۵ بجکر ۱۵ منٹ پر وکٹوریہ اسٹیشن مین داخل ہوئی۔ وہان پر آدمیون کا بیحد ہجوم ہو رہا تھا۔ ہر جانب ٹوپی اور رومال ہلتے نظر آتے تھے۔ مسٹر رچی صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا کے پرائیوٹ سکرٹری۔ میجر جنرل بیلین صاحب۔ کرنیل وکٹر لا صاحب۔ ای۔ لارنس صاحب اور دیگر بے شمار اعلے افسر اور افسران ریلوے دربار کے استقبال کے لیے اسٹیشن پر موجود تھے۔ پلیٹ فارم پر نہایت خوبصورت اور شوخ قالین بچھا دیا گیا تھا۔ دربار کے لیے



سرکرزن وائیلی صاحب

خاص شاہی ویٹنگ روم کھول دیا گیا تھا - اور حضور ملک معظم کی شاہی گاڑی
سواری کے لیے موجود تھی - دربار کی سادگی اور صاف باطنی سے
متاثر ہو کر ہر شخص اپنے اپنے خیالات کا مختلف پیرایہ مین اظہار
کر رہا تھا - ایک صاحب نے سری گوپال جی کو گاڑی مین جاتے
دیکھ کر خوشی کے لہجہ مین کہا کہ فی الحقیقت بادشاہ سلامت کے
عزیز ترین مہمانون مین مہاراجہ صاحب جیپور اس ہی وجہہ سے عزیز
اور زیادہ ممتاز ہین کہ وہ اپنے مذہب کے نہایت زیادہ پابند ہین
وہ ظاہری نمائش اور ٹیپ ٹاپ سے مبرا ہین - اسی وجہ سے لارڈ
کرزن صاحب نے اپنی اسپیچ مین فرمایا تھا کہ ریاست جیپور کو
اس بات کا ناز ہونا زیبا ہے کہ وہان پر مہاراجہ صاحب جیسے
حکمران ہین - ادن کو اپنی رعایا کا ہر وقت خیال رہتا ہے - ادنھون
نے اپنی ریاست کو زرخیز اور خوشحال بنا رکھا ہے - اور آج ان کی
حسن انتظام کے باعث ریاست جیپور راجپوتانہ کی تمام دیگر
ریاستون مین زیادہ ممتاز خیال کی جاتی ہے - اس قدر ہمراہیان
کے ساتھ اور ہر قسم کا سامان آسایش لیکر مثل شاہان ذی جاہ
کے ولایت تشریف لے جانا دربار کی عظمت کا کافی ثبوت تھا -
ویٹنگ روم مین کچھ دیر ٹھیرنے کے بعد دربار شاہی گاڑی مین
سوار ہو کر بمقام مورے لاج تشریف لے گئے - جہان پر اونکے
قیام کے واسطے خاص طور پر انتظام کیا گیا تھا - مورے لاج

لندن کے جانب غرب ایک مشہور مقام کیمبڈن ہل پر بنا ہوا ہے۔ اس کے تین جانب سلم سڑک گی برابر ہین۔ اور جانب غرب کسی قدر نشیبی حصہ ہے۔ سورے لاج کے چارون طرف ایک خوب صورت باغ لگا ہوا تھا۔ اور اوس مین علاوہ محل کو دیگر لکڑی کے مکانات بنا بر ہمراہیان سرکار حضور صاحب کی جانب سے نصب کر دیے گئے تھے۔ علاوہ تہ خانہ کے اس محل کی تین بالائی منزل تھین جس مین زیادہ تر شیشہ آلات سے کام لیا گیا تھا۔ محل کے اندر بھی ایک چھوٹا مگر نہایت خوبصورت فرن ہوس بنا ہوا تھا جس مین شیشہ کے اوپر چینی کے گملہ نہایت زینت و خوبصورتی سے آراستہ کیے گیے تھے۔ اس تمام عمارت کو ضرورت زمانہ کے مطابق برقی روشنی پانی اور دیگر ضروری اسباب آرایش سے نہایت خوبی سے سجایا گیا تھا۔ سب سے بالائی منزل پر خدام کے لیے کمرہ بنے ہوئے تھے۔

اس سے نیچے کی منزل مین سرکار دربار اور اون کے معزز ہمراہیان کی بود و باش تھی۔ اور منزل زیرین مین کرنیل جیکب صاحب بہادر جو بحیثیت پولیٹیکل افسر دربار کے ہمراہ گئے تھے۔ مع اپنے دفتر کے فروکش تھے۔ اور اوسی مین دربار کے پرائیویٹ سکرٹری کا آفس تھا۔ تہ خانہ مین ہر قسم کا سامان خوراک رکھا گیا تھا۔ چونکہ یہ مکان اس قدر زیادہ ہمراہیان کے لیے کافی نہ تھا۔

حضور صاحب کی جانب سے ایک اور مکان قریب ہی کرایہ پر لیا
گیا جس مین ٹھاکر صاحب پوسون - راو راجہ جی سیکر - اور دعنیت راے
جی فروکش تھے - حضور صاحب کے لیے چار خاصہ شاہی گاڑیان
لقہ نات تھین - جن کے ملازم سرخ وردیان پہنے تھے - اس قسم
کی گاڑی بجز رایل فیملی یا شاہی مہمانون کے اور کوئی استعمال
نہین کرسکتا - یہ ہی وجہ تھی کہ جب کبھی سری دربار اون مین
سوار ہوکر باہر تشریف لے جاتے تھے تو ہر شخص فوراً معلوم کرلیتا
تھا کہ یہ کوئی نہایت باوقار مہمانون مین سے ہین - گھوڑون
کے لیے جو مکان بطور اصطبل کام مین لائے جاتے تھے وہ میوز
کہلاتے تھے - سری حضور صاحب کے لندن پہونچ جانے کے
بعد اون کے اوصاف حمیدہ اور حسن انتظام کے حالات مختلف
اخبارون مین ہر روز شایع ہونے لگے - اون کو مفصل قلمبند
کرنے کے لیے ایک ضخیم کتاب چاہیے - مگر عوام کی دلچسپی اور آگاہی
کے خیال سے معدودے چند اخبارون سے کچھ حالات اخذ
کرکے یہان پر درج کیے جاتے ہین -

اخبار مارننگ پوسٹ - مورخہ ۵ - جون ۱۹۰۲ء رقم طراز تھا
مہاراجگان جیپور بہ زمانہ سلاطین مغلیہ بہت بڑے ممتاز
مہاراجگان مین شمار ہوتے تھے - اور اس وقت بھی اُن کا
اعزاز اوسی طور پر کیا جارہا ہے - بغاوت ہندوستان ۱۸۵۷ء کے

سے زمانہ مین مہاراجگان جیپور نے نمایان خدمات انجام دی ہین -
تمام ہندو نہایت خوش ہین کہ اس سفر سے مہاراجہ صاحب نے تمام
ہندوستان مین اس بات کی نظیر قایم کر دی ہے کہ باشندگان
ہندوستان ہو نیز مہاراجگان کس طور سے اپنے ہندو دھرم کی
پابندی کر سکتے ہین ''

اخبار گریٹ تھاٹس - مورخہ ۲۱ - جون ۱۹۰۲ء مین درج تھا کہ قریب
دو سال کا عرصہ ہوا تب ہم نے سنا تھا کہ مہاراجہ جیپور نے ایک لاکھ
روپیہ جنگ ٹرانسوال کے مصیبت زدگان کی امداد کے واسطے
عطا فرمایا تھا - اور اوس وقت یہان عام طور پر یہ خیال تھا کہ
مہاراجہ صاحب کا یہ کام بہت زیادہ فیاضی اور عالی العزمی کا ہے
لیکن حقیقت یہ ہے کہ مہاراجہ صاحب جیپور جب سے راج جیپور
کی گدی پر رونق افروز ہوئے ہین اوس وقت سے اب تک اس
سے بھی بہت زیادہ فیاضی کا کام فرما چکے ہین '' تاریخ ۲۳ - مئی
۱۹۰۲ء کے اخبار کرانیکل مین درج تھا کہ گو اس ملک مین ہزارہا
ہندو آ چکے ہین مگر اس وقت تک ایسا کوئی نہین آیا کہ جو ہندو
مذہب کا اس قدر پورا پابند ہو - اصلی ہندو کا فرض ہے کہ وہ اپنی
خود کی رسم اور رواج کا پابند رہے - جیپور راجپوتانہ اور سنٹرل
انڈیا کی نہایت بڑی ریاستون مین سے ایک مشہور ریاست
ہے - یہ مہاراجہ ایک نہایت دانشمند حکمران عاقل منتظم اور اپنی رعایا کے

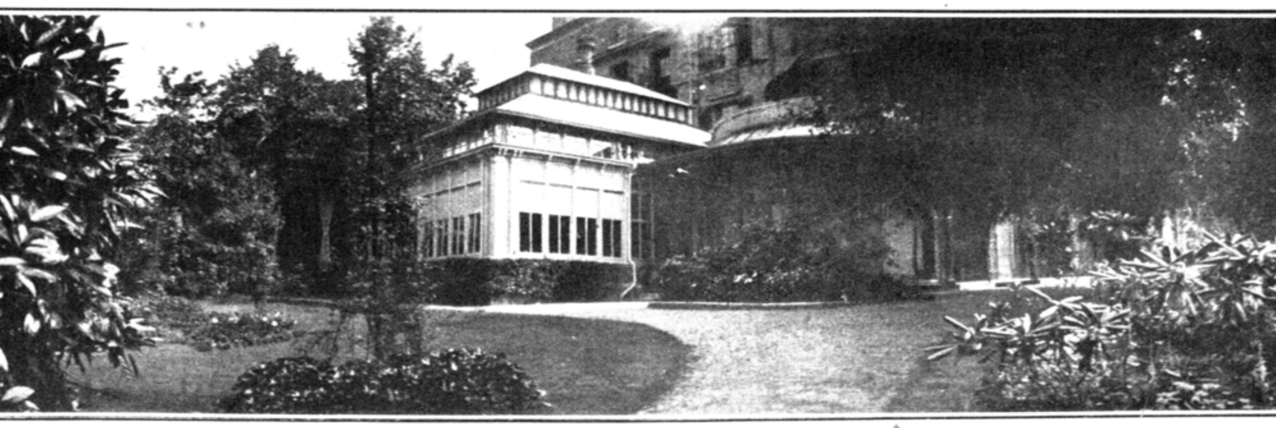
ساتھ عمدہ سلوک کرنے والے ہین۔ چونکہ انگلستان کے باشندگان
کے واسطے دربار کے ساتھ سری گوپال جی کا ہونا ایک عجیب بات
تھی اور وہان کے زیادہ تر باشندہ اہل ہنود کے طریقہ پرستش
سے بالکل ناآشنا ہین۔ اس لیے بعض اخبارون نے مورتی
پوجن کے متعلق اپنے مخالفانہ خیالات شایع کیے
اون ہی ایام مین بابا پریمانند جی بھارتی شہر لندن مین
تشریف فرما تھے۔ اونکو یہ ریمارک سخت ناگوار خاطر ہوئے۔ پس
اونھون نے مندرجۂ ذیل تردیدی مضمون تاریخ ۲۸۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء
کے اخبار ویسٹ منسٹر گزٹ مین شایع کرایا۔ جس کا تعلیم یافتہ
فرقہ پر اچھا اثر پڑا۔ "اس خبر نے کہ مہاراجہ جیپور اپنے ہمراہ انگلستان
اپنے کُل دیوسری گوپال جی کی مورتی لائے ہین۔ ایک عام
ہل چل پیدا کر دی ہے۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جو لوگ مورتی
پوجا کے خلاف ہین اور جو گرجاؤن مین بخورات جلانا بھی
ایک قسم کی بت پرستی خیال کرتے ہین اون کو اس خبر سے
زیادہ حیرت اور تعجب ہونا چاہیے۔ اور اس ہی وجہ سے
بعض اخبارون مین ان سرخیون سے مضامین شایع ہوئے
ہین۔ "دیوتا گاڑی مین" "ایک راجہ مع دیوتا کے" مہاراجہ اور
اون کے دیوتا" مین اکثر ایسے صاحبان انگریز سے ملا
بھی ہون کہ جو یہ بات سنکر نہایت رنجیدہ ہوئے ہین۔ کہ

بعض کوتہ اندیشون نے مورتی پوجن کے خلاف مضمون شایع
کیے ہین - انگلستان ایک آزاد ملک ہے جہان پر جسمانی دماغی
اور ہر قسم کی آزادی رعایا ہر شخص کو حاصل ہے - اسی طرح مذہبی آزادی
بھی حاصل ہے - وہ زمانہ گذر گیا جب برطانیہ کے باشندہ مذہبی
تعصب سے متاثر ہوئے تھے اور اون لوگون کو حقارت کی
نگاہ سے دیکھتے تھے جو عیسائی نہ تھے - انگریزون کو ہندوؤن کے
مذہب کا حال پروفیسر میکسمیولر وغیرہ کے ذریعہ سے بہت
کچھ معلوم ہو گیا ہے - وید - اُپنشد اور بھگوت گیتا کے
ترجمہ زبان انگریزی مین موجود ہین - بھگوت گیتا کے اُپدیشک
شری کرشن بھگوان بقول سر ایڈون آرنولڈ صاحب بڑے
فلاسفر تھے - جن کو اہل ہنود ایشور اوتار سمجھتے ہین - مہابھارت کے
ہیرو شری کرشن بھگوان کے برابر آج تک کسی ملک مین شجاعت
دانشوری - محبت اور منصف مزاجی کی نظر دیکھنے مین نہین آئے -
اگر عیسائی شری کرشن بھگوان کے حالات کو جھوٹا قصہ یا روایت
خیال کرتے ہین تو ہندو بھی حضرت مسیح کے واقعات کو بالکل لغو
خیال کر سکتے ہین - یہ کیسے ممکن ہے کہ تواریخ یورپ کے حالات
یا مصر اور روم کے واقعات تو صحیح ہون اور اہل ہنود
کے سوانحات بالکل غلط خیال کیے جاوین - کہ جو اون کی ہزارہا
سال پیشتر کی متبرک اور مقدس کتابون مین درج ہین -

یہ ہی شری کرشن بھگوان مہاراج جیپور کے اشٹ دیو ہین
وہ اون کو یہان پر شری گوپال جی کے نام سے لائے
ہین۔ اور وہ کسی قسم کا بھی دنیوی کام شروع کرنے سے پیشتر اونکی
ہر روز پرستش کرتے ہین۔ حتے کہ بلا پوجن کیے کھانا تک نہین کھاتے
اور صبح اور شام کے وقت خوشبودار پھول تلسی کے متبرک پتے
جن مین چندن یعنی صندل لگا ہوا ہوتا ہے شری بھگوان کے
چرنون مین بھینٹ کرتے ہین۔ شری کرشن بھگوان کی پرستش کا یہ طریقہ
تمام ہندوستان مین مروج ہے۔ مورتی صرف ایک چنہ یا نشان
ہے۔ اور اوس کی پوجا خاص طور پر مانسک یا روحانی ہے
اس قسم کی پوجن کو دیکھکر باشندگان برطانیہ یعنی انگریز بھی ذرا اپنی پوجن
کے طریقہ پر غور کرین اور اگر وہ اپنے گرجا کے طریقہ پرستش پر دھیان
دین تو اون کو معلوم ہو جائیگا کہ اون کا مذہب بھی اس قسم کی جڑ پوجن
سے خالی نہین ہے۔ مورتی پوجن کے مخالف کیتھالک گروہ بھی اسی
طور پر پوجن کرتے ہین۔ اور پروٹسٹنٹ اس پوجن سے اوس وقت
تک خالی نہین سمجھے جا سکتے کہ جب تک وہ کسی نہ کسی صورت
مین اپنے ہیروز کے بتون تصویرون یا کراس کے سامنے اپنا
سر تعظیم خم کرتے رہین۔ کسی بت کے سامنے خواہ سر جھکایا جائے
یا صرف عقیدت کے ساتھ پوجن کے طور پر پھول چڑھائے جائین
دونون ہی پوجن مین شامل ہین۔ شری کرشن بھگوان کو بھگت

ہندو بھی اسی طرح کی پوجن کرتے ہین - پھر میرے خیال مین نہین آتا کہ باشندگان انگلستان اس سے کیون حیرت مین آتے ہین - مین نے یہ مضمون صرف اس غرض سے چھپوایا ہے کہ انگلستان کے تعلیم یافتہ اصحاب غیر تعلیم یافتہ لوگون کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے ہندوؤن کی دھرم پستکون کا مطالعہ کرین اور رمصاحب عیسائیون اور مشنریون کے دماغون سے اس قسم کے غلط خیالات ہٹادین - اون کو یہ سبق بھی دیا جانا چاہیے کہ وہ کسی دوسرے ملک کے باشندگان کے متعلق اس قسم کے غلط خیالات صرف اس وجہہ مین نہ کرلیا کرین کہ وہ ایک دوسرے مذہب کے پابند ہین - اور صرف اون کا ہی مذہب سچا اور درست ہے - اون کو یہ خیال دل مین رکھنا چاہیے کہ اون کے پانی سے رسم بپتسمہ ادا کرنا اور ایک لکڑی کی صلیب کے مقابل دوزانو ہو کر عبادت کرنا اور بوقت تاج پوشی روغن زیتون لگانا بھی اوس ہی طریقہ پوجن کے ہمشکل ہے کہ جیسا مہاراجہ صاحب جےپور ہرروز اپنے اشٹ دیوشری گوپال جی مہاراج کی پوجن کے وقت پھول اور گنگا جل استعمال فرما کر عمل مین لاتے ہین ؁

تاریخ ۴ جون ۱۹۰۲ع - لندن پہونچنے کے دوسرے روز شری حضور صاحب کرزن وائلی صاحب سے ملاقات کرنے کے لیے تشریف لے گئے اور اوس ہی دن سے مقام موریلاج مین انگلستان



مقام موريلاج ـــ لندن

سے بڑے بڑے روٴسانے بنابر ملاقات حضور صاحب تشریف
لانا شروع کیا۔ سٹہری دربار انڈیا آفس مین ساڑھے بارہ بجے
پہونچے۔ مسٹر رچمانڈ رچی صاحب پرائیویٹ سکرٹری لارڈ جارج ہملٹن
صاحب اور کرزن وایلی صاحب نے گاڑی سے اوترنے پر حضور
صاحب کا استقبال کیا۔ سرخ کپڑا زینہ سے کمرہ تک بچھا دیا گیا تھا
انڈیا آفس بذات خاص نہایت خوبصورت اور لندن کی مشہور
عمارتون مین سے ہے۔ یہ سینٹ جیمس پارک مین واقع ہے۔
پانی کی روانی اور گنجان درختون نے اس کو دوبالا کر رکھا ہے
انھی درختون کے درمیان مین دیگر خوبصورت عمارتین نظر آتی ہین
یہان پر بھی فارن آفس (دفاتر خارجہ) ہاوس گارڈ پیریڈ اور
ایڈمیرلٹی پایہ واقع ہین۔ لارڈ جارج ہملٹن صاحب نے شری
دربار سے نہایت خلوص محبت کے ساتھ ملاقات فرمائی۔ قریب
۳۵ منٹ تک مختلف امور کی نسبت گفتگو ہوتی رہی۔ دربار کے
ساتھ کرنیل جیکب صاحب۔ راجہ اودے سنگھ جی۔ راو راجہ جی
سیکر۔ ٹھاکر دیبی سنگھ جی۔ دھنپت رائے جی اور بابو سنسار چند جی
تشریف لے گئے تھے۔ صاحب ممدوح سے ان ہمراہیان کی بھی
ملاقات کرائی گئی۔ بعد ازان حضور صاحب مورلیاج واپس
تشریف لے آئے۔ اوسی روز سے مورلیاج مین انگلستان کی
اعلے افسران و روٴسانے بنابر ملاقات آنا شروع کیا۔ جن مین

خاصکر میجر پیٹنگ صاحب - کرنیل بریڈ فورڈ صاحب - کرنیل پیکاک صاحب سابق رزیڈنٹ جیپور کے اسمائے گرامی قابل تذکرہ ہین۔

تاریخ ۹ - جون کو سری دربار نے بابو سنسار چندر جی سین کے ساتھ تشریف لیجا کر سر ایڈورڈ بریڈ فورڈ صاحب - جی - سی - بی - کے - سی - ایس - آئی - کمشنر پولس سے ملاقات فرمائی -

تاریخ ۱۱ - جون سنہ ۱۹۰۲ء - کو لارڈ جارج ہملٹن صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے قریب گیارہ بجے بمقام مور پلاج مین تشریف لا کر دربار سے ملاقات بازدید فرمائی - مسٹر رچانڈ رچی صاحب اون کے ہمراہ تھے - دربار نے صاحب ممدوح سے اعلیٰ مرتبہ کے موافق دروازہ سے اونکا استقبال فرمایا - دروازہ سے کمرہ تک سرخ پارچہ بچھا دیا گیا تھا - ملازمان و سپاہیان راج جیپور ملاقات کے کمرہ تک صف باندھے کھڑے تھے - وقت واپسی دربار نے عطر و ہار پھول وغیرہ سے صاحب ممدوح کی تواضع فرمائی - لارڈ صاحب کے تشریف لیجانے کے بعد قریب ساڑھے بارہ بجے دربار لارڈ رابرٹ صاحب سے ملنے بمقام پورٹ لینڈ پلیس تشریف لے گئے - یہ صاحب ۱۸۹۵ء مین ہندوستان کے اعلیٰ عہدہ کمانڈر انچیف پر ممتاز رہ چکے تھے - راستہ میں بازار کو بغور دیکھنے کا موقع ملا - اکثر بازار اوپر سے پاٹے ہوئے ہین - اون مین دوکانون کی قطارون کے

درمیان ہو کر گذرتے، وقت عجیب لطف آتا ہے - دوکان چھ
منزلہ وہشت منزلہ تک ہوتی ہین - لندن مین اخبار خوانی کا شوق
بھی اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ ادنے سے ادنے مزدور تک بغیر اخبار
کے نہین رہ سکتا - ریل مین راستہ مین - گاڑی مین جاتے ہوئے
تماشہ گاہ مین - غرضیکہ ہر جگہ جسے دیکھو ہاتھ مین اخبار لیے پڑھتا
نظر آتا ہے - سڑکون اور راستون کی صفائی نہایت قابل
تعریف ہے - سڑکین تین چار قسم کی دیکھنے مین آئین - شہر کی
بعض سڑکون پر ایک مقررہ فاصلہ سے نہایت خوبصورت
درخت لگے ہوئے ہین - جو ظاہر مین بہ لحاظ قد و قامت بالکل
یکسان معلوم ہوتے تھے - بعض سڑکین ربڑ یا گھاس اور لکڑی کی
بنی ہوئی ہین - جن پر مٹی کا تیس اسقدر زیادہ چھڑکا ہوتا ہے کہ
وہ ہر وقت مثل شیشہ کے چمکتی نظر آتی ہین - اور باوجود متواتر
بارش کے سڑکون پر کیچڑ نہین ہونے پاتی - لندن مین بھی مثل
پیرس کے پوشاک کا فیشن ہر وقت بدلتا رہتا ہے - جب
دربار پورٹ لینڈ پلیس پہونچے لارڈ صاحب نے نہایت
اعزاز و محبت سے ساتھ دربار کا استقبال فرمایا - اور دربار کے
ہمراہیان سے بھی نہایت محبت کے ساتھ پیش آئے - اور وقت
واپسی دربار کو گاڑی تک پہونچانے آئے -
تاریخ ۱۲ - جون سنہ ۱۹۰۲ء - کو کرنیل اور لیڈی پینگ صاحبہ دربار سے

ملنے کے لیے تشریف لائی۔

تاریخ ۱۳ - جون سنہ ۱۹۰۲ء

حضور ملک معظم کا لیوی دربار

اس دربار مین جانے کے واسطے شری حضور صاحب نے راو راجہ جی سیکر۔ ٹھاکر صاحب پوموں ۔ راجہ اودے سنگھ جی اور دھنپت رائے جی کو پاس دیے تھے۔ اوس روز شری حضور صاحب نے کھونٹے دار پاگ زیب سر فرمائی تھی۔ یہ دربار حضور ملک معظم نے ایڈریس لینے کی غرض سے منعقد فرمایا تھا۔ تمام دن بارش ہوتی رہی۔ مگر شری دربار نے موسم کا کچھ خیال نہ فرما کر حضور ملک معظم کے شرف ملاقات کے اشتیاق سے دربار مین جانا زیادہ ضروری خیال فرمایا۔ حضور ملک معظم نے بھی خاص عنایت خسروانہ فرما کر علاوہ وقت دربار کے کچھ وقت شری دربار سے پرائیویٹ ملاقات کے لیے مقرر کر دیا تھا۔ یہ دربار شہر لندن کے مشہور مقام ایوان بکنگم مین ہوا تھا۔ اس ایوان مین حضور شہنشاہ رونق افروز رہتے ہین۔ پیشتر ڈیوک آف بکنگم نے سنہ ۱۷۰۳ء مین اس مشہور عمارت کو تعمیر کرایا تھا۔ اس وقت تک یہ اوکھین کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس مین قابل دید مقامات بہت ہین۔ بالخصوص لائبریری۔ ڈرائنگ روم۔ تھرون روم۔ پکچر گیلری اسٹیٹ بال روم وغیرہ قابل دید ہین۔ باغ بھی نہایت خوبصورت

لگا ہوا ہے - اور اوس مین گرم ملکون کے درختون کے لیے سمر ہاوس
بھی بہت خوبصورت بنا ہوا ہے - جس مین گرم ملک کے درختون
کو بجلی کے ذریعہ سے گرمی پہونچاکر پرورش کیا جاتا ہے - دربار
ہوریلاج سے جب روانہ ہوئے اوس وقت بارش بہت شدت
سے ہو رہی تھی - ایوان بکنگھم کے دروازہ پر باوجودیکہ ہر چہار طرف
پانی بھر رہا تھا مگر خوبی انتظام سے جانے والون کو بارش سے
ذرا بھی تکلیف نہین ہوئی - جب دربار ایوان مذکور کے دروازہ
مین داخل ہوئے تو وہان پر بنا بر استقبال کرنیل وایلی صاحب
مہاراجہ سر پرتاب سنگھ جی - اور خود لارڈ جارج ہملٹن صاحب
موجود تھے - دربار سلسل کمرون مین ہو کر اوس خاص شاہی محل
مین پہونچے کہ جہان پر حضور بادشاہ عالم پناہ مع ملکہ معظمہ
کے رونق افروز تھے - کرزن وایلی صاحب نے ملک معظم سے
شہری دربار کی ملاقات کرائی - اور ملک معظم نے نہایت خلوص
محبت کے ساتھ مزاج پرسی فرمانے کے بعد بحری سفر کے
حالات دربار سے دریافت فرماتے رہے - بعد ازان بہ زمانہ
مہاراجہ صاحب جگتنہ باشی ۱۸۷۶ع مین جیپور آنے کے متعلق
تذکرہ فرمایا - اس کے بعد راو راجہ جی سیکر - ٹھاکر صاحب
چومون - راجہ اودے سنگھ جی - بابو سنسار چندر جی - اور
دھنپت رائے جی کو ملک معظم کی خدمت مین پیش کیا گیا - پھر مہاراجہ صاحب

بہادر ملک معظم سے رخصت ہو کر تھرون روم مین تشریف لائے
اور کل معزز مہمانان سے ملاقات کرنے مین قریب دو گھنٹہ صرف ہوئے
اس شاہی دربار کی زیب وزینت اور شان وشوکت حیطہ تحریر
سے باہر ہے - اوس وقت وہان پر قریب چار ہزار آدمی موجود
تھے - دربار برخاست ہونے پر وقت واپسی وائسرائی صاحب - کپتان
اسپینس صاحب اور دیگر اعلےٰ افسر دربار کو دروازہ تک پہونچانے
آئے - شری حضور صاحب اوس روز کے دربار سے نہایت
محظوظ ہوئے -

تاریخ ۱۴ - جون سنہ ۱۹۰۲ء - مہاراجہ صاحب گوالیار دربار سے
ملاقات کرنے کی غرض سے تشریف لائے -

تاریخ ۱۵ - جون سنہ ۱۹۰۲ء - آنریبل مسٹر کنیڈی صاحب جج ہائیکورٹ
بمبئی دربار سے ملنے کے واسطے تشریف لائے - انھون نے
اوسی جہاز پرشیا پر سفر کیا تھا - کہ جس مین نواب فیاض علیخان
صاحب ولایت تشریف لے گئے تھے -

تاریخ ۱۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء -

فوجی ریویو ایلڈرشاٹ

دربار مع کرنیل جیکب صاحب و دیگر سرداران کے واٹرلو
اسٹیشن پر قریب ساڑھے سات بجے تشریف لے گئے - یہان
شائقین کا بہت زیادہ ہجوم ہو رہا تھا - راستہ مین شہر لندن کے

بازار کی آرایش دیکھنے کا موقع ملا - ہر ایک دوکان جشن تاجپوشی کے لیے خاص طور پر سجائی جا رہی تھی - جا بجا خوبصورت جھنڈیان لہراتی تھین - اور مصنوعی پھولون کے ہارون سے بازار کی رونق دو بالا معلوم ہوتی تھی - واٹرلو اسٹیشن سے دربار بذریعہ ٹرین مقام ایلڈرشاٹ تشریف لے گئے - یہ مقام لندن سے قریب چالیس میل فاصلہ پر واقع ہے - ریویو کا کام بوقت گیارہ بجے شروع ہوا - اور ڈیڑھ بجے تک جاری رہا - حضور ملک معظم بوجہ ناسازی طبیعت ریویو مین شریک نہ ہو سکے - حضور ملکہ معظمہ - شہزادہ ویلس اور شہزادی صاحبہ ویلس نے سپاہیان فوج کو جھنڈیان تقسیم کین - فوجی سپاہی نہایت شجاعانہ انداز سے صف باندھے ہوئے آگے بڑھ بڑھ کر ملکہ معظمہ کی گاڑی کے پاس آکر سلام کرتے جاتے تھے - اور جھنڈیان لے کر نہایت خوشی کے ساتھ واپس جاتے تھے - ان کی ہر ایک حرکت مین باقاعدگی پائی جاتی تھی - پیدلون کے بعد سوارون کا اون کے بعد توپ خانہ کا ریویو نہایت خوبی سے کیا گیا - ممالک غیر کے سفیر گھوڑون پر اپنی اپنی جگہ عجب شان و شوکت کے ساتھ کھڑے تھے - ریویو مین لنچ کا انتظام بھی کیا گیا تھا - مگر دربار اوس مین شریک نہ ہوئے - اوسی مقام پر دربار نے حضور شہزادے صاحب ویلس اور شہزادی صاحبہ ویلس کو

اوّل مرتبہ ملاقات فرمائی - ریویو کے بعد پانچ بجکر پچیس ۲۵ منٹ پر دربار مع ہمراہیان کے موریلاج واپس تشریف لائے -

رایل ایشیاٹک سوسائٹی کا جلسہ

بتاریخ ۱۷ - جون ۱۹۰۲ء - دربار اِس جلسہ مین بہ ہمراہی راجہ اودینگھ جی اور بابو سنسار چندر جی سین دس ۱۰ بجے تشریف لے گئے - دربار کو خاص اعزاز کے ساتھ لارڈ کرزن صاحب اور لارڈ رابرٹ صاحب کے درمیان مین جگہ دیگئی - مہاراجہ صاحب سندھیا ڈیوک آف کنناٹ کے پاس تھے - ڈنر اور معمولی جام صحت کے بعد اسپیچین شروع ہوئین - جس مین جیپو ٹرنسپورٹ نے بموقع جنگ افریقہ جو خدمات انجام دی تھین اون کا خاص طور پر ذکر کیا گیا - رائل ایشیاٹک سوسائٹی مین گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کے سربرآوردہ اُمرا ممبر ہین - اِنھون نے ہندوستان کے اون روسا کو دعوت دینے کی غرض سے یہ جلسہ منعقد کیا تھا - کہ جو لندن مین بغرض شرکت جشن تاجپوشی تشریف لے گئے تھے - یہ جلسہ بھی اپنا آپ نظیر تھا - اس مین ہندوستان کے روسا اور ملک معظم کی رعایا انگلستان ایک ہی وقت مین ایک جگہ فراہم ہوئے تھے - تمام روسا ہندوستان اپنی مشرقی شان کی پوشاکین زرق برق پہنے ہوئے نظر آتے تھے

اس جلگہ کے پریسیڈنٹ لارڈ ری صاحب گورنر بمبئی تھے۔ اوس روز شری حضور بارے نہ ہلکے رنگ کی آسمانی پگڑی دھارن فرمائی تھی۔ جس پر بیش قیمت موتی جھلکتے تھو۔ اس روز مختلف ممالک کے قریب تین سو اعلٰے مہمان مدعو کیے گئے تھے۔

تاریخ ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء۔ اس تاریخ کو شری حضور صاحب الیکٹرک ورکس ایکس پیری منٹ یعنی بجلی کے تماشہ دیکھنے تشریف لیگئے یہ تماشہ نہایت حیرت انگیز اور دل فریب تھے۔ گیارہ بجے شب کو واپس تشریف لائے۔ راستہ مین سجاوٹ دیکھنے کا پھر موقع ملا۔ دوکانین سجاوٹ کی وجہہ سے ایسی خوش نما اور پُر زیب وزینت معلوم ہوتی تھین کہ گویا کسی بادشاہ عالی قدر کے محلات ہین۔ دوکانون کے اوپر جو سائن بورڈ لگے ہوئے تھے۔ اون مین کہین کہین شعبدہ بازی دکھلائی گئی تھی۔ بجلی کی روشنی سے اون کے بڑے بڑے حروف سُرخ زرد مختلف رنگ بدلتے ہوئے دکھلائی دیتے تھے۔ ابھی ابھی جو حروف سیاہ دکھلائی دیتے تھے۔ وہ ہی ایک دم مین سبز۔ زرد۔ سُرخ نظر آنے لگتے تھے۔ اور سب کی نگاہین ایک دم ادہکی جانب متوجہ ہو جاتی تھین۔ تمام حروف بجلی کی طرح روشن ہو جاتے تھے۔ بعض بعض دوکانات کے آگے ایسی خوبصورت تصاویر آویزان تھین کہ اون کے دیکھنے سے جی نہین بھرتا تھا۔

ریس کورس یعنی گھوڑ دوڑ بمقام ایسکاٹ

تاریخ ۱۹ - جون سنہ ۱۹۰۲ء - سری حضور صاحب اس ریس کو دیکھنے کے لیے گیارہ بجے تشریف لے گئے۔ سٹیشن واٹرلو سے مسٹر لارنس صاحب بھی دربار کے ہمراہ ہو گئے تھے۔ یہ صاحب لارڈ کرزن وائسرائے ہند کے پرائیویٹ سکرٹری تھے۔ بادشاہ سلامت بوجہ ناسازی طبیعت اس ریس مین شریک نہ ہو سکے۔ وہان پر ملکہ معظمہ اور شہزادہ اور شہزادی ویلس صاحبہ اور ڈیوک آف کنناٹ رونق افروز تھے۔ تمام ہندوستانی روسا ریس دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ سٹیشن تک موٹر گاڑیون اور دیگر سواریون سے راستہ بھرا ہوا تھا۔ یہ ریس نہایت دلچسپ اور قابل دید تھی۔ کہا جاتا ہے کہ پیشتر اسقدر زیادہ جلوس کے ساتھ ریس نہین ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے اوس کے دیکھنے کا شوق ہر غریب و امیر کو تھا۔ ٹکٹ گھر مین بڑا ہجوم ہو رہا تھا۔ تماشائیون کی ٹرین پر ٹرین چھوٹی جاتی تھین۔ خاص ریس کے مقام پر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ اس مین قابل تعریف یہ بات تھی کہ اسقدر ہجوم سے ریس کورس (وہ راستہ جہان پر گھوڑے دوڑائے جاتے ہین) بالکل رک گیا تھا۔ قریب ایک لاکھ آدمی وہان موجود تھے۔ مگر جب

ریس کے شروع ہونے کا وقت آیا تو پولیس افسر نے بیچ مین آکر
پلیز کلیر دی ریس کورس (مہربانی کر کے ریس کا راستہ خالی کرو)
کا نعرہ بلند کیا - اوسی وقت آن واحد مین تمام راستہ بالکل خالی
ہوگیا - یہ ریس تین بجے شروع ہوئی - اور قریب چھ بجے ختم ہوئی تھی
دربار نے اسے بہت پسند فرمایا - ریس ختم ہونے پر چھ بجے
بعد دربار مور یلاج مین واپس تشریف لائے -

تاریخ ۲۰ - جون سنہ ۱۹۰۲ء - بوقت ساڑھے دس بجے مہاراجہ صاحب
وکٹوریہ اسٹریٹ مین مسٹر لارنس صاحب سے ملنے تشریف لے گئے
اور اون کے ہمراہ ہووس آف پارلیمنٹ کو گئے - یہ عمارت
لندن کی عجائبات مین شمار کی جاتی ہے - اس کی خوبصورتی
باہر سے بھی دیکھنے کے قابل ہے - صدہا مورتین اس کے
اوپر اس طرح جڑی ہوئی ہین جیسے ہندوؤن کے مندرون
مین ہوتی ہین - دریائے ٹیمس خوبی سے اوس کے نیچے ہوکر
بہتا ہے - جابجا قدما کی مورتین استادہ ہین - جن مین سنگتراشی
کی صنعت قابل دید ہے - فقط جان ڈالنے کی کسر ہے - وسط عمارت
مین ایک بڑا کمرہ ہے - اوس کے بائین جانب سفیران ممالک غیر
کے بیٹھنے کی جگہ ہے - اور دائین جانب حضور قیصر ہند اور دیگر
امرا کے لیے نشست بنی ہوئی ہین - اس کمرہ کے دروازہ کے
مقابل شاہی تخت کے پاس ہی اسپیکر کی کرسی ہے - اور

کمرہ کے پاس اسپیکر کا دفتر ہے۔ جو پارلیمنٹ مین اوسی قسم کے فرائض
انجام دیتا ہے کہ جیسے معمولی جلسون مین پریسیڈنٹ انجام دیا کرتا
ہے۔ پس ہی ایک بہت بڑا برآمدہ ہے جس مین پارلیمنٹ کے ممبر
اوس وقت غور و خوض کرتے ہوئے ٹہلا کرتے ہین کہ جب اون کو
کسی اہم امر پر رائے قطعی فیصلہ کی دینی ہوتی ہے۔ اور جس مین
صرف ہان یا نا کہنا پڑتا ہے۔ عام طور پر بغیر اجازت کے
اس مین کوئی نہین جا سکتا۔ پارلیمنٹ مین جب ممبر بیٹھکر کام کرتے
ہین تو تھوڑی دور پر شارٹ ہینڈ رائٹرس کو بھی بیٹھنے کی اجازت
دی جاتی ہے۔ جو اسپیکر اور دیگر ممبران کی تقریر کو فوراً لکھ لیتے
ہین۔ اور اون کے پاس اخبارون کے اڈیٹرون کا تار لگا ہوتا ہے
جس کے ذریعہ سے اخبارون کے آفس مین تمام حالات پہونچتے
رہتے ہین۔ اور وہ مشینون کے ذریعہ سے فوراً چھاپ دیے
جاتے ہین۔ ادھر اسپیچ ختم ہوئی ادھر ہر ایک اسپیچ کی ہزارہا کاپیان
چھپ کر تمام شہر مین مشتہر ہو جاتی ہین۔ اسی ہاوس کے پاس
کلاک ٹاور ہے۔ جس کے اوپر بہت بڑا گھنٹہ لگا ہوا ہے۔ جس کے
چار رُخ ہین۔ اور اوس کے ہندسہ دو فٹ لمبے اور منٹ
کی سوئی ۱۰ فٹ لمبی اور قریب دو سو پونڈ وزنی ہے۔ اوس
کی آواز نہایت تیز ہے۔ تمام لندن مین پہونچ جاتی ہے
اور اسی سے جملہ باشندگان لندن اپنی گھڑیون کا وقت ملایا کرتے ہین

اسس عمارت کو دیکھنے کے بعد لارنس صاحب نے موریلاج مین تشریف لاکر اون اشیا کو ملاحظہ کیا جو بنا بر نذر حضور ملک معظم جیسے پوسے دربار اپنی ہمراہ لے گئے تھے۔

تاریخ ۲۱-جون سنہ ۱۹۰۲ء-کانونیل ٹروپس دیکھنے کے لیے دربار قریب چودہ ہمراہیان کے ساتھ مقام ایلکزینڈرا پیلیس تشریف لے گئے۔ اور وہان ساڑھے سات بجے جا پہونچے ہیج ایٹ کن صاحب دربار کو لائینس مین لے گئے۔ جہان پر فجی کے باشندون کا ٹروپ موجود تھا۔ اور اون مین مقام ملایا اور افریقہ کے لوگ اور سکھ بھی شامل تھے۔ انھون نے اپنے ہتیارون سے دربار کی سلامی اوتاری۔ جزیرۂ فجی کے باشندون نے رقص جنگ دکھلایا۔ جو لکڑی کے تین ٹکڑون پر ہوتا تھا۔ اور ناچنے والونکے ہاتھون مین لکڑی کے تین ٹکڑے تھے۔ وہ اون کو بجاتے اور گاتے جاتے تھے۔ دربار نے اون کو پانچ پونڈ انعام دیے۔ انھون نے اپنی زبان مین دربار کو دعا دی۔ دربار دس بجے موریلاج مین واپس پدھارے۔

تاریخ ۲۲-جون سنہ ۱۹۰۲ء- بہ ہمراہی کرزن وائیلی صاحب اور جیکب صاحب دربار ویسٹمنسٹر ایبی دیکھنے تشریف لے گئے یہ خانقاہ شہر لندن سے بہ فاصلہ ایک میل دریائے ٹیمس پر واقع ہے۔ اور کراس یعنی صلیب کی شکل پر بنی ہوا ہے۔

اور نہایت خوبصورت اور قابل دید ہے - اولاً شاہ ایڈگر نے
اسے شہر وسٹمنسٹر مین تیار کرایا تھا - بعد ازان دیگر شاہان
انگلستان نے اپنی خاص توجہ مبذول فرما کر مصارف کثیر
سے اس کی فراخی اور شانداری کو فروغ دیا - اس عمارت
کی بلندی اس کے لمبے لمبے برآمدہ اور شاہانہ زیب و زینت
قابل دید ہے - سچ تو یہ ہے کہ شہر لندن مین یہ خانقاہ نہایت
قابل دید مقامات مین سے ہے - اس مین داخل ہونے پر
انگلستان کے مشہور و معروف شاہان قدیم حکما و عقلا کو
جن پر قوم کو ناز تھا - تہ خاک دیکھ کر نہایت عبرت ہوتی ہے -
اور دنیا کی ناپائداری کا نقشہ آنکھون کے سامنے کھنچ جاتا ہے
اسی جگہ وہ شاہی تخت موجود ہے - کہ جس پر سلاطین انگلستان
کی رسم تاج پوشی ادا کی جاتی ہے - اور یہی وہ مقام ہے کہ
جہان پر ملک کے پیشوایان دین و مشاہیر کو تہ خاک چھپایا
جاتا ہے - چنانچہ اس مین قریب تیرہ چودہ ملکہ اور بادشاہ
اور کثیر التعداد مدبران ملک - سپہ سالار اور دیگر مشاہیر
مدفون ہو چکے ہین - جن مین سے کئی ایک کے اسٹچو (بت)
بھی وہان پر بنے ہوئے ہین -

بتاریخ ۲۳ - جون ۱۹۰۲ع - کو ہندوستان سے بابو سنسار چند برجی
کی مرتب کی ہوئی وہ کتاب ولایت پہونچی کہ جس مین اونھون نے

ہر ہائینس کے حالات مختصر طور پر درج فرمائے تھے۔ مہاراجہ صاحب نے اسے نہایت پسند فرمایا۔ اور ولایت مین اکثر اپنے دوست احباب کو اس کی جلدین عطا کین۔

تاریخ ۲۴۔ جون تا ۲۹۔ جون ۱۹۰۲ء۔

حضور ملک معظم کی ناگہانی بیماری کی باعث تاج پوشی کا التوا۔

ابتداً تاریخ ۱۴۔ جون کو حضور ملک معظم کی طبیعت کسیقدر ناساز معلوم ہوئی۔ اور اوس کے دوسرے روز درد شکم کی شکایت پیدا ہوگئی۔ مگر ڈاکٹری علاج سے افاقہ ہوگیا۔ اوس کے بعد تاریخ ۱۶۔ جون کو پھر درد کمر شروع ہوگیا۔ تاریخ ۱۸۔ جون کو ڈاکٹرون نے بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ جانب چپ شکم مین کچھ ورم ہے۔ اور نبض مین حرارت بھی پائی گئی۔ دوائی مناسب کا استعمال کرایا گیا مگر مرض نے پھر ترقی کی۔ اور بحالت مجبوری سوائے عمل جراحی کے کوئی دوسرا چارہ نہ دکھائی دیا۔ حضور ملک معظم نے بھی بخوشی اسے منظور فرمالیا لیکن ساتھ ہی عام رعایا کی مایوسی اور ناامیدی کے خیال سے متاثر ہو کر فرمایا کہ مین اس سے بھی زیادہ سے زیادہ سخت علاج کے لیے تیار ہون۔ مگر کوئی تدبیر ایسی ہونی چاہیے کہ تاجپوشی کے ملتوی رہنے سے لوگون کو رنج نہ ہو۔ مین کھڑا نہ ہو سکون یا بیٹھ نہ سکون تو لیٹے ہی لیٹے

رسم تاجپوشی ادا کردی جائے - تاکہ میرے معزز مہمانون اور عزیز رعایا کو نا امیدی یا مایوسی نہ ہو - مگر ڈاکٹرون نے عرض کیا - کہ حرکت کرنا مرض کو بڑھا دیگا - اور دیر کرنے مین مرض کے ترقی کر جانے کا خوف ہے - مجبوراً آپ کی منظوری سے تاریخ ۲۴ - جون کو اعلان کیا گیا - کہ بباعث بیماری بادشاہ سلامت تاریخ ۲۶ - جون کو رسم تاجپوشی ادا نہ فرما سکینگے - اس بارہ مین انڈیا آفس سے جیکب صاحب کو بذریعہ تار برقی اطلاع دی گئی تھی - چنانچہ انھون نے شری حضور صاحب کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا - کہ میرے پاس ایک تار بکنگھم پیلیس سے آیا ہے جس مین درج ہے کہ بکنگھام پیلیس کی دعوت ملتوی کی گئی ہے - مگر اُس مین کوئی وجہہ درج نہ تھی - ساتھ ہی یہ افواہ سُنی گئی - کہ بوجہہ ناسازی طبیعت حضور ملک معظم تاجپوشی ملتوی کی گئی ہے - جب تک دربار کو مفصل حالات معلوم نہ ہوئے نہایت تشویش رہی - آپ نے اپنے میڈیکل افسر ڈاکٹر ہیم چندر جی سین کو بنا بر دریافت و تحقیق حال بکنگھام پیلیس بھجوایا - پھر مفصل حالات معلوم ہوئے پر ڈاکٹر سر فریڈرک ٹریوس صاحب - کے - سی - وی - او - ایف - سی - ایس - نے جو اعلےٰ درجہ کے میڈیکل افسر تھے خود اپنے ہاتھ سے آپریشن کیا - اور ساڑھے پانچ انچ گہرا زخم دیکر قریب گیارہ چھٹاک مواد نکالا - ان حالات کے شایع ہونے سے

شہر لندن کے ہر گلی کوچہ مین مایوسی اور سناٹا چھا گیا تھا۔ آپریشن کے بعد جب ملک معظم کو ہوش آیا۔ تو آپ نے حضور پرنس آف ویلس کو طلب فرما کر سب سے پہلے جو ارشاد کیا وہ یہ تھا۔ کہ میری رعایا مجھے اس مجبوری کے لیے معاف کریگی۔ اوس روز کے بعد سے صبح دوپہر اور شام کے وقت آپ کی صحت کے متعلق برابر تین پرچہ شایع ہونے لگے۔ اور اوس موقع پر بہم رعایا انگلستان بلکہ ہندوستانی روسا و امرا نے بھی اپنی سچی دعاون کے ساتھ دلی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ حاضرین شاہی مہمانون کو زیادہ مایوس نہ کرنے کے خیال سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تاریخ یکم و دویم جولائی کی فوجی ریویو۔ اور ۴۔ جولائی کا دربار لیوی۔ اور ۵۔ جولائی کی دعوت غربا بدستور کی جاوین۔ بادشاہ سلامت کی بیماری کے باعث دربار کو پورا فکر رہا۔ ہر وقت اور ہر روز اسی کا خیال بنا رہتا تھا تاجپوشی ملتوی ہونے کے باعث اکثر روسا اسکاٹلینڈ وغیرہ دور کے مقامات کی سیر و تفریح مین مصروف ہو گئے تھے۔ شری حضور صاحب سے بھی اس بارہ مین تحریک کی گئی مگر آپ نے یہی جواب فرمایا کہ جب تک بادشاہ عالم پناہ کو صحت کلّی طور پر حاصل نہ ہو۔ سیر و سیاحت کو جی نہین چاہتا ہے۔ آپ نے تمام جگہ کی سیر اوس وقت تک ملتوی رکھی کہ جب تک بادشاہ

سلامت کو پورے طور پر صحت حاصل نہ ہوئی۔ آپ قریب قریب ہر روز ایوان بکنگھم تشریف لے جاکر ملک معظم کی مزاج پرسی کر آیا کرتے تھے۔ اور شب و روز اپنے اشٹ دیو شری گوپال جی مہاراج سے دعا مانگتے تھے کہ بادشاہ سلامت کو جلد صحت حاصل ہو۔ چنانچہ ان سچی دعاؤن کے اثر سے حضور بادشاہ عالم پناہ کی طبیعت آپریشن کے بعد برابر اصلاح پر آتی گئی۔ اور کچھ عرصہ کے بعد شفا کلی حاصل ہوگئی۔ ڈاکٹرون کی رائے سے بادشاہ سلامت بحری ہوا کی غرض سے سمندر پر تشریف لے گئے تھے۔ جہان پر کچھ عرصہ تک جہاز مین قیام فرمایا۔ انہی ایام مین تاریخ ۲۶۔ جون ۱۹۰۲ء کو جیکب صاحب کو۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب عطا ہوا۔ دربار نے اون کو سب سے پیشتر مبارکباد دی۔ اور اسی روز آپ مہاراجہ صاحب گوالیار سے ملنے تشریف لے گئے۔ اور وہین پر ناشتہ تناول فرمایا مہاراجہ صاحب کے ہمراہ بابو سنسار چندر جی بھی تھے۔

مقام اسپٹ ہیڈ مین جہازون کا ریویو

تاریخ ۳۰۔ جون ۱۹۰۲ء۔ کو دربار مقام اسپٹ ہیڈ مین جانے کے لیے تیار ہوئے۔ اوس روز جیبس ۲۶ پاس آئے تھے۔ وہ ہمراہیان مین تقسیم کردیے گئے۔ دربار مورلیاج سے روانہ

ہوکر سٹیشن واٹرلو پر تشریف لے گئے - جہان سے بذریعہ اسپیشل ٹرین ساڑھے نوبجے روانہ ہوئے - اور ساوڈیمپٹن کے اسٹیشن پر مع کرزن وایلی صاحب - مہاراجہ صاحب بیکانیر - مہاراجہ صاحب کوچ بہار - و دیگر یورپین افسران کے پہونچے اور وہان سے سولینٹ مین جاکر بیٹل شپ یعنی جنگی جہاز ہارڈونج مین سوار ہوکر سپٹ ہیڈ تشریف لے گئے - جہاز ہارڈونج بیشمار دیگر جہازون کے درمیان ہوکر گذرا جو بہت دور تک پھیلے ہوئے تھے - کل جہازون کی چار قطارین تھین - اون مین قریب سو جنگی جہاز تھے - جن کو دیکھکر انگلینڈ کی بحری طاقت کا پورا اندازہ ہوتا تھا - بیس میل سے زیادہ فاصلہ تک جہاز ہی جہاز نظر آتے تھے - سپٹ ہیڈ جانے والون کو تین گروپ مین تقسیم کردیا گیا تھا - اوّل ہندوستانی روسا و مشاہیر انگلستان کا جہاز - دوسرا کانونسیل ساوتھ ایفریقن ٹروپس کا جہاز - اور تیسرا ہندوستانی سپاہیون کا جہاز جو ستام ہیمپڈن کورٹ مین مقیم تھے - اوس روز نہ بارش تھی نہ زیادہ سردی تھی - اس لیے سمندر کا نظارہ اور اوس کے گرد کے منظر ہر شخص کی دل بستگی کا باعث بنے ہوئے تھے - ساحل سمندر پر تماشائیون کا پورا ہجوم ہو رہا تھا - ایک جہاز پر ہائیلینڈ لایٹ انفنٹری کے دوسرے دستہ فوج کا بینڈ باجہ

برابر بج رہا تھا۔ تارپیڈو بوٹ۔ ڈیسٹرائرس۔ گن بوٹ۔ کروزرس
بیٹیل شپ اور دیگر جنگی جہازون کو دیکھ کر ہر ایک حیرت
مین آجاتا تھا۔ تمام جہازوالون نے مل کر نہایت سُریلے
لہجہ مین "رُول برٹینیا" اور پھر "گاڈسیو دی کنگ" کے گیت
مین سلامی اوتاری۔ سپاہیون کے جہازین تیس دستہ
فوج نوآبادیون کی تھی۔ جو بیتالیس مختلف اقوام سے تعلق رکھتی
تھی۔ اور اون سپاہیون کی مختلف وردی اور مختلف چہرون
نے اوس منظر کو زیادہ دلچسپ بنا رکھا تھا۔ دربار کا جہاز
ہارڈنج تین بجے واپس آیا۔ وقت واپسی اسپیشل ٹرین قریب
پانچ بجے کے واٹرلو اسٹیشن پر پہونچی۔ مسٹر لارنس صاحب
اوس وقت دربار کے ہمراہ تھے۔ اس تاریخ کو بادشاہ
عالم پناہ کے خطرات مرض سے نجات پانے کی خوشی
مین تین سو گیس کے الاو جابجا روشن کئیے گیے تھے۔ ڈاکٹری
تشخیص کے مطابق عام طور پر اعلان کر دیا گیا کہ بفضل الٰہی
بادشاہ سلامت نے ہر طرح کے مہیب خطرات سے نجات
حاصل کی ہے۔

تاریخ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

کالونیل افواج کا ریویو

یہ ریویو بمقام ہارس گارڈ پیریڈ بوقت گیارہ بجے ہونا قرار
پایا تھا - مگر دربار بوجہہ تکان تشریف نہ لے گئے اور انڈیا
آفس سے جو پاس آئے تھے وہ بابو سنسار چندر جی سین
راجہ اودے سنگھ جی - خواص بالا بخش جی - خواص رام کنوار جی
اور دیگر سرداروں میں تقسیم کر دیے گئے - دربار پونے
دس بجے مارشینس آف لینس ڈاون سے ملنے اور اُن
کی دعوت ایٹ ہوم میں شامل ہونے کے واسطے تشریف
لے گئے - لارڈ لینس ڈاون صاحب ۱۸۸۸ء میں ہندوستان
میں وائسرائے کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز رہ چکے تھے - اور
ان ایام میں وہ گورنمنٹ انگلستان کے فارن آفس کو
سکریٹری تھے - مارشینس آف لینس ڈاون صاحبہ ہر ایک
کا دروازہ پر استقبال کرنے کے لیے موجود تھیں - دروازہ
پر آیرشن گارڈس کا بینڈ نہایت سریلی آواز سے بج
رہا تھا - بال روم وغیرہ نہایت خوبی سے سجائے گئے تھے
شہزادگان ناروی - سویڈن - سیام وغیرہ اور
قریب ہند و مہاراجگان ہندوستان اس ایٹ ہوم
میں شریک ہوئے تھے - شاہی خاندان میں سے ڈیوک
اور ڈچز آف کناٹ بھی وہاں موجود تھے - سری حضور
صاحب وہاں پر بہت دیر تک موجود رہے - مگر جب دیگر

اصحاب ریفرشیمنٹ (دعوت) مین شریک ہونے کے لیے
تشریف لے گئے۔ تو آپ قیام گاہ کو واپس پدھار آئے
تاریخ ۲۔ جولائی ۱۹۰۲ء۔

فوج ہندوستان کا ریویو

اوس روز بمقام ہارس گارڈ پیریڈ ہندوستان
کی فوج کا ریویو تھا۔ اس لیے اوس مین شریک ہونے
کے لیے دربار بہ وقت ساڑھے دس بجے تشریف
لے گئے۔ حضور ملکہ معظمہ ایک نہایت خوبصورت دو
اسپہ گاڑی مین سوار ہو کر تشریف فرما ہوئین اور دیگر
شاہی خاندان کے امرا بھی گاڑیون پر سوار دہان موجود
تھے۔ حضور پرنس آف ویلس بھی رونق افروز تھے۔ افواج
ہندوستان کے والنیٹرلیس۔ پیدل۔ سوار اور توپ خانہ
بھی وہان بھجوایا گیا تھا۔ فرسٹ برہمن انفنٹری۔ فرسٹ
مدراس پایونیر۔ راجپوت انفنٹری۔ بنگال انفنٹری
نمبر ۲۸ پنجاب آرٹلری۔ بنگال لینسرس۔ سب نہایت
تزک و احتشام کے ساتھ کھڑی نظر آتی تھی۔ فوجی افسرن
کے سینہ تمغون سے جگمگا رہے تھے۔ گورکھا گو قد مین
سب سے چھوٹے معلوم ہوتے تھے۔ مگر اون کے قدم

اور چہرے وغیرہ ہر ایک انداز سے شجاعت برستی تھی۔ اوس
روز کے ریویو کا اکثر پبلک کو علم نہ تھا۔ اس لیے بہت یاد
شائقین کو اوس کے دیکھنے کا موقع ہاتھ نہ آیا۔ پولس کا
انتظام نہایت خوبی کے ساتھ کیا گیا تھا۔ لندن کی پولس
اپنی خوبی انتظام کے باعث نہایت مشہور ہے۔ اسقدر بڑے
شہر مین جہان پر بوجہ کثرت آمدورفت سوارہ پیدلون
کے ہر قسم کے حادثات وقوع مین آنے کا اندیشہ ہوسکتا
ہے یہ انتظام پولس کا ہی نتیجہ ہے کہ بہت زیادہ حادثات
وقوع مین نہین آتے۔ ہر ایک پولس مین حد درجہ کا
خلیق اور بامروت ہوتا ہے۔ ساتھ ہی باشندگان شہر
بھی قاعدہ اور قانون کے پورے پابند ہین۔ اوس
روز کے ریویو مین ہندوستان کے وہ بہادر سپاہی اور
افسر بھی موجود تھے کہ جو جنگ افریقہ مین اپنی شجاعت سے
فتحیاب ہو کر آئے تھے۔ جب حضور ملکہ معظمہ ریویو مین
رونق افروز ہوئین تو دروازہ پر شہزادہ صاحب ویلز
نے اون کا استقبال کیا۔ پھر فوج کا معائنہ کیا گیا۔ اور
بعد ازان شہزادہ صاحب نے گھوڑے پر سے اوتر کر
روسا و امرا کو اپنے ہاتھ سے تمغہ عطا کیے۔ جن مین راجہ
صاحب بیکانیر بھی شامل تھے۔ اون کو مہم چین کے صلہ مین

تمغہ عطا گیا تھا - دربار ایک بجے واپس تشریف لے گئے
پھر اوسی روز تین بجے ملکہ معظمہ کی خدمت مین تشریف لیگئے
اور ایک رکابی مینا کاری کی اور ایک پیالہ بطور نمونہ صنعت
و دستکاری جیپور کا پیش کیا جس کو ملکہ معظمہ نے بہت
پسند فرمایا - اور یہ بھی ارشاد کیا کہ ہم روزانہ کھانے
پینے کے وقت اسے استعمال کرینگے - وہان سے واپس
تشریف لاکر قریب ساڑھے نو بجے شہزادے اور شہزادی
صاحبہ ویلز سے ملنے کے واسطے بہمراہی راجہ اودے سنگھ جی
پارک ہاوس کو تشریف لے گئے - جہان پر ولیعہد صاحب
قیام پذیر رہا کرتے ہین -
تاریخ ۳ - جولائی ۱۹۰۲ء بوقت گیارہ بجے دن لارڈ رابرٹ
صاحب سابق کمانڈر انچیف ہندوستان بہمراہی انچنسن
صاحب اور مع ایک ایڈی کانگ کے ملاقات بازدید کے
واسطے تشریف لائے - شری حضور صاحب نے اون
کا دروازہ پر استقبال فرمایا - اور ڈرائنگ روم
مین اپنے ہمراہ لائے - راو راجہ جی سیکر - ٹھاکر صاحب
چومون - راجہ اودے سنگھ جی - دھنپت راے جی - اور
بابو صاحب سسارچند رجی سین بھی موجود تھے - لاٹھ صاحب
قریب ۱۵ منٹ ٹھہرے - اور وقت واپسی شری دربار نے

عطر و مالا سے اون کی تواضع فرمائی اوس کے بعد قریب
پونے بارہ بجے گاڑی مین سوار ہو کر بہ ہمراہی راو راجہ جی
سیکر۔ ٹھاکر صاحب چوموں۔ ہری سنگھ جی۔ وصنیت اپنے
اور پرتھی سنگھ جی کے ونڈسر گیل تشریف لے گئے۔
وہان پر لارڈ چرچ ہل صاحب اور ایشر صاحب بنابر
استقبال موجود تھے۔ اونھون نے دربار کو وہان کی
سیر کرائی۔ یہ شاہنشاہ انگلینڈ کا صدر مقام ہے
اور یہین پر ملکہ وکٹوریہ کی قبر ہے۔ یہ مقبرہ نہایت
خوب صورت بنا ہوا ہے۔ اوس کے دروازہ کے
دونون جانب دو فرشتون کے مجسمہ شکلین کھڑی ہین۔
ایک کے ہاتھ مین کتاب بائبل اور تلوار ہے۔ یہ
ہر دو بت بحیان اعتقاد مذہب عیسوی باعث نجات
سمجھی جاتی ہین۔ چند زینہ چڑھ کر وہ گنبد آتا ہے کہ جہان
پر نہایت عبرت ناک سناٹے کے عالم مین ملکہ معظمہ
وکٹوریہ اور اون کے پیارے شوہر پرنس البرٹ
استراحت فرما ہین۔ لوح قبر پر ان ہی کے پورے
قد کی سنگ مرمر کی تصویرین نہایت خوب صورت
بنی ہوئی ہین۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر نے ملکہ وکٹوریہ
کی قبر پر ہار چڑھائے۔ اس گنبد کے ایک گوشہ مین

اندر کی طرف اون کی لڑکی کی قبر ہے - وہان پر شخص
کی آنکھون مین دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ پھر جاتا ہے
یہان جو محل شاہی بنا ہوا ہے وہ قابل دید ہے
یہ عالی شان عمارت شاہنشاہان انگلستان کے
بزرگون کی قیام گاہ رہی ہے - اس مین شاہان
سلطنت انگلستان و دیگر بزرگان ملک کی قدآدم
تصاویر لگائی گئی ہین - ہر کمرہ کسی نہ کسی مطلب کے
لیے مخصوص ہے - اون مین سے چار کمرے
مختلف رنگ یعنی سرخ - سبز - زرد - بنفش رنگ کے ریشمی
کپڑے کی پوشش سے منڈھے ہوئے ہین - اور اون کا
تمام سامان بھی تمام اوسی رنگ کے موافق ہے -
اسی مین ایک چھوٹا سا گرجا بنا ہوا ہے - جس مین ملکہ معظمہ
اتوار کو نماز پڑھنے جایا کرتی ہین - یہان کی سیر کے
بعد حضور پرنور مقام فرگمور اور مقام ایٹن کا اسکول
دیکھ کر دربار بہت خوش ہوئے - بوقت ۷ بجے شام
واپس پیدھارے اور پھر پونے دس بجے لیڈی رابرٹ
صاحبہ کے ایٹ ہوم مین شریک ہونے کے لیے تشریف
لے گئے جہان پر روسائے ہند - امرائے انگلستان
کثیر تعداد مین موجود تھے -

تاریخ ۴- جولائی سنہ ۱۹۲۲ع-

حضور پرنس آف ویلز کا لیوی دربار

یہ دربار نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کیا گیا تھا- اور اوس کے لیے
بہت پیشتر سے تیاریان کی گئی تھین- ہندی روسا و
امرا و فوج کے سوا دیگر ممالک کے معزز مہمان اور شہزادے
حکمران روسائے بھی شریک کیے گئے تھے- انڈیا
آفس بذات خاص ایک نہایت خوبصورت اور عالیشان
عمارت ہے- اوس کے وسط صحن مین جو شامیانہ کھڑا
تھا وہ خاص طور پر قابل دید تھا- اس مین پھولون
کی سجاوٹ خاص طور پر قابل تعریف تھی- جس کورٹ
مین اس دربار کا انتظام کیا گیا تھا وہ خوبصورت منزلہ
عمارت تھی- جس مین بے شمار محرابین اور دروازے بنے
ہوئے تھے- تیسری منزل پر سرخ گرینایٹ کی جڑائی
ہو رہی تھی- اوپر کی محرابون مین اور طاقون مین اون
مشاہیر انگلستان کی بسٹ قرینہ سے نصب کی گئی تھین
کہ جو تواریخ انگلینڈ مین اون کی سول اور فوجی خدمات
کے باعث نہایت مشہور ہین- اس کورٹ کے اوپر
دبیز شیشہ کی چھت تھی- جسے اس خوبی کے ساتھ ڈھکدیا

گیا تھا - کہ ہندوستانی نیلا آسمان معلوم ہوتا تھا اور پھر اوس مین نجوم کے مطابق مختلف سیارون اور چاند کا چمکنا دکھایا گیا تھا - بے شمار بجلی کی بتیان روشن تھین - کرسیون پر ریشمی پوش چڑھا تھا - وسط صحن مین سرخ قالین کا فرش تھا - پھول اور گلدستون کو چھپاتی ہوئی بجلی کی روشنی عجب شان سے باہر جگمگاتی تھی - اس قدر آراستہ اور نہایت شاندار ایوان شاہی مین جانب شرق مرصع تخت تھا - کہ جس پر حضور پرنس آف ویلز رونق افروز ہونے والے تھے - اوس تخت کے اوپر قرمزی رنگ کا شامیانہ لگا ہوا تھا - اور اندر سفید ساٹن کا فرش ہو رہا تھا - تخت کے ہر گوشہ مین شاہی تاج نظر آتے تھے - مختلف لباس کے زرق برق سوارون اور پیدلون کے درمیان ہو کر مہاراجگان ہندوستان اور دیگر اعلیٰ روسا ایوان شاہی مین داخل ہوتے تھے - مہاراجگان ہند مین ہمارے شہری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی شان اوس روز پر تزک واحتشام تھی - آپ کے کسومل بچپہ کا کھونٹہ دار پگ سرپیچ پر زری کا کام ہو رہا تھا - فل ڈریس کے ساتھ پشت پر ڈھال لٹک رہی تھی - اور نورانی سینہ

نہایت بیش بہا زیورات اور تمغہ جات سے جگمگا رہا تھا
چار سردار چوسون - سیکر - بابو سنار چند رجی - اور
اودے سنگھ جی اسی آن بان سے سجے ہوئے آپ کے
ساتھ تھے - قریب ساڑھے گیارہ بجے حضور پرنس آف
ویلس اور لارڈ رایل ڈریس مین رونق افروز ہوئے - انھون
نے ایڈمرل کی پوشاک زیب تن فرما رکھی تھی - اور حضور
شاہزادی ویلس صاحبہ نے ہلکا نیلگون رنگ کا گاؤن
پہن رکھا تھا - سر پر ایک نہایت آبدار ہیرا - اور
گلے مین بیش بہا موتیون کا ہار چمک رہا تھا - شہزادہ
صاحب کی تشریف آوری پر بینڈ اور دیگر باجون نے
قومی گیت مین سلامی اوتاری - بعد ازان حضور شاہزادہ
عالم پناہ بہمراہی ڈیوک آف کناٹ تخت پر تشریف
لائے - ہندوستانی روسا و امرا آداب شاہی بجا لائے
اس کے بعد فوج ہندوستان کے اعلے افسر باری
باری سے سلام عرض کر کے بطور رسم قبول اطاعت
کے اپنی تلوار پیش کرتے تھے - اور شہزادہ صاحب
مسرت سے ساتھ قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھتے جاتے تھے
اس دربار سے انگلستان کی شوکت اور عظمت کی شان
نظر آتی تھی - یہ دربار اپنی طرز کا بے نظیر دربار تھا قریب

تین ہزار مہمان مختلف ملک اور مختلف قوم کے مختلف لباس اور شان کے ساتھ ایک مقام پر نظر آتے تھے نصف شب کو بعد ادائے رسومات دربار حضور شہزادہ صاحب مع ڈیوک آف کناٹ و دیگر مہمانان کے بنا بر ریفریشمنٹ تشریف لے گئے - اور شری حضور مہاراجہ صاحب بہادر شہزادہ صاحب سے رخصت ہو کر بوریلاج واپس پدھارے - جنہون نے اوس پر احتشام دربار کو بچشم خود دیکھا ہے وہ اوس کی یاد دل سے کبھی فراموش نہین کر سکتے - صرف حضور بادشاہ عالم پناہ کے بباعث بیماری موجود نہ ہونے کا ہر ایک کو قلق رہا

دعوت غربا

تاریخ ۵ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء - کو حضور ملک معظم نے تاج پوشی کی خوشی مین غربا کو کھانا کھلانے کا انتظام فرمایا تھا - گو بیماری کی وجہ سے دیگر انتظامات تاج پوشی ملتوی کر دئے گئے تھے - مگر بادشاہ عالم پناہ نے منظور نہ فرمایا کہ محض اون کی بیماری کی وجہ سے اس دعوت کو ملتوی کیا جاوے - پس حسب خواہش ملک معظم اس روز قریب پانچ لاکھ غربا کو مختلف مقامات پر کھانا کھلایا گیا تھا خود

حضور پرنس آف ویلس مع شہزادی صاحبہ و ڈیوک آف کناٹ کے انتظام دعوت دیکھنے کے واسطے تشریف لے گیے اس دعوت مین اندازاً چار لاکھ روپیہ صرف ہوئے۔ پانچ اقسام کے کھانے کھلائے گئے تھے۔ میوہ جات کی علاوہ مفرح عرق اور شربت بھی مہیا کیے گئے تھے۔ یتیم خانہ اور غریب خانون مین وہین دعوت کا سامان بھجوا دیا گیا تھا۔ تاکہ ایک ہی مقام پر زیادہ ہجوم ہونے سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ اور ہر شخص سہولیت اور آرام کے ساتھ کھانا کھا سکے۔ اس موقع پر ہر ایک غربا کو خود حضور پرنس آف ویلس اور دیگر اراکین سلطنت امرا و خاندان شاہی کے سلام سے مشرف ہونے کا اعزاز ملا۔ جو ہر ایک کی خوشی کا باعث ہوا۔ اس تاریخ کو شہری حضور صاحب ساڑھے دس بجے کرزن وائلی صاحب کے پاس گئے۔ اور اون کو ہمراہ لیکر ڈیوک اور ڈچز آف کناٹ سے ملنے تشریف لے گئے۔ وہان پر آپ نے دو مینہ کاری کی ڈبی ایک سگریٹ باکس اور ایک پاندان نذر کیا۔ جسے ڈیوک صاحب نے بہت پسند فرمایا۔

تاریخ ۷۔ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء۔ ساڑھے چار بجے زولاجیکل گارڈن دیکھنے کے لیے حضور صاحب تشریف لے گئے۔ یہ ریجنٹ

پارک مین واقع ہے۔ یہان پر بے شمار مرد عورت رات دن ہوا خوری کرتے نظر آتے ہین۔ اس مین ردے عالم کے قابل دید اور مشہور جانورون کو خاص اہتمام کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔ پولیر بیر (ریچھ) جو نہایت سرد ملک کا ہے۔ برف کے مکان مین رکھا جاتا ہے۔ افریقہ کے شیرون کے لیے برقی قوت سے کافی گرمی پہونچائی جاتی ہے۔ ہاتھی تمام یورپ مین صرف اسی جگہ پر ملتا ہے۔ ہر قسم کے سانپ نہایت احتیاط سے پالے جاتے ہین۔ دربار نے بحری شیر ہپوپوٹومس اور زرافی وغیرہ کو ملاحظہ فرما کر نہایت پسند فرمایا۔ بحری شیر کا گذر مچھلیون پر ہوتا ہے۔ اور دیگر ہر ایک جانورون کے لیے اون کی خوراک اور سامان آسائش کا پورے طور پر انتظام کیا گیا تھا۔

تاریخ ۷۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع۔ کو لارڈ رپن صاحب دربار سے ملنے تشریف لائے۔ یہ ہندوستان مین سنہ ۱۸۸۰ع سے سنہ ۱۸۸۴ع تک وائسرائے رہ چکے تھے۔

تاریخ ۸۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع۔ قریب دو بجے دربار مقام انسلو میلیس تشریف لے گئے اور وہان سے کرزان وائلی صاحب کو ساتھ لیکر مارل برو ہاوس پہونچے۔ وہان حضور نے

صاحب سے بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی - اور دوران
گفتگو مین انھون نے اپنے ہندوستان تشریف آوری
کا تذکرہ کیا - اوس روز نواب فیاض علیخان جی بہم
دربار کی خدمت مین حاضر ہوئے -

تاریخ ۹ - جولائی ۱۹۰۲ء - اسس روز کوئی بات خاص قابل
تحریر وقوع مین نہ آئی بجز اس کے کہ سرداران ہمراہی
چلڈرین آرپیٹر یعنی لڑکون کا کھیل دیکھنے تشریف لے گئے
تھے -

تاریخ ۱۰ - جولائی ۱۹۰۲ء - دو بجے بعد دربار مع ہمراہیان
کے کارونیشن بازار دیکھنے تشریف لے گئے - جس کا
افتتاح خود ملکہ معظمہ نے فرمایا تھا - اون کے بازار
مین پہونچنے پر بینڈ باجہ شروع ہو گیا - ڈیوک و ڈچز
اوف فایف اور ڈیوک و ڈچز اوف ٹیک نے دروازہ
پر ملکہ معظمہ کا استقبال کیا - وہان سے وہ رآیل رپیپین
روم مین تشریف لے گئین - اوس روز کی سجاوٹ مین
زیادہ تر بنفشی رنگ سے کام لیا گیا تھا - جو ملکہ معظمہ کو بہت
پسند تھا - یہ بازار بیمار بچون کی تیمار داری کے اسپتال
کو مدد دینے کی غرض سے لگایا گیا تھا - دوکانین مقام
لکڑی کی تھین - اور مشہور تاجران لندن نے اپنی دوکانین

کی شاخ کے طور پر وہان دوکانین کھول دین تھین - دوکانو
مین معزز لیڈیان سامان فروخت کر رہی تھی - اور علت
غائی اسکی یہ تھی کہ ہر چیز گران قیمت پر فروخت کر کے
بچون کے اسپتال کے واسطے چندہ فراہم کیا جائے

لندن کے قابل دید مقامات

تاریخ ۱۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء - ۲ بجے دربار سے ۱۹ ہمراہیان
پیرس ایکزبیشن دیکھنے تشریف لے گئے جو کرسٹل
پیلس مین واقع ہے - کرسٹل پیلس یعنی بلوری محل
شہر لندن سے تقریباً ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
لندن کے قریب اس سے بہتر اور زیادہ خوبصورت
کوئی جگہہ تفریح کی نہین ہے - یہان پر ہر شخص تعطیل
کا روز دل لگی مین گذار سکتا ہے - ہوا کی تازگی سے
وہان دل کو فرحت اور روح کو مسرت حاصل ہوتی
ہے - یہان پر آرگن باجہ نہایت عمدگی کے ساتھ
بجایا جاتا ہے - اور ہزارہا مرد و عورت ملکر نہایت
دلکش لہجہ مین گاتے ہین - پھولون کی نمائش بھی قابل
دید ہوتی ہے - موسم گرما مین ہر جمعرات کو ایسی اعلےٰ
قسم کی آتش بازی چھوڑی جاتی ہے کہ جیسی ہندوستان

مین دربار تاج پوشی کے موقعون پر جلائی گئی تھی - آتش بازی مین فوارون کا چھوٹنا - چادر کا گرنا پھولون کا نکلنا او کھل جانا - آسمان مین تخت پر بادشاہ سلامت کی تاجپوشی وغیرہ کے عجیب دل فریب منظر نہایت خوبصورتی سے دکھائے جاتے ہین - یہان پر ہر ایک چیز قابل دید اور لاجواب ہے - تصویرون کی نمایش بھی جو پکچر گیلری کہلاتی ہے عجیب دلچسپ تھی - اس کے علاوہ اس پیلیس کے مختلف حصہ جو کورٹ کہلاتے ہین وہ ہر ایک بھی قابل دید ہین - اون کی خوبیون کو تحریر مین لانا محال ہے - کرسٹل پیلیس مین دیکھا گیا کہ ایک چبوترے پر آگ روشن ہو رہی تھی اور شعلون کے درمیان مین ایک خوبصورت عورت بیٹھی ہوئی تھی - جس کے جسم کا نصف حصہ اچھی طرح نظر آرہا تھا - سب کو اوسے دیکھ کر حیرت ہوتی تھی اور خیال ہوتا تھا کہ وہ عورت اصلی نہین ہے - بلکہ محض نمایشی کسی دیگر شے کی بنی ہوئی ہے - جب ایک صاحب سے دریافت کیا گیا تو اونھون نے جواب دیا کہ نہین وہ اصلی زندہ عورت ہے - اوس سے گفتگو کیجیے - وہ خود آپ کی باتون کا جواب دیگی - چنانچہ دربار کے ہمراہیان مین سے ایک نے اوس کو

زبان انگریزی دریافت کیا - تو اوس نے کہا کہ مین فرانس
کی لیڈی ہون اور اس روشن آگ مین مجھے ذرا بھی تکلیف
نہین ہے - دیکھنے والے شعلون کی گرمی سے پاس
پاس کھڑے نہین رہ سکتے تھے - مگر وہ عورت نہ معلوم
کس صنعت سے اوس روشن آگ مین بیٹھی نظر آتی
تھی - اور ہر ایک سے نہایت خوشی کے ساتھ گفتگو
کرتی تھی - کرسٹل پیلیس مین ایک برج معمولی اونچائی کا
عجیب بنا ہوا تھا - زینہ پر چڑھ کر اوس کے اوپر پہونچنے
سے نہ انگلستان کا وہ کرسٹل پیلیس نظر آتا تھا نہ وہان
کی سرزمین دکھلائی دیتی تھی - بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ کسی طلسمی اثر سے یا جادو سے کسی دیگر مقام پر پہونچ
گئے ہین - جس طرف اور جہان تک ہر چہار جانب
نظر جاتی ہے بجائے ملک انگلستان کے ملک فرانس بکمال
کے نظارہ نظر آتے تھے - اور وہین کے نظارہ ہمارے
کے سامنے گذرنے لگتے تھے - کوسون دور تک کی حالت
بخوبی دکھائی دیتی ہے - ایک میدان مین وہ جنگ
ہوتا دکھائی دیتا تھا - جو نپولین بونا پارٹ اور انگریزون
کے درمیان ۱۸۱۵ء مین بمقام واٹرلو ہوا تھا - نپولین
بونا پارٹ بھی وہان نظر آتا تھا - توپون کا چلنا - دھوئین کا

نکلنا - توپونکے گولون سے فوج کے سپاہیون کا زخمی ہونا یا مرجانا۔ فوج اور جنگ کی تمام کیفیت آنکھون کے روبرو ہوبہو نظر آتی تھی۔ بظاہر نہ وہان شیشہ معلوم ہوتا تھا نہ ادھر اودھر کوئی چیز نظر آتی تھی کہ جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ وہ طلسمی کیفیت کس طور پر پیدا ہوئی۔ اوس بُرجہ کے اوپر صرف ایک خوبصورت چھتری لگی تھی اور اوسکے چارونطرف کٹہرا لگا تھا۔ غور کرنے سے صرف خیال گذرتا تھا کہ اُس چھتری مین ملک فرانس کے مختلف مقامات اور تواریخی واقعات کی تصاویر نہایت صنعت سے لگائی گئی ہین۔ اور اونکا عکس کسی شیشہ پر کہ جو نظر نہین آتا تھا پڑکر وہ تمام نظارہ دکھاتا تھا مگر لطف یہ تھا کہ باوجود نہایت غور سے دیکھنے کے بھی کسی جگہہ کوئی شیشہ نظر نہین آتا تھا۔ اور چھتری بھی بقدر آہستہ جنبش کرتی تھی کہ اوسکی حرکت معلوم نہین ہوتی تھی اسی قسم کی چند عجایب چیزین کرسٹل پلیس مین موجود تھین جو نہایت حیرت افزا اور دلفریب معلوم ہوتی تھین۔

اسی تاریخ کو شہری دربار سات بجے سے ۸ بجے تک ناٹک کا تماشہ دیکھنے تشریف لیگئے۔ ولایت مین نہایت دلچسپ ناٹک کے تماشہ ہر روز ہوا کرتے ہین اور ہر ایک کمپنی ایک ہی تماشہ کو ایک ہفتہ تک برابر کرتی ہے تاکہ جملہ شائقین مختلف اوقات مین بسہولیت دیکھ سکین۔

تاریخ ۱۲۔ جون ۱۹۰۲ء - قریب سات بجے شہر یمنہ صاحب لندن ہنوزام

دیکھنے تشریف لیگئے جہان پر سات ہمراہیان کیلیے بیٹھنا (نشست)
رزرو کرائی گئی تھین۔ وہانسے کرنیل جیکب صاحب ٹھاکر صاحب
چوہون اور راو راجہ جی سیکر کی ہمراہ لارڈ کچنر صاحب کے استقبال
کیلیے پیڈنگٹن اسٹیشن تشریف لیگئے۔ صاحب ممدوح پیشتر فوجی
لاٹھ ہندوستان کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز رہ چکے تھے۔ اسٹیشن پر
حضور شہزادہ صاحب پرنس اوف ویلیس اور لارڈ رابرٹ صاحب
بھی موجود تھے۔ اسٹیشن سے ایوان بکنگھم تک فوج کی دو رویہ
صف بندی ہو رہی تھی۔ لارڈ کچنر صاحب سے خود شہزادہ صاحب نے
حضور صاحب کی ملاقات کرائی۔ راستہ مین جا بجا آدمیون کا ہجوم
ہو رہا تھا۔ قدم قدم پر چیرز دیجاتی تھین۔ بینڈ مین (سی۔ وی۔ کانکرنگ
ہیروکس) کی گت بجائی جا رہی تھی۔ خوبصورت جھنڈیان بازارون
مین لہرا رہی تھین۔ لارڈ صاحب موصوف جنگ افریقہ مین فتحیاب
ہو کر آئے تھے۔ اونکی نہایت پرجوش استقبال سے ظاہر ہوتا تھا
کہ اہل یورپ اپنے ملک کے شجاع اور بہادرون کی بہت
زیادہ عزت کرتے ہین۔

بتاریخ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع۔ ڈاویجر کاونٹیس میو سے ملنے کیلیے شری
دربار کرنیل جیکب صاحب اور بابو سنسار چندجی کے ہمراہ تشریف
لے گئے۔ اوس ہی دن کرنیل وائلی صاحب نے مور یلاج مین
تشریف لا کر حضور شہزادہ صاحب ویلز اور شہزادی صاحبہ کی تصاویر

پیش کین جو انھون نے حضور صاحب کیلیے بھجوائی تھین - اور اوس سے اونکی اخلاص عنایت خسروانہ کا اظہار ہوتا تھا -

تاریخ ۱۴ - جولائی ۱۹۰۲ء - قریب پون بجے شری حضور صاحب مقام اولوچ آرسینل (توپخانہ) دیکھنے تشریف لیگئے سوا دو بجے وہان پہونچے - وہان پر ایک بہت بڑی توپ چلوا کر دیکھی جو کارڈائیٹ بھر کر چلائی گئی تھی دیگر توپونکی بھی اسی طور پر آزمائش کی گئی - وہ توپین بہت جلد سائنس کے جدید طریقون پر چلائی جاتی تھین - وہان پر جو آفیسر موجود تھے - اونھون نے شری حضور صاحب کو ہر ایک چیز نہایت خوبی کے ساتھ ملاحظہ کرائی - اولوچ سے واپس تشریف لاکر شری دربار کاونٹیس رابرٹس کے ایٹ ہوم مین تشریف لیگئے - اور وہین پر وائیکاونٹ کچنر صاحب سے بھی ملاقات ہوئی -

۱۵ - جولائی ۱۹۰۲ء - گذشتہ شب کو کرزن وائلی صاحب کے پاس سے تار آیا تھا جسمین درج تھا کہ حضور مہارانی الکزینڈرا صاحبہ حضور صاحب کی ایک تصویر چاہتی ہین - اسلیے کرنیل جیکب صاحب شری دربار کی تصویر لیکر انڈیا آفس تشریف لیگئے - جنرل بین صاحب سابق ریزیڈنٹ جے پور نے مع اپنی دو لڑکیونکے موریلاج مین تشریف لاکر دعوت لنچ تناول فرمائی -

۱۶ - جولائی ۱۹۰۲ء - اس تاریخ کو کوئی خاص بات قابل تحریر وقوع مین نہین آئی -

۱۷-جولائی سنہ ۱۹۰۲ء - سر رابرٹ کراستھویٹ صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ شری دربار سے ملنے تشریف لائے اوس روز شری حضور صاحب رایل تھیٹر مین ناٹک کا تماشہ دیکھنے کیلیے مقام ڈوریلین تشریف لیگئے۔

۱۸-جولائی سنہ ۱۹۰۲ء - اوس روز کچھ وقت نواب صاحب بہادر فیاض علیخان جی سے گفتگو کرنے مین صرف ہوا - اور بوقت شام الہمبرا تھیٹر دیکھنے تشریف لیگئے اور وہان سے قریب ۱۲ بجے واپس تشریف لائے۔

۱۹-جولائی سنہ ۱۹۰۲ء - بوقت ۱۱ بجے شری حضور صاحب نے لفینٹی اور ڈاوی فوٹوگرفرس سے تصاویر کھنچوائیں اوس وقت آپ نے سادہ لباس زیب تن فرمار کھا تھا - اوسی روز مارکوئیس اوف سلیسبری سے ملنے تشریف لیگئے اور وہان گارڈن پارٹی مین شامل ہوئے۔

۲۰-جولائی سنہ ۱۹۰۲ء - مہاراجہ صاحب بیکانیر اور کپتان کاک صاحب اور مسٹر کوپر صاحب قریب ۴ بجے دربار سے ملاقات کرنے تشریف لائے۔

۲۱-جولائی سنہ ۱۹۰۲ء - پونے چار بجے کے قریب حضور صاحب اول ایوان بکھنگھام تشریف لیگئے اور وہان سے واپس آکر ملاقات بازدید کے طور پر مہاراجہ صاحب بیکانیر سے ملنے کیلیے ونڈسر ہوٹل پدھارے وہان کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد لارڈ رین صاحب - لارڈ ونلاک صاحب اور کرنیل پریڈو صاحب سے ملاقات کرنے تشریف لیگئے اور اپنی عکسی

تصاویر لارڈ رپن صاحب اور دیگر صاحبان یورپین کے پاس بھجوائیں
۲۲- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء- بمقام بیلگرام اسکوائر تشریف لیجاکر میجر جنرل لارڈ کچنر صاحب سے ملاقات فرمائی- دروازہ پر سے لاٹھ صاحب کے سکرٹری نے سرکار حضور صاحب کا استقبال کیا- لاٹھ صاحب نہایت محبت سے پیش آئے- اوس روز صرف بابو سنسار چندر جی شری دربار کی ہمرکاب تھے-
۲۳- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء- تاریخ ۲۳- جولائی کو کوئی خاص بات قابل تحریر وقوع مین نہ آئی- ۲۴- جولائی کو لارڈ بشاپ صاحب کی گارڈن پارٹی مین شریک ہونیکے لیے حضور صاحب مقام فلھم پیلیس پدھارے وہان پر پادری بہت زیادہ تعداد مین موجود تھے- وہان سے لارڈ ہوبس صاحب سے ملنے تشریف لیگئے انھون نے نہایت محبت واعزاز کے ساتھ دروازہ پر استقبال کیا اور واپسی کے وقت ایک نہایت خوبصورت گلاب کے پھولون کا گلدستہ نذر کیا- راستہ مین کرنیل بنیرمین صاحب سے ملاقات فرمائی- جو کہ قریب ہی نمبر ۸ سم پیلیس مین فروکش تھے- وہانسے ساڑھے سات بجے موریلاج واپس تشریف لائے-
۲۵- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء- دو بجکر ۵ منٹ پر لندن ہاسپٹل دیکھنے کیلئے تشریف لیگئے- اسپتال کے ایک اعلے آفیسر نے دروازہ پر حضور صاحب کا استقبال کیا- یہ عمارت بھی لندن کی قابل دید عمارتونمین شمار ہوتی ہے

اوس شفاخانہ مین غربا کا علاج مفت کیا جاتا ہے - اوسکا کل صرف پبلک کے چندہ سے ہوتا ہے - سب سے پیشتر دربار نے ایکسیڈنٹ وارڈکس ملاحظہ فرمایا جسمین قریب چوسٹھ مریض تھے اور تمام سرجری کے زیر علاج تھے - مریضونکی آسایش کا پورا انتظام تھا - بعد ازان ٹیوبرکیولس وارڈ کا معائنہ کیا - جہان پر مریضون کا علاج بذریعہ الیکٹرک رئیز کے کیا جاتا تھا - مریضون مین زیادہ تعداد عورتون کی تھی - وہانکے رجسٹرونکو دیکھنے سے ظاہر ہوا کہ سال گذشتہ یعنی سنہ ۱۹۰۱ع مین قریب ڈیڑھ ہزار مریض صحت یاب ہوئے تھے - اسکے بعد دربار نے انفینٹ وارڈ ملاحظہ کیا جہان پر محض ایسے چھوٹے بچون کا علاج ہوتا ہے کہ جنکی عمر تین مہینہ سے چھ سال کے اندر ہوتی ہے اوسے دیکھکر دربار نہایت خوش ہوئے - مریض بچونکی سنبھال دائیان کرتی ہین - مان باپ ہفتہ مین صرف ایک مرتبہ بچون کو دیکھنے جاتے ہین - پھر جوبلش وارڈ کا معائنہ کرکے واپس تشریف لائے - اور قریب سات بجے سر آرنیسٹ کیسل صاحب بہادر سے ملنے تشریف لیگئے - لارڈ سلسبری صاحب نے اپنا ایک فوٹو دربار کو عنایت کیا -

تاریخ ۲۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ع - سرحضور صاحب رایل اوپیرا کا تماشہ دیکھنے تشریف لیگئے اوس روز رومیو اور جولیٹ کا تماشہ تھا - تماشہ زبان فرانس مین کیا گیا تھا مگر باوجودیکہ زبان سمجھ مین نہین آتی تھی پھر بھی تماشہ نہایت دلفریب اور دلکش معلوم ہوتا تھا - تماشہ دیکھکر

دربار بارہ بجے واپس تشریف لائے۔ اسی تاریخ کو حضور ملک معظم بادشاہ سلامت نے اپنی تاریخ تاجپوشی ۹-اگست مقرر فرماکر اعلان عام فرمادیا۔ جسکی خبر اخبارون مین فوراً شایع ہوگئی۔ اور شہر کی سجاوٹ و زیبایش کے انتظامات پھر بدستور جاری ہوگئے۔

تاریخ ۲۷- جولائی سنہ ۱۹۰۲ع- لارڈ ہیرس صاحب اور لفٹنٹ کرنیل بینرمین صاحب کے پاس حضور صاحب نے اپنی تصویرین بھجوائین اوسی دن کنور سر ہرنام سنگہ جی جو ریاست کپور تھلہ متعلقہ اودھ کے رشتہ دار تھے دربار سے ملاقات کرنیکے لیے تشریف لائے۔

تاریخ ۲۸- جولائی سنہ ۱۹۰۲ع- قریب ساڑھے سات بجے دربار رایل اوپیرا مین ناٹک کا تماشہ دیکھنے تشریف لیگئے۔ اوس روز کا تماشہ بھی نہایت دلچسپ تھا۔

تاریخ ۲۹- جولائی سنہ ۱۹۰۲ع- ٹھاکر صاحب چومون- راجہ اودے سنگہ جی ٹھاکر ہری سنگہ جی- بابو سنسار چندر جی- پنڈت مدھوسودھن جی- ڈاکٹر ہیم چندر جی- ڈاکٹر دلجنگ سنگہ جی- اور رام پرشاد جی ہاوس اوف کامنس دیکھنے گئے- اور ہاؤس اوف لارڈ بھی ملاحظہ کیا۔ سرحضور صاحب کرنیل جیکب صاحب اور پرتھوی سنگہ جی کے ہمراہ سر چارلس البرٹ صاحب- لفٹنٹ گورنر بنگال سے ملاقات کرنیکے لیے مقام وسبلڈن تشریف لیگئے- وہ نہایت خلوص محبت کے ساتھ پیش آئے اور اپنا تمام باغ ملاحظہ کرایا۔

تاریخ ۳۰ - جولائی ۱۹۰۲ء - ساڑھے پانچ بجے میجر جنرل اسٹیڈمین صاحب سے ملنے کیلیئے گریٹ کمبرلینڈ پلیس تشریف لیگئیے وہان سے ایوان بکنگھام تشریف لیجا کر وزیٹر بک مین دستخط فرمائے جو حضور ملک معظم کی مزاج پرسی کرنیوالون کے لیئے رکھی جاتی تھی۔ بعد ازان سیسل ہوٹل تشریف لیگئیے جہان پر مارلبرا کالج کی جانب سے دعوت ڈنر بھی کیگئی تھی۔ اوس ہی روز بابو ابناشچندر جی اور پنڈت مدھوسودھن جی کیمبرج یونیورسٹی دیکھنے گئے۔ سر کار حضور صاحب نے ترقی علم کی غرض سے ریاست مین جو کالج اور اسکول جاری فرما رکھے ہین اور اوسکی وجہہ سے جےپور مین ہر ایک طرح کے عالم اور پنڈت موجود ہین یہ بات مشہور عام ہو رہی ہے۔ پس انگلستان کے علما کو جب پنڈت مدھوسودھن جی کی تشریف آوری کا حال معلوم ہوا تو وہ پنڈت جی موصوف کو کیمبرج یونیورسٹی مین جانیکی اجازت دینے کے لیئے دربار سے برابر درخواست کرنے لگے۔ اوس روز جب پنڈت جی اور بابو ابناشچندر جی یونیورسٹی مین پہونچے تو تمام کو نہایت زیادہ خوشی ہوئی۔ پنڈت جی نے وہان پروفیسر میکڈونیل صاحب سے ملاقات فرمائی اور صاحب موصوف نے تمام یونیورسٹی کی سیر کرائی۔ پنڈت جی کے علم سنسکرت اور دلاویز طرز گفتگو سے پروفیسر صاحب بہت خوش ہوئے اور ہر ایک کی خواہش ہوئی کہ سرکار حضور صاحب کو بھی یونیورسٹی مین بلایا جائے۔ چنانچہ اسکی بابت درخواست کی گئی۔ اور حضور صاحب نے درخواست منظور فرماکر

بتاریخ ۲۰۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء یونیورسٹی مین تشریف لیجانا منظور فرمایا۔ اسکا مفصل
حال اوس تاریخ مین درج کیا گیا ہے۔ اوس ہی روز شرچھیتو رصاحب
نے ٹھاکر پرتھوی سنگھ جی کو عربی گھوڑے دیکھنے کیلیے اسٹڑ مین
بھجوایا تھا۔

تاریخ ۳۱۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء۔ قریب سوا نو بجے گاڑی مین سوار ہوکر
دربار پینکراس سٹیشن پر پہونچے۔ وہان فرسٹ کلاس گاڑی ریزرو
کی ہوئی موجود تھی۔ کرنیل جیکب صاحب۔ بابو سنسار چند رجی
ناظر غلام رحمٰن جی۔ خواص بالابخش جی۔ اور دیگر چار خدمتگار
آپ کی ہمراہ تھے۔ پینکراس سے ساڑھے دس بجے روانہ ہوکر
ایک بجکر پچاس منٹ پر گاڑی مقام ڈربی پہونچی جہان پر لارڈ
سیبرس ڈیل صاحب نے دو گاڑیان بھجوادی تھین ان مین سوار
ہوکر دربار کیڈٹل ہوٹل پہونچے جو قریب پانچ میل دور تھا۔ دروازہ
کے کھلتے ہی بہت سے گھوڑے اور ہرن پارک مین اوچھلتے کودتے
دکھلائی دئیے۔ وہان ایک چشمہ بھی بہ رہا تھا۔ یہ لاٹھ صاحب
لارڈ کرزن صاحب وائسرائے ہندوستان کے والد تھے۔
لاٹھ صاحب نے حضور صاحب کا نہایت اعزاز کے ساتھ استقبال
کیا اور اپنی دو لڑکیون کے ساتھ خود جاکر تمام کوٹھی ملاحظہ کرائی۔

تاریخ یکم اگست سنہ ۱۹۰۲ء۔ ڈھائی بجے گاڑی مین سوار ہوکر شری
دربار لارڈ لینسڈون صاحب سکرٹری فارن افیرز سے لیے متام

بسکے اسکوائر تشریف لیگئے۔ یہ لاٹھ صاحب پیشتر ہندوستان مین
وائیسرائے رہ چکے تھے۔ لاٹھ صاحب موصوف دربار سے بہت
محبت کے ساتھ پیش آئے۔ اور اپنی اور اپنی لیڈی کی تصاویر
دربار کو دین۔ اوسی روز رایٹ آنریبل لارڈ جارج ہملٹن
صاحب سکرٹری ہندوستان اور لیڈی بریڈفورڈ صاحبہ نے
مقام ہوریلاج مین تشریف لاکر دربار سے ملاقات بازدید فرمائی
تاریخ ۲۔ اگست ۱۹۰۲ء۔ دو بجے بعد حضور صاحب سینٹ پنکراس
سٹیشن تشریف لیگئے جہان سرارنیسٹ کیسل صاحب کے دو آدمی
بنابر استقبال دربار پیشتر سے موجود تھے ایک اسپشل فرسٹ کلاس
ایک تھرڈ کلاس اور ایک لگیج وان رزرو کرائی گئی تھی مہاراجہ
پرتاب سنگھ جی بھی اوسی اسپشل مین جانیکے لیے وہان موجود
تھے۔ وہان کی ریل گاڑیان خوب سجی ہوئی ہوتی ہین۔ ہر ایک
گاڑی کی الماری کے اندر ہر تاریخ کے تازہ اخبار رکھے رہتے ہین
جنکو مسافر سفر مین پڑھکر وہین رکھ جاتے ہین۔ یورپ کی پبلک
کو اخبار خوانی کا از حد شوق ہوتا ہے۔ ریلوے لاین کی شہر
لندن مین اسقدر کثرت ہے کہ زمین پر لوہے کا جال بچھا ہوا
معلوم ہوتا ہے اور ریلوے کے تارون کا جال آسمان کے
نیچے تنا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ شہر مین چار طرح کی ریل چلتی ہین
ایک زمین سے اسقدر زیادہ بلندی پر کہ بعض بعض جگہ مکانو نکی

چھتون پر اور پلون کے اوپر ہو کر گذرتی ہے۔ دوسری سطح زمین کے برابر برابر۔ تیسری سطح زمین سی کسیقدر نیچے۔ اور چوتھی بالکل زمین کے اندر اندر نہایت زیادہ نشیب مین چلتی ہے جسکا حال آئندہ درج کیا جاویگا۔ مہاراجہ صاحب کی ہائیس پیتو مارکیٹ مین پانچ بجکر دس منٹ پر پہونچی۔ اسٹیشن پر سر آرنیسٹ کیسل صاحب مع سواری موٹر کے موجود تھے۔ وہان سے روانہ ہو کر گرینفٹن ہوس پہونچے جو دربار کے قیام کے واسطے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ وہان سے سر آرنیسٹ کیسل صاحب کی کوٹھی پر تشریف لیگئے جہان پر قریب چار پانچ دیگر معزز مہمان موجود تھے۔ آٹھ بجے رات تک لاٹھ صاحب دربار سے باتین کرتے رہے۔ بعد ازان گرینفٹن ہاوس واپس تشریف لائے۔

تاریخ ۳۔ اگست ۱۹۰۲ء۔ دوسرے روز گیارہ بجے مسٹر فیلکس کیسل صاحب جو سر آرنیسٹ کیسل صاحب کے بھتیجے تھے ایک موٹر لیکر آئے۔ موٹر کے علاوہ ہمراہیان کیلئے گاڑیان بھی تیار تھین۔ موٹر مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر اور گاڑیون مین دیگر سردار لوگ سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ اور قریب پانچ منٹ مین مقام سولٹن پیداک مین پہونچے۔ وہان دیگر لیڈیز اور جنٹلمین موجود تھے۔ ارنیسٹ کیسل صاحب نے اپنا باغ ملاحظہ کرایا جو نہایت وسیع اور ایک خوبصورت طرز پر بنا ہوا تھا اوس مین ہاٹ ہاوس

بھی تھا۔ اور باغ مین انگور۔ ناسپاتی۔ اسٹرابیری اور روزبیری
کے درخت بہت کثرت سے تھے۔ گو میوہ جات کا موسم ختم
ہو چکا تھا مگر اوس باغ مین میوہ موجود تھے۔ باغ دیکھکر دربار
قریب ایک بجے گریفٹن ہاوس واپس تشریف لائے۔ اور پھر
چار بجے مولٹن پیڈاک پدھارے وہان پر بینڈ باجہ بج رہا تھا
اور مختلف سامان دلکش موجود تھے۔ تھوڑی دیر تک مہاراجہ صاحب
سبز گھاس کے میدان مین ٹہلتے رہے۔ اصطبل ملاحظہ کیا۔ اسکے
بعد گھوڑ دوڑ کی سیر فرمائی اور پھر کیسل صاحب کے فرن ہاوس
مین تشریف لیگئے۔ اور وہان آٹھ بجے رات تک بات چیت
کرتے رہے۔ لیڈی رونیلڈ صاحبہ کی آٹوگراف بک مین
دستخط فرمائے پھر نو بجے گریفٹن ہاوس مین تشریف لیجاکر کھانا
تناول فرمانے کے بعد آرام فرمایا۔

تاریخ ۴۔ اگست ۱۹۰۲ء

ڈیوآف بریڈفورڈ صاحب کی کوٹھی مین جاکر بارہ بجے تک
۱۸۴۸ء کا فینسی ڈریس بال البم ملاحظہ فرمایا۔ بارش کی وجہہ
سے باہر تشریف نہ لیجا سکے۔ وہان پر جسقدر لیڈیز اور
جنٹلمین موجود تھے اون سب کو اپنے نام کے کارڈ دئے اور
اون سے بھی اونکے نام کے کارڈ لیے۔ پھر دو بجے سر آرنسٹ
کیسل صاحب کے بریک فاسٹ (دعوت) مین تشریف لیگئے

پھر قریب ساڑھے پانچ بجے خود آنریبل کیمبل صاحب مہاراجہ صاحب کو اسٹیشن تک پہونچانے آئے۔ وہان اسپشل تیار تھی۔ تین گاڑی ریزرو کرلیگئی تھین۔ اول درجہ مین پانچ سواریان بیٹھین۔ بابو سنسار چندر جے دربار کے ساتھ رہے۔ چھ بجے دربار مورے لاج مین داخل ہوئے۔

تاریخ ۵۔ اگست ۱۹۰۲ء۔ قریب ۱۲ بجے رایٹ آنریبل اے۔ جے۔ بیلفور صاحب پرایم منسٹر انگلینڈ سے ملنے کیلیے منسٹری دربار ڈاوننگ اسٹریٹ نمبر (۱۰) تشریف لیگئے۔ کرنیل جیکب صاحب ترجمانی کا کام انجام دیتے رہے۔ مربیڈفورڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کی انتظامات قحط کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد کیا کہ روپیہ کا جایز استعمال یہی ہے کہ فراخی کے زمانہ مین جمع کیا جائے اور تنگی و ضرورت کے وقت خرچ کیا جاوے۔ لیکن ہندوستان کے دیگر راجاؤن کو اسکا لحاظ کم ہے۔ پھر دربار سے دریافت فرمایا کہ آپنے ملک انگلستان کی سیر فرمائی یا نہین۔ اس کا جواب تحصیلدار صاحب نے یہی دیا کہ مقامات کی سیر کرنیکے مقابلہ مین یہان کے مشہور آدمیون سے ملنا زیادہ بہتر ہے اور مین حضور ملک معظم کی اجازت سے یہان آیا ہون اسلیے میرا یہی فرض ہے کہ مین یہان ہر وقت موجود رہون اور لندن یا پیرس کی سیر نہ کرتا پھرون۔ اسکے بعد دربار بکنگھام پیلیس ہوتے ہوئے قریب ۲ بجے مورے لاج واپس تشریف لائے۔ اور پھر ۴ بجے لارڈ نارتھ بروک صاحب سے ملنے تشریف

لیگئے - یہ لارڈ صاحب سنہ ۱۸۷۲ء سے سنہ ۱۸۷۶ء تک ہندوستان مین وایسرائے رہ چکے تھے - وہ اون ایام مین مقام ہملٹن پیلیس مین مقیم تھے - لارڈ صاحب موصوف نے دربار کا دروازہ سے استقبال فرمایا - وہان پربھی جیکب صاحب نے ترجمانی کا کام انجام دیا - لارڈ صاحب نے پرنس اوف ویلز کے دورہ ہندوستان کی ایک کتاب دربار کو نذر کی اسکے بعد بقیہ وقت محبت آمیز گفتگو مین صرف ہوا -

تاریخ ۶ - اگست سنہ ۱۹۰۲ء - اوس روز تمام دن بارش ہوئی اور ابر محیط رہا - ارل نارتھ بروک صاحب نے موریلاج مین تشریف لاکر ملاقات بازدید فرمائی - اور اون طالب علمون کا تذکرہ کیا کہ ہندوستان سے ولایت جایا کرتے ہین - رخصت کے وقت حضور صاحب نے لارڈ صاحب کی عطر و مالا سے تواضع فرمائی - اوس ہی روز مسٹر لیوکس صاحب بھی دربار سے ملنے تشریف لائے یہ پیشتر نیو مارکیٹ مین دربار سے مل چکے تھے - بعد ازان سکھ گرو بابا کھیم سنگھ جی مع اپنے لڑکے کے دربار کی ملاقات کرواسطے تشریف لائے - اور سری حضور صاحب کے عقاید مذہبی معلوم کرکے نہایت خوش ہوئے - شہنشاہ حضور ملک معظم کو سمندر کی آب و ہوا سے صحت ہو گئی تھی اور تاریخ تاجپوشی قریب آتی جاتی تھی اسلیے حضور ملک معظم نے اوس روز بمقام پورٹ اسمتھ جنگی جہازونکی سلامی لی

تاریخ ۷۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ع۔ قریب چار بجے دربار کاؤن میٹس اوف دار دور سے ملنے نمبر (۱۰) اپر بیلگریو اسٹریٹ مین تشریف لیگئے۔ اور پھر پانچ بجکر ۱۴ منٹ پر رایٹ آنریبل جوزف چیمبرلین صاحب سے ملنے تشریف لیگئے جو کالونیل سکرٹری تھے۔ وہان پر راجپوتون کی شجاعت کے بارہ مین گفتگو ہوتی رہی۔ چیمبرلین صاحب نے فرمایا کہ حضور ملک معظم کی زیر حکومت قریب چالیس کروڑ آدمیان ہین اور اون مین مختلف مذاہب اور عقیدہ کے لوگ آباد ہین جنکے لباس اور زبانین بھی مختلف ہوتی ہین۔ اون سب کو خوش رکھنا اور پابند قانون کرانا۔ ایک آسان بات نہین ہے۔

حضور ملک معظم اسی تاریخ کو شہر لندن مین تشریف فرما ہوے رعایا کو اونکے دیدار کا کمال اشتیاق تھا۔ اسلیے وکٹوریہ اسٹیشن سے ایوان بکنگھام تک بادشاہ سلامت کھلی ہوئی لینڈو گاڑی مین آے اور اوسکی رفتار نہایت آہستہ کر رکھی تھی تاکہ تمام رعایا کو دیکھنے مین آسانی رہے۔

تاریخ ۸۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ع۔ رایٹ آنریبل جوزف چیمبرلین صاحب بنا بر ملاقات بازدید مور ریلاج مین تشریف فرما ہوئے۔ اونکے لڑکے آرتھر چیمبرلین صاحب کیبنیٹ مین ممبر مقرر فرمائے گئے تھے۔ اس خوشی کی بابت تحریر حضور صاحب نے اونکو مبارکبادی دی بعد واقع عطر و پھول مالا کے صاحب ممدوح رخصت ہوئے۔ لارڈ ڈربی صاحب گورنر بمبئی بوقت ۶ بجکر ۵ منٹ پر بنا بر ملاقات آے۔

تشریف لائے۔

دربار تاجپوشی

تاریخ ۹ اگست ۱۹۰۲ء یہ مبارک رسم بمقام ویسٹ منسٹر ابی ایز ادا ہوئی تھی۔ شہریجینور صاحب اوس روز ۶ بجے سے پیشتر ضروریات سے فارغ ہو گئے تھے۔ اور پھر اسٹار اوف انڈیا کا چغا۔ جی۔ سی۔ ای۔ کا اسٹار اپنے جامہ پر لگا کر تاجپوشی مین جانیکے لیے تیار ہوئے۔ کھونٹہ دار پاگ نہایت زیب دیتی تھی۔ مور یلاج سے ٹھیک آٹھ بجکر بیس منٹ پر روانہ ہو گئے تھے۔ انڈیا آفس سے اوس روز پانچ پاس آئے تھے۔ دیگر تیس ہمراہیان کو جلوس تاجپوشی دیکھنے کے لیے نیو اسکاٹلینڈ یارڈ بھجوا دیا گیا تھا۔ وقت تاجپوشی بارہ بجے دن مقرر ہو چکا تھا۔ مگر سات بجے صبح دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی خانقاہ مین درباریون۔ مہمانون۔ رؤسا و امرا کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ گیلری کی نشست کا ڈھنگ ٹھیک ویسا ہی سمجھنا چاہیے جیسا کہ اکثر ناٹک گھرون مین ہوا کرتا ہے یعنی ہر جانب کرسیان اس ترکیب سے لگائی گئی تھین کہ پہلی کرسی پر بیٹھنے والون اور سب سے آخر نمبر کی کرسی پر بیٹھنے والون تمام کو دربار کی کیفیت یکسان نظر آ سکے۔ تمام عالیقدر لارڈ۔ ارل۔ ڈیوک۔ مارکوئس اور بیرن وغیرہ اپنی پوری درباری پوشاکین پہنکر شریک دربار ہوئے تھے۔ سامنے کے والان کی شروع مین



HIS LATE MAJESTY KING EDWARD VII WITH QUEEN ALEXANDRA.
(At the time of their Coronation.)

امیرون اور وزیرون کی لیڈیان بیٹھی تھین جو نہایت سج دھج کے ساتھ بن ٹھن کر اپنے اپنے سرون پر کلغیان لگائے ہوئے چمکدار اور خوش وضع لباسون مین آراستہ لمبی لمبی گاؤنون سے بادبہاری کا نقشہ کھینچتی ہوئی ایک عجیب و غریب انداز کے ساتھ درمیانی ہال مین ہو کر اپنی اپنی نشستون پر پہونچتی جاتی تھین - ان نشستون کے علاوہ قریب چھ ہزار معزز اصحاب دروازون کے گوشون مین بیٹھے تھے جنکو رسم تاجپوشی تو دیکھ نہین سکتی تھی - لیکن وہ شاندار سواریون کے نظارہ - خوشی کے نعرہ اور باجون کی سُریلی آوازین سُن سُن کر خوش ہو رہے تھے - درمیان کے بڑے کمرون مین اعلےٰ درجہ کے نیلے رنگ کے قالینون کا فرش ہو رہا تھا - جسکے وسط مین بیدی بنی ہوئی تھی جس سے رسم تاجپوشی کا خاص تعلق تھا - اسکے اور دیگر شاہی خاندان کے معزز لوگ اور دور دراز ملکون کے شاہزادہ اور بعض بعض سلطنتون کے اعلےٰ حکام رونق افروز تھے - دربار مین شریک ہونے والے اصحاب کی چمکدار پوشاکون اور عجیب و غریب فیشنون کا بیان احاطۂ تحریر سے باہر ہے - ہر شخص بیش بہا لباس زیب تن کیے ہوئے اپنی خوبصورتی اور اعلےٰ اعزاز کا اظہار کر رہا تھا - گرجا گھر کے سامنے باہر کے میدان مین بادشاہی فوج تزک و احتشام کے ساتھ کھڑی ہوئی نہایت عمدہ

معلوم ہوتی تھی تماشہ دیکھنے والون کا ہجوم اسقدر زیادہ ہو رہا تھا کہ جس کی حد نہین - خالقتاہ کے بڑے میدان مین ہزارہا گھوڑے گاڑی اور بے شمار موٹر گاڑیان کھڑی نظر آتی تھین - اتنا ہجوم ہونے پر بھی کسی حادثہ کا وقوع مین نہ آنا پولس کی خوبی انتظام کا باعث تھا - تماشائیون کے لیے انتظام کرنے کے علاوہ حضور پرنس آف ویلس بہادر نے مال برو ہاوس کے باغ مین اپنی عنایت خسروانہ سے ایک ہزار سے زیادہ یتیم بچون اور غریبون کو جنکا بظاہر جلوس دیکھنے کا وسیلہ نہین تھا اپنا مہمان بنا لیا تھا - تاکہ وہ خود بادشاہ کے مہمان بنکر آرام کے ساتھ جلوس کی سیر دیکھ سکین - پال بازار - سینٹ جیمس اسٹریٹ اور پکیڈلی کے راستہ مین رعایا کا بہت ہجوم ہو رہا تھا - کیونکہ یہ بات طے ہو چکی تھی کہ تاج پوشی کے بعد حضور بادشاہ سلامت کے جلوس کی سواری انہی رستون مین ہو کر جاویگی - شہر لندن کے بازار - دوکان اور دیگر مقامات تمام اوپر تلے آدمیون سے بھرے ہوئے نظر آتے تھے - بہت سویرے سے ہی لوگون نے دونون طرف کی جگہ روک لی تھین - بوڑھے مرد اور عورتین رات کے دو بجے سے ہی اوٹھ اوٹھکر کیمپ اسٹول اور کھانے پینے کا سامان لیکر جا پہونچے تھے - عام آدمیون کا دل بہلانے کیلیے

خاص خاص مقامات پر سُریلے باجے بج رہے تھے۔ گاوڈس بینڈ کا مشہور
باجہ ویسٹ منسٹر ایبی کے پاس ہی اپنی جادو بھری تانین سنا رہا تھا
دیگر مقامات کے باجے والون نے بھی تماشہ دیکھنے والون کو خوش
کرنے اور اپنا کمال دکھانے مین اسقدر کوشش کی تھی کہ کسی کو
بھی خالی بیٹھکر انتظار کرنا بُرا معلوم نہین ہوا۔ دربار یون کی
سواریان ساڑھے آٹھ بجے صبح سے بڑے ٹھاٹھ باٹ کے ساتھ
گرجا گھر کی طرف جانا شروع ہو گئین تھین۔ مگر بادشاہ کے
خاندان والون کی سواریان ایوان بکنگھام سے ساڑھے نو
بجے روانہ ہوئین شاہزادہ ولیعہد پونے گیارہ بجے اپنے اسٹاف
کو ساتھ لیکر ہوس آف یارک سے روانہ ہوئے۔ ان کی
اردلی مین رایل ہارس گارڈ کے فوجی دستہ آگے پیچھے بادشاہی
رُعب اور جلال برساتے جاتے تھے۔ ٹھیک گیارہ بجے حضور
شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی گاڑی ایوان بکنگھام سے برآمد ہوتی
دکھلائی دی۔ جناب ملکہ معظمہ الگزنڈرا صاحبہ بھی پوری شان شوکت
اور ٹھاٹھ باٹ کے ساتھ لباس شاہانہ زیب تن کیے ہوئے
اوس ہی گاڑی مین رونق افروز تھین جس وقت بادشاہی گھوڑون
کا پہلا قدم ایوان بکنگھام کے محل سے باہر نکلا اوس وقت
شاہی توپ خانہ سے سلامی کی توپین چلنا شروع ہوئین
اور تمام تماشائی توپون کی آوازونکے ساتھ ہی بادشاہ سلامت

سے زرشنون کے لیے کھڑے ہوگئے۔ حضور بادشاہ سلامت بھی
نہایت مسرت کے ساتھ مسکراتے ہوئے اپنی رعایا کا سلام لیتے ہوئے
آہستہ آہستہ گیارہ بجکر پچیس منٹ پر گرجا گھر مین داخل ہوئے
حضور ملکہ معظمہ نے اوس روز جو پوشاک زیب تن فرما رکھی تھی
اوس پر دستکاران ہندوستان کی کاریگری ختم کی گئی تھی
جگمگاہٹ کی وجہ سے اوس پر نگاہ نہیں ٹھیرتی تھی۔ اوس پر لمبا
گاؤن اور بھی بہار دکھلا رہا تھا۔ گاؤن کے دامن کو پانچ
معزز لیڈیان اوٹھائے ہوئے چل رہی تھین۔ غرضیکہ اس
دراز دامنی نے داخلہ کے دروازہ سے لیکر بیدی کے قریب
تک عجب جگمگاہٹ اور جھلملاہٹ کا دریا بہا رکھا تھا۔ گرجا گھر
مین ان کے داخل ہونے کے بعد اسکول کے لڑکون نے نہایت
خوشی کے ساتھ یہ گیت گایا۔ (خدا ملکہ الکزنڈرا کو ہمیشہ خوش
رکھے)۔

ملکہ کے بعد حضور بادشاہ سلامت کا داخلہ ہوا جو بادشاہی
پوشاک پہنے ہوئے تھے اور ایک بہت لمبا قیمتی لبادہ زیب تن
فرما رکھا تھا۔ جس کو بہت سے معزز سردار اوٹھائے ہوئے
تھے۔ حضور بادشاہ سلامت کے داخلہ پر ہر چہار جانب
سے چھیرز دئے جانے لگے۔ ساتھ ہی لڑکون نے بھی جیسا کہ
دستور ہے یہ گیت گایا۔ (خدا ایڈورڈ معظم کو ہمیشہ زندہ اور خوش رکھے)

اس کے بعد جملہ حاضرین دربار اپنی اپنی جگہ جا بیٹھے صرف
لارڈ سیلسبری صاحب جو انگلستان کے سابق وزیر تھے اور
ڈیوک آف ڈیون صاحب لمبے لمبے چغہ پہنے ہوئے ادھر ادھر
گشت لگاتے ہوئے دکھلائی دیتے تھے۔ کیونکہ تاج پوشی کا
تمام انتظام ان ہی کے سپرد تھا۔

ٹھیک گیارہ بجکر ۵ منٹ پر بادشاہ سلامت تاجپوشی کے
چھوٹے کمرے سے برآمد ہو کر ہال مین داخل ہوئے اور مغربی دروازہ
سے اون کے داخل ہونے پر یہ مذہبی گیت گایا جانا شروع ہوا
(خدا کے گھر مین آنے کا ارادہ کیا ہی اچھا ہے)۔

اس کے بعد یارک بشاپ آف کینٹربری نے بادشاہ سلامت کو
نظارہ گاہ مین یہ کہتے ہوئے پیش کیا "صاحبان مین آپ کے سامنے
بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کو جو اس سلطنت کا بیشک اور شبہ
بادشاہ ہے پیش کرتا ہون۔ کیا آپ لوگ جو اس مبارک
دن کی تعظیم و تکریم کے لیے جمع ہوئے ہین اون کی یعنی بادشاہ
سلامت کی اطاعت کے لیے تیار ہین" اس پر درباریون
نے فوراً خوش ہو کر زور سے یہ کہا کہ خدا اس بادشاہ کو ہم پر ہمیشہ
سلامت رکھے" پھر بادشاہ سلامت نے لال ٹوپی زیب سر
فرمائی۔ باجون مین برابر دعا کے گیت گائے جاتے رہے۔ اس کے
بعد بادشاہ سلامت نے انجیل ہاتھ مین لیکر قسم کھائی کہ مین رعایا

پارلیمنٹ کے منظور کیے ہوئے قانون اور اوس کے مقرر کیے ہوئے دوسرے قاعدون کے بموجب یہان راج کرونگا" پھر قدیم طریقہ کے مطابق زیتون کا تیل ملے جانے کے بعد شاہی پوشاک زیب تن فرمائی۔ شاہی مہمیز بوٹ مین لگائی۔ شاہی تلوار کمر مین باندھنے اور شاہی انگوٹھی ہاتھ مین پہننے کے بعد حکومت کا عصا ہاتھ مین دیا گیا۔ ہر ایک رسم الگ الگ ہوتی رہین اور اون کے ساتھ اون کی نماز بھی ہوتی رہین۔ آرک بشاپ آف کینٹربری نے پھر دعا دیکر سینٹ ایڈورڈ کا تاج بادشاہ کے سر پر رکھ دیا۔ پھر وہ تاج پہنایا گیا جو خاص اوسی روز کے لیے بنوایا گیا تھا۔ اوس کے بعد چارون طرف سے خوشی کا نعرہ بلند ہوا "خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے"

بادشاہ کی تاج پوشی ہوجانے کے بعد آرک بشاپ آف یارک نے ملکہ معظمہ الکزنڈرا کو تاج پہنایا۔ پھر حضور پرنس اوف ویلز نے سب سے پہلے اپنے باپ کے قدمون کو بوسہ دیا جو خاندان کی جانب سے اطاعت کی دلیل تھی۔ پھر آرک بشاپ آف کینٹربری نے مذہبی گروہ کی طرف سے ایسے طور پر اطاعت کا اظہار کیا۔ ان رسمون کے ختم ہونے کے بعد شاہی سلامی کی توپین چلنا شروع ہوئین اور بادشاہ اور ملکہ معظمہ ایک بجکر پچاس منٹ پر خانقاہ سے روانہ ہوئے۔ راستہ مین رعایا کا اژدحام بہت زیادہ تھا

اور جہانتک نگاہ جاتی تھی۔ ہر دو جانب خلقت کا ہجوم نظر آتا تھا۔
اور وہ اپنے بادشاہ کو دعائین دیتے تھے۔ بادشاہ اور ملکہ بھی
نہایت خوش معلوم ہوتے تھے اور سلام کرنے والون کو سر
جھکا جھکا کر سلام کا جواب دیتے جاتے تھے۔ سواری ایوان
بکنگھام مین داخل ہو گئی مگر خلقت کو حضور بادشاہ کے دیدار
کا اسقدر اشتیاق تھا کہ بازارون سے ہٹ کر شاہی محل
کے دروازہ پر کھڑی ہو گئی۔ رعایا کو خوش رکھنا ضروری خیال
فرما کر بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ شام کو پانچ بجے صحن
مین جا کر کھڑے ہو گئے اور وہان پر رعایا کا سلام لیا۔ اوس روز
شہر مین ہر چہار جانب خوشی پھیلی ہوئی تھی۔ تاج پوشی ختم ہونے
کے بعد جدید ٹکٹ ڈاک خانہ اور سکہ جاری ہو گیا اس لیے
اون کی خریداری اوس روز ڈاکخانہ مین اسقدر زیادہ ہوئی کہ
جس کی حد نہین۔ اوس شب کو لندن مین روشنی کی سیر قابل
دید تھی۔ تمام شہر جگمگا رہا تھا۔ سرکاری محل اور مکانون
پر سرکار کی جانب سے روشنی کی گئی تھی۔ سوداگرون نے اپنی
دوکانون پر روشنی کا خوب انتظام کیا تھا۔ روشنی تمام بجلی
کی تھی۔ شائقین کے ٹھٹ کے ٹھٹ بازارون مین پھرتے نظر
آتے تھے مگر واہ رے تہذیب۔ لطف یہ تھا کہ باوجود اسقدر بھیڑ بھاڑ
کے بھی غل و شور نہ تھا۔ بادشاہ کی سواری واپس چلی جانے کے بعد

قریب ساڑھے تین بجے حضور صاحب واپس تشریف لائے - آپ اوس روز بالکل تھک گئے تھے مگر سب سے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ تاج پوشی کی رسم کہ جس کے دیکھنے کی بہت عرصہ سے آرزو تھی بخیر و خوبی انجام ہوئی -

تاریخ ۱۰ - اگست ۱۹۰۲ء - اوس روز مہاراجہ صاحب کسی جگہ باہر تشریف نہیں لے گئے - پونے پانچ بجے **لارڈ لارنس صاحب** مع اپنے لڑکے کے دربار سے ملنے تشریف لائے -

تاریخ ۱۱ - اگست ۱۹۰۲ء - سر آرنیسٹ کیسل صاحب مقام سوئیزرلینڈ تشریف لیجانے والے تھے اس لیے وہاں جانے سے پیشتر اوس روز قریب تین بجے تشریف لائے اور بطور یادگار دوستانہ ایک اپنی عکسی تصویر دربار کو دی گئی -

تاریخ ۱۲ اگست ۱۹۰۲ء - ساڑھے گیارہ بجے مہاراجہ صاحب تیار ہو کر حضور پرنس اوف ویلز سے ملنے یارک ہاوس پدھارے راستہ مین انڈیا آفس سے کرزن وائلی صاحب کو اپنے ہمراہ لے لیا - قریب ساڑھے بارہ بجے یارک ہاوس پہونچے شاہزادہ صاحب نے نہایت اخلاق کے ساتھ خیر مقدم فرمایا - اور اپنے پاس کاوچ پر بٹھلا کر بہت دیر تک گفتگو فرماتے رہے - کرزن وائلی صاحب دوسری کرسی پر بیٹھے ہوئے ترجمانی کا کام کر رہے تھے - شہری دربار ایک بجے وہاں سے واپس پدھار کر

اور پھر بہت جلدی سے ناشتہ تمین فرماکر تین بجے بادشاہ سلامت
سے ملنے تشریف لے گئے۔ کچھ دیر انتظار کرنا پڑا۔ پھر بادشاہ
سلامت دوسرے کمرہ مین تشریف لائے اور مہاراجہ صاحب
کو وہان بلا لیا۔ بادشاہ سلامت نے بہت خوشی ظاہر کرتے
ہوئے جے پور کی تعریف فرمائی اور خاص کر شہر جے پور کی شکار
کا ذکر کیا۔ دربار نے ایک جڑاؤ تلوار جو پیشتر سے وہان بھجوا دی گئی
تھی بادشاہ سلامت کی خدمت مین پیش کی اوس کی قیمت قریب
دس ہزار پاؤنڈ کی تھی۔ اوس کی باڑھ ملک دمشق سے فولاد کی
بنی ہوئی تھی اور اوس مین بڑے بڑے ہیرے قریب ایک ایک
انچ کے جڑے ہوئے تھے۔ بادشاہ سلامت اوس کی چمک دمک
دیکھکر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مین اس کو کل فوج ہندوستان
کی پریڈ مین استعمال کرونگا۔ ملکہ معظمہ الگزنڈرا صاحبہ نے بھی اوسی
وقت فرمایا کہ دربار نے جو پیالہ اور رکابی مجھ کو دیئے ہین اونکو
ہر روز کافی پینے کے وقت استعمال کرتی ہون۔ دربار نے اونکی
تصاویر طلب فرمائین جو اونھون نے اوسی وقت عنایت فرمائین
بعد ازان دربار رخصت ہوکر واپس تشریف لائے۔ اوسی شب کو
حضور بادشاہ سلامت کی جانب سے آٹھ تمغہ پوجاری شری ٹھاکرجی۔
کرنیل جیکب صاحب۔ ٹھاکر صاحب چوموں۔ راو راجہ جی سیکر۔ راجہ
اودے سنگھ جی۔ بابو سنسار چندر جی۔ دھنپت رائے جی اور ٹھاکر

ٹھاکر ہری سنگھ جی کے لیئے بھجوائے گئے۔

پریڈ فوج ہندوستان

تاریخ ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۲ء۔ مہاراجہ صاحب ساڑھے دس بجے چند سرداران کی ہمراہ انڈیا آفس تشریف لے گئے۔ انڈیا آفس کے دروازہ پر سرخ مخمل بچھی ہوئی تھی۔ گاڑی سے اوتر کر اول دربار نے لارڈ جارج ہملٹن صاحب سے ملاقات فرمائی۔ انھوں نے دربار سے ہاتھ ملایا اور ہندوستان سلامتی کے ساتھ واپس پہونچنے کی دعا مانگی۔ پھر ساڑھے تین بجے فوج ہندوستان کی پریڈ دیکھنے بکنگھام پیلیس تشریف لے گئے۔ کرزن وائلی صاحب آپ کو ہال مین لے گئے۔ باغ کے میدان مین ایک خوبصورت شامیانہ تھا جس کی میخین چاندی کی تھین۔ اس شامیانہ کے سامنے ہندوستانی فوج صف باندھے کھڑی تھی اور فوج کے آفیسر کرنیل والٹن صاحب موجود تھے۔ بادشاہ سلامت اور اون کی ملکہ کے لیے جڑاؤ کرسیان رکھی تھین۔ ہندوستان کے راجہ مہاراجہ تمام موجود تھے۔ قریب چار بجے حضور ملک معظم شامیانہ مین جلوہ افروز ہوئے۔ اور ہر ایک راجہ مہاراجگان ہندوستان سے جداگانہ طور پر ہاتھ ملائے اور نہایت خوشی کے ساتھ کچھ گفتگو بھی فرماتے جاتے تھے۔ شاہزادہ ویلز صاحب کالی وردی پہنے

میڈل جو میز پر رکھے ہوئے تھے اوٹھا اوٹھا کر حضور بادشاہ
کی خدمت مین پیش کرتے تھے اور وہ اپنے دست مبارک سے
ہندوستان کے راجاؤن کو عطا فرماتے تھے۔ اس طرح کُل پندرہ
تمغہ مہاراجگان ہندوستان کو عطا فرمائے گئے۔ پھر شاہزادہ
صاحب نے فوج ہندوستان کو جس کی تعداد قریب ایک ہزار
تھی تمغہ تقسیم فرمائے اور حضور ملک معظم نے اسپیچ ذیل فرمائی

اسپیچ

کرنیل واٹسن صاحب! مین چاہتا ہون کہ آپ میری جانب سے
ہر رتبہ کے لوگونکو جو اس جگہ موجود ہین اس بات سے آگاہ کر دیو
مین ان کو دیکھکر نہایت خوش ہون۔ مجھے بہت ڈر تھا کہ کہین ایسا
نہ ہو کہ میری سخت بیماری مجھے ان کے دیکھنے سے روک لے لیکن
مین خدا کے فضل و کرم سے بالکل تندرست ہون۔ یہ بھی بہت
خوشی کی بات ہے کہ اسقدر لوگون نے تمغہ حاصل کیے ہین۔ مین
ان مین سے بہت سی رجمنٹون کو پہچانتا ہون کہ جن کو مین نے دہلی
کی مصنوعی جنگ اور ہندوستان کے دوسرے مقامون مین
دیکھا تھا۔ مجھے امید ہے کہ یہ انگلستان مین رہکر بہت خوش ہوئے
ہونگے اور اپنے وطن کو بخیر و خوبی واپس جاوینگے۔

پھر بادشاہ سلامت نے مہاراجگان ہندوستان سے ہاتھ
ملائے اور بعد ازان دربار برخاست ہوا۔ اوس روز مہاراجہ صاحب

جی۔سی۔ایس۔آئی اور جی۔سی۔آئی۔ای۔ کے اسٹار اور کارونیشن میڈل زیب تن فرما رکھا تھا۔ دربار برخاست ہونے کے بعد شریمان حضور صاحب قریب چھ بجے واپس تشریف لائے۔

بتاریخ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۰۲ع۔ راجہ اودے سنگھ جی کو حضور صاحب نے انتظام کے واسطے اپنی روانگی سے پیشتر ہندوستان بھجوانا تجویز فرمایا تھا۔ چنانچہ وہ اوسی روز دربار سے رخصت ہو کر مع اپنے ملازمین کے مقام ڈوور تشریف لے گئے اور وہان سے جہاز پی۔ (اینڈ۔ او) مین سوار ہو کر بمبئی کیلیے روانہ ہوئے۔ بمبئی مین پیشتر سے پوجن وغیرہ کا انتظام کرنا بھی اونھین کے سپرد کیا گیا تھا۔ اوس کے علاوہ رسوڑہ وغیرہ کے دیگر چالیس آدمیون کو سیٹھ رامناتھ جی پرادھان کشن جی اور ڈاکٹر دھننجے سنگھ جی کے ساتھ اوسی روز وہان سے لیورپول کو روانہ کر دیا گیا تاکہ وہ بذریعہ جہاز اولمپیا روانہ ہو کر مقام مارسیلز پہونچ جاوین اور ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۲ع کو وہان شریمان حضور سے ملین۔ کیونکہ اوس روز دربار کا وہان پہونچنا طے ہو چکا تھا۔ ان انتظامات سے فرصت پاکر دربار مسٹر کاب صاحب رزیڈنٹ جے پور کی والدہ سے ملنے بمقام نار اُووڈ تشریف لے گئے۔ اور اون کو اپنی ایک تصویر دی۔ نار اُووڈ کرسٹل پیلیس کے پاس بنا ہوا ہے اور وہ بہت خوبصورت مقام ہے۔

بتاریخ ۱۵ اگست سنہ ۱۹۰۲ع۔ شری دربار نے بکنگہم پیلس منٹ پرالمینٹ

تھیٹر دیکھنے تشریف لے گئے اور وہان سے پونے بارہ بجے واپس تشریف لائے۔ اوس روز آپ کی ہمراہ خواص بالا بخش جی خواص رام گنوار جی۔ پنڈت مدھوسودھن جی بابو سنار چندر جی ڈاکٹر ہیم چندر جی اور کرنیل جیکب صاحب بھی تھے۔ تماشہ اوس روز کا بھی نہایت دلچسپ اور قابل دید تھا۔

تاریخ ۱۶- اگست سنہ ۱۹۰۲ء- کرنیل جیکب صاحب کے ساتھ دربار ویسٹ منسٹر ایبی دیکھنے تشریف لے گئے۔ پیشتر سرسری طور پر تاریخ ۲۲- جون سنہ ۱۹۰۲ء کو بھی اوس مقام کی سیر فرما چکے تھے۔ مگر اوس روز خاص طور پر تمام مشہور مقامات دیکھنے کا موقع رہا۔ بشاپ بیلون صاحب نے جا کر تمام جگہہ کی سیر کرائی اور اون مقامات کو خاص طور پر دکھلایا کہ جہان پر حضور بادشاہ سلامت کے روغن زیتون ملا گیا تھا۔ اور اوس کے بعد انہون نے حلف اوٹھایا تھا۔ شاہنشاہ ہنری ہشتم کا گرجا گھر بھی دکھلایا گیا۔ وہان سے دربار سینٹ پال کیتھیڈریل تشریف لے گئے۔ وہ عالیشان عمارت ہے اوس مین ہزارون مرد عورت فراہم ہو کر دعا مانگتے ہین۔ مگر تعجب خیز یہ بات تھی کہ اسقدر آدمیون کے فراہم ہونے پر بھی خاموشی طاری تھی اور کسی کی آواز سنائی نہین دیتی تھی۔ صرف پادری صاحب جو دعا کی کتاب پڑھتے تھے

اون کی آواز سنائی آتی تھی۔ لندن کی مشہور آتش زنی نے اس کو تباہ اور برباد کردیا تھا۔ مگر اوس کے بعد اس مین بہت زیادہ ردّو بدل ہوئے ہین۔ یہ گنبد میلون دور سے مکانات اور اونچی اونچی عمارتون کے اوپر ہو کر دکھلائی دیتا ہے۔ اور اوسکی چوٹی پر ایک نہایت خوبصورت لالٹین لگی ہوئی ہے گرجا کے دروازہ غربی کے مقابل لڈگیٹ ہل کے سامنے ملکہ این کی مورتی ہے۔ اوس جنوبی برج مین ایک بہت بڑا قابل دید گھنٹہ لگا ہوا ہے جس کی سوئیان بھی بہت بڑی ہین۔ ٹیمس کی ندی کے اوپر سے اس کا نظارہ نہایت اچھا دکھلائی دیتا ہے۔ تاج پوشی کے بعد انگلستان کے بادشاہ اس مین آکر شکریہ کی نماز پڑھتے ہین۔ اس مین بھی انگلستان کے مشہور آدمی دفن ہوا کرتے ہین۔ دربار وہان سے واپس تشریف لائے اور اوسی روز آپ نے جام نگر کے مشہور کرکٹیئر کو ایک ہزار پاونڈ انعام دیئے۔

تاریخ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۰۲ء۔ نو بجکر پچاس منٹ پر مسٹر لارینس صاحب سے ملاقات کرنے کے لیئے نشری دربار صاحب مقام پیٹربری تشریف لے گئے۔ وہان گیارہ بجکر پچاس منٹ پر پہونچے۔ مسٹر لارینس صاحب کے بڑے لڑکے دو گاڑی لیے ہوئے اسٹیشن پر استقبال کے لیے موجود تھے۔ لارینس صاحب نے اپنے

گھوڑے اور سور دکھلائے اور دوسری کھیتی باڑی کی چیزین ملاحظہ کرائین - چار بجکر پچاس منٹ پر وہان سے مسٹر لارینس صاحب کے ہمراہ کنگ کراس اسٹیشن واپس تشریف لائے اور ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر سوربلاج مین داخل ہوئے -

تاریخ ۱۹ اگست ۱۹۰۲ء - جوزف چیمبرلین صاحب کے پاس سے جو کالونیل سیکرٹری ہین ایک عکسی تصویر وصول ہوئی -

تاریخ ۲۰ اگست ۱۹۰۲ء - قریب گیارہ بجے دربار کیمبرج یونیورسٹی دیکھنے تشریف لے گئے - اور اوسی روز موزیم و ٹرینیٹی کالج ملاحظہ فرمایا - ساڑھے تین بجے یونیورسٹی کے اوس ہال مین پہونچے کہ جس مین حضور صاحب کی آمد کی خوشی کا جلسہ پروفیسران اور طلبا کی جانب سے کیا گیا تھا - یونیورسٹی کے طلبا نے دروازہ پر دربار کا استقبال کیا - جلسہ مین علاوہ اسپیچون کے ایک ایڈریس اردو زبان مین مسٹر لطیف نے دیا مسٹر لطیف اوسی سال سول سروس کے آخری امتحان مین پاس ہوئے تھے اور دوسرے طلبہ جو پاس ہوئے تھے اوس جلسہ مین شریک ہوئے تھے - اوس مین شریک تھے مسٹر لطیف کے ایڈریس کا جواب دربار کی طرف سے بابو سنسار چندرجی نے دیا - مہاراجہ صاحب کی طرف سے طلبہ اور پروفیسران کے لیئے چاء کا انتظام کر دیا گیا تھا - جلسہ برخاست ہونے کے بعد بھی دربار کے کچھ دیر

وہان آرام کیا۔ کالج مین قریب بیس ہندوستانی طالب علم تھے۔
واپسی کے وقت طلبہ نے چیرز دیئے۔

۲۲ اگست۔ انڈیا آفس کے واسطے ایک تصویر جی۔سی۔ایس۔آئی کا چغہ پہنکر کھنچوائی۔ اور دوسری تصویر اپنے واسطے جی۔سی۔آئی۔ای کے چغہ و ہسٹار پہنکر کھنچوائی۔ علاوہ ازین اور بھی فوٹو کھنچوائے گئے۔ سو پونڈ کا چیک اون یوروپین ملازمان کو بطور انعام بخشا گیا جو ناربلارج مین رہکر دربار کی خدمت کرتے تھے۔

دربار کے ساتھ والون نے شہر لندن مین اور جو مقامات دیکھے اون مین سے خاص طور پر قابل تحریر مندرجہ ذیل ہین :۔

انڈر گراؤنڈ ریلوے اور ٹوپنی ٹیوبس

شہر کے ایک کوچہ سے دوسرے کوچہ مین جانے اور مال اسباب کی آمدورفت کے واسطے کئی قسم کی سواریان مثل فیلائی کیبس ہینسم۔ اومنیبس۔ موٹر بیوسے۔ اور ریل وغیرہ اسقدر زیادتی سے ہین کہ جسکی حد نہین۔ بعض جگہ ریل دوکانون اور مکانون کے اوپر چلتی ہین اور بعض جگہ زمین کے اندر اور اسکے اوپر اور پھر دوکانون کے اوپر چلتی رہتی ہین مگر باوجود اسقدر زیادہ آبادی اور آمدورفت کے بھی شہر مین غل و شور بالکل سنائی نہین دیتا۔ البتہ خاص قسم کی آواز جو اسقدر تجارت کی وجہ سے

ہوتی ہے ہوا مین ہر وقت سُنائی دیتی رہتی ہے۔ ٹوبپنی ریلوے
کے دیکھنے سے **انگلستان** کے قابل انجنیئرون کی اعلیٰ
دماغی اور کاریگری کا تماشہ نظر آتا ہے۔ یہ سطح زمین سے بہت
نیچے واقع ہے۔ اس کی ڈبل لائن ہے جو سرکل یعنی دائرہ
کی شکل مین تمام شہر کے گرد زمین کے اندر اندر گھوم جاتی ہے
مسافر ٹکٹ لیکر بذریعہ لفٹ کے نیچے اوتارے جاتے ہین
یہ لفٹ برابر ایک منٹ بعد اوپر نیچے آتے جاتے رہتے
ہین۔ زمین کے نیچے جہان ریل چلتی ہے دن کے وقت بھی
اتنا اوجالا بجلی وغیرہ سے بنا رہتا ہے کہ جیسے معمولی طور پر
چار بجے ہوتا ہے۔ اور رات کو بجلی کی روشنی سے چکاچوند رہتا
ہے۔ اندر زمین کہین نظر نہین آتی۔ اوپر نیچے چارون طرف صرف
دیوارین دکھلائی دیتی ہین جن پر سوداگرون کے بے شمار
نوٹس لگے رہتے ہین۔ ساتھ ہی ہوا کا ایسا عمدہ انتظام کیا گیا
ہے کہ کسیکو ناگوار نہین معلوم ہوتا۔ اسٹیشنون پر ہر مقام پر
سوداگرون کے سٹال (کاٹھ کے صندوق) بنے ہوئے ہین
اس کے اوپر۔ اوس کے اندر چیزون کی فہرست چسپان ہین
جو چیز کسی کو خریدنا ہو تو وہ اوس کی پوری قیمت اوس کے ایک
سوراخ مین ڈالدینے سے وہ چیز فوراً باہر آجاتی ہے۔ اندرگراونڈ
ریلوے ٹوبپنی ٹیوبس بمقابلہ زیادہ اونچائی پر اور کھلی زمین کے کچھ نیچے

حصہ مین بنی ہوئی ہے۔ اس طرح دو طرح کی ریل زمین کے اوپر
چلتی ہین۔ دو قسم کی زمین کے نیچے اور اندر ہر وقت جاری
رہتی ہین۔

ٹاور برج

یہ ایک جھولتا ہوا پُل ہے جو ٹیمس ندی کے اوپر بہت مضبوطی
اور خوبصورتی کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ یہ ندی سے قریب
پچاس فیٹ اونچا ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر ندی کے
کنارے دو سو فیٹ کے فاصلہ پر دو بُرج بنے ہوئے ہین۔
ندی پار کرنے کے لیے دو پُل ہین۔ ایک نیچے کا۔ ایک اوپر کا
نیچے کے پُل سے پیدل چلنے والے اور سواری گاڑیان آتی
جاتی ہین اور اوپر کا پُل صرف اوس وقت کام آتا ہے جب
کسی جہاز کے آنے کے واسطے نیچے کا پُل کھول دیا جاتا ہے
جب پُل دو ٹکڑون مین ٹوٹ کر اوپر چڑھ جاتا ہے تو پُل کے
دونوں ٹوٹے ہوئے ٹکڑے ایسے معلوم ہوتے ہین گویا دروازے
کے دو دروازے کھلے ہوئے ہین اور اسی لیے لندن کے
رہنے والے اس پُل کو گیٹ آف لندن کہتے ہین۔ اوپر کے
پُل پر پہونچنے کے لیے دو طریقہ کام مین لائے جاتے ہین۔ اوّل
لفٹ کے ذریعہ سے۔ دوسرے چکّردار سیڑھیون سے جو
میناروں مین بنی ہوئی ہین۔ یہ پُل اپنی خوبصورتی کی وجہ سے

تمام دنیا کے قابل دید ملکون مین مشہور گنا جاتا ہے۔

ٹاور آف لندن

یہ شہر لندن کا مشہور قلعہ ہے جس نے زمانہ کی طرح رنگ بدلے ہین۔ کبھی تو محل شاہی بنا رہا۔ کبھی عدالت کا مقام بن گیا۔ کبھی قید خانہ کی جگہہ کام آیا اور اب سلح خانہ و نمائش گاہ بنا ہوا ہے۔ اس مین قابل دید مقامات وھائٹ ٹاور۔ بیل ٹاور۔ اور۔ بلیڈی ٹاور۔ ہین۔ بیل ٹاور مین ملکہ الیزبیتھ قید رہی تھین۔ وھایٹ ٹاور مین سروالٹر ریلے نے اپنی قید تنہائی کے دن پورے کیے تھے۔ ان مقامون کو دیکھ کر دل مین بہت عبرت انگیز خیالات پیدا ہوتے ہین۔ سلح خانہ مین سپینش آرمیڈا کے بچے ہوئے ہتھیار پڑے ہوئے ہین۔ یہ عمارت تواریخی خیال سے لندن مین دیکھنے کے قابل ایک ہی مقام ہے۔ اسی مقام مین زمانہ ماضی و زمانہ حال کے شہنشاہون کے تاج بہت حفاظت سے رکھے ہوئے ہین دنیا کا مشہور کوہ نور ہیرا اسی جگہہ رکھا ہوا ہے۔

ہائڈ پارک

اس پارک کی خوبصورتی بھی آج تک دنیا مین مشہور ہے

لندن کے باشندے اسے لندن کی جان بتاتے ہین۔ اگرچہ
اب اس کے چارون طرف کچھ مکانات بھی بنگئے ہین مگر پھربھی
اسکی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بہت خوشگوار معلوم ہوتی ہے سرپینٹائین کا بہنا عجب لطف دکھاتا ہے۔

اسی باغ مین فوج کے سپاہی سپہگری کے فن دکھاتے ہین
اس مین بڑے بڑے جلسے ہوا کرتے ہین اور یہین پر گھوڑ دوڑ ہوتی
ہے۔ لندن مین شاید ہی کوئی ایسا مرد عورت ہوگا جو جوانی کے
زمانہ مین بن ٹھن کر اس باغ مین نہ ٹہلا ہو اور اپنی پوشاک کا
نیا فیشن نہ دکھلایا ہو۔ اس کے آٹھ دروازے ہین۔ نہانے
کے واسطے ایک خوبصورت حوض بنا ہوا ہے۔ شوقین لوگ
کشتیون مین بیٹھ بیٹھ کر سرپنٹائین کی سیر کرتے ہین۔ شہر کے
امیر ہمول اور بڑے آدمی گھوڑون یا گاڑیون پر سوار ہو کر ہوا کھانے کو
لیے آتے ہین۔ اسکول کے طلبہ کرکٹ۔ فٹ بال ٹنس وغیرہ
کھیل کھیل کر اپنا دل بہلاتے ہین۔ باغ مین درختون
کے نیچے جگہ جگہ بنچین پڑی رہتی ہین جن پر شوقین لوگ شام
کے وقت بیٹھ کر اپنا دل خوش کرتے ہین۔ کہین کہین گھاس
آدم قد لمبی اوگی ہوئی ہے اور دور سے لہلہاتی ہوئی بہت
خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ اوس مین خوبی یہ ہے کہ جب کوئی
اوس کے اوپر ہو کر چلتا ہے تب فوراً مخمل کی طرح پیرونکے نیچے

دبتی چلی جاتی ہے اور درمیان مین راستہ ہو جاتا ہے۔

میڈم ٹسیوڈس کی نمایش گاہ

یہ لندن کے قابل دید مقامون مین شمار کی جاتی ہے۔ اس کو شہر لندن کی ایک نہایت دولتمند لیڈی میڈم ٹسیوڈس نے اپنی تمام جمع کردہ دولت کو لگا کر تیار کرایا تھا۔ اس مین موم کی مورتیان اسقدر خوبصورت بنی ہوئی موجود ہین کہ ان کے دیکھنے سے بالکل اصلی معلوم ہوتی ہین۔ انگلستان کے بادشاہون کی مورتیان بھی بنی ہوئی ہین۔ وہ ایسی معلوم ہوتی ہین گویا بولنے ہی والی ہین۔ مہاراجہ سندھیا و مہاراجہ جمون کی مورتیان بھی اوسی مین بیٹھی ہوئی موجود ہین جنھین دیکھ کر یہی معلوم ہوتا ہے کہ سچ مچ دونون مہاراجہ تشریف لے آئے ہین۔ پیشتر سے اس بات کا اظہار ہو جانے پر بھی کہ یہان کی جملہ مورتیان موم کی ہین ممکن نہین کہ کوئی آدمی جس نے اوسے پہلے نہین دیکھا ہو وہ کسی نہ کسی صورت سے دھوکا نہ کھا جائے اور اوسکو اصلی نہ تصور کر لے۔ تصویر شاہزادے ولیعہد اور شاہزادی لوئی کا وہ زمانہ کہ جب شاہزادی پنگورے مین بیٹھی ہوئی اور شاہزادے صاحب لیٹے ہوئے جھنجھنا ہاتھ مین لیے ہوئے کھیل رہے ہین ایسے خوبصورت ہین کہ انسان کا دل یہی چاہتا ہے

کہ گھنٹون اونھین دیکھتا رہے - نپولین کی وہ گاڑی جس مین سوار ہو کر وہ حملہ آور ہوا تھا اور جو واٹرلو کی لڑائی مین انگریزون کے ہاتھ آئی تھی اور اوس پر کیمپو کا پلنگ کہ جس پر وہ سینٹ ہلینا (St. Helina) مین سویا کرتا تھا - بادشاہ جارج چہارم کی تخت نشینی کی پوشاک - ڈیوک آف ولنگٹن اور جوزف بونا پارٹ کی اصلی پوشاکین اوسی مقام پر بہت حفاظت سے رکھی ہوئی ہین - نپولین کی مردہ لاش جو موم کی بنی ہوئی ہے عجیب عبرت انگیز ہے - بات یہ ہے کہ یہ مقام بلحاظ تصویر و کاریگری جائے حیرت ہے -

بینک آف انگلنڈ

یہ وہ جگہہ ہے کہ جہان قریب قریب آدھی دنیا کے روپیہ پیسہ کا کام ہوتا ہے - اس کے گرد نہایت مضبوط دیوار بنی ہوئی ہے - اس کی کوٹھریون مین سیکڑون شلاخین سونے کی موجود ہین اور ساورین اور نوٹ بہت رکھے ہوئے ہین - اسی کے برابر دوسری مشہور جگہہ ایل ایکسچینج کی جہان بیوپاری اور مختلف ملکون کے سوداگر بوقت صبح جمع ہو کر تجارت کی باتین کیا کرتے ہین - بینک مین نوٹون کی چھپائی - سکون کے ڈھالنے اور تولنے کا کام نہایت خوبی سے کیا جاتا ہے -

کہتے ہین کہ بینک مین پانچ پاونڈ سے لیکر ایک ہزار پاونڈ تک کی قیمت کے قریب پچاس ہزار نوٹ ہر روز تیار ہو جاتے ہین - خارج کیا ہوا نوٹ بھی بینک مین پانچ برس تک بحفاظت رکھا جاتا ہے - کیونکہ اکثر مقدمات مین انکو عدالتون مین پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - پانچ سال کے بعد بھٹون مین ڈال کر جلا دیا جاتا ہے -

سفر واپسی

لندن سے روانگی

۲۲ - اگست سنہ ۱۹۰۲ء - یہ وہ مبارک دن تھا کہ جب ولایت سے ہندوستان واپس آنے کی صبح سے دھوم مچی ہوئی تھی - تاریخ ۱۴ - اگست کو سیٹھ رامناتھ جی - ڈاکٹر ولجنگ سنگہ جی اور دوسرے لازمان راج پہلے سے روانہ کردیے گئے تھے تاکہ وہ لیورپول پہونچ کر مقام مارسیلز مین ۱۴ - اگست کو ...... سے ملین اور راجہ اودے سنگہ جی کو یہ حکم تھا کہ وہ پیشتر سے بمبئی پہونچکر روپیہ اور دوسری ضروری باتون کا انتظام کرین - اس لیے شری حضور صاحب کے ساتھ واپس آنے والے آدمیون کی تعداد صرف ۹۸ رہ گئی تھی - سامان کے روانہ کرنے کی ہل چل مچ رہی تھی اور ٹھیک آٹھ بجے دربار کا

سامان روانہ ہوگیا۔ساڑھے آٹھ بجے شری حضور صاحب سب سے
رخصت ہو کر مستار مارسیلز سے روانہ ہوئے۔بابو ستیندر ناتھ
ٹیگرجی اور کپتان دلجیت لال جی(مان سنگھ جی کپتان کے لڑکے
کہ جو جنوبی افریقہ کی لڑائی سے آئے تھے)دربار کے ساتھ ہو گئے
کرزن وائلی صاحب بھی آپ کے ساتھ وکٹوریہ اسٹیشن تک آئے
گاڑی سے اوترنے کے مقام سے لیکر ٹرین تک پہلے کی طرح
سُرخ کپڑا بچھا دیا گیا تھا۔اسٹیشن پر اوس وقت بھی انگلستان کی
باشندوں اور دوسرے بڑے افسروں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی
اسپیشل ساڑھے نو بجے وکٹوریہ اسٹیشن سے روانہ ہوئی اور
ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ڈوور(Dover)پہونچی جہاں پر اسٹیم بوٹ
ڈچیز آف یارک موجود تھا۔وائلی صاحب وہاں سے رخصت ہوئے
جہاز قریب چھ بجے شام کو ڈوور سے روانہ ہوا۔جہاز کے کیلے
پہونچنے پڑسٹر بسی۔اے پیٹن صاحب برٹش کونسل آخر وقت
تک دربار کی خدمت مین موجود رہے۔مقام کیلے مین مہورت
سادھنے کے خیال سے ایک اسپیشل کا تاریخ ۱۸۔اگست کو ہی انتظام
کر دیا گیا تھا۔اس لیے وہ اسپیشل مقام مارسیلز جانے کیلیے
موجود تھی۔یہ اسپیشل مارسیلز تک تین مقام پر ٹھیرائی گئی۔اول
تاریخ ۲۰۔اگست کو ڈارسی مقام مین قیام رہا۔وہاں نہر کا پانی
نہایت صاف اور میٹھا تھا۔اسی جگہہ سب نے غسل کیا وہاں سے

سات بجے شام کو روانہ ہو کر مقام سبانی مین ٹھہرے۔ وہان
ٹرین سے اوترنے کے لیئے بالکل جگہہ نہ تھی۔ وہان سے اسپیشل
ایک بجے روانہ ہوئی۔

۲۴-اگست ۱۹۰۲ء۔ اسپیشل مارسیلز مین صبح چھہ بجے پہونچی۔ جو ساتھ
والے پہلے ہی لیورپول سے روانہ ہو کر مارسیلز مین پہونچ چکے
تھے وہ وہان کا انتظار کر رہے تھے۔ تمام سامان ٹرین سے اوتار کر
جہاز ایس ایس۔ اولمپیا مین لادا گیا۔ اسی مقام پر نواب ممتاز الدولہ
سر محمد فیاض علیخان بجی مع اپنے سات ملازمان کے پیرس
کی سیر سے واپس آکر دربار کے ہمراہ ہوئے۔ خود دربار نے اپنے
ہمراہیان کے لیے کیبن تجویز فرمائے۔ اب کل آدمیون کی تعداد
۱۳۱ ہو گئی۔ دربار نے کپتان جہاز کو اپنی عکسی تصویر عطا فرمائی۔

۲۵-اگست ۱۹۰۲ء۔ نواب صاحب بہادر نے پیرس کی خوبصورتی
اور وہان کے دوسرے مقامون کی دربار سے بہت تعریف
کی مگر وہان کی اخلاقی حالت پر سخت افسوس ظاہر کیا۔ کپتان
جہاز نے دربار سے آکر معلوم کیا کہ دو سو پچاس میل کا سفر ہو چکا
ہے اور چارٹ دربار کو ملاحظہ کرایا۔ کاریدکا۔ سارڈینیا کے
ٹاپوؤن سے گذرنے کے بعد مقام اسٹمبول کے جوالا مکھی پہاڑ
دکھائی دینے لگے۔ اون کے اندر سے دھوان بکثرت نکل رہا
تھا۔

۲۶-اگست ۱۹۰۲ء-جہاز سیلا اور کیرو ڈیس کے درمیان ہو کر سینا اسٹریٹ مین سے گذرا جو ایک مشہور مقام ہے۔شہر سینا مین روشنی عجب لطف دے رہی تھی اور وہان کا نظارہ بہت خوشنما معلوم ہوتا تھا۔

تاریخ ۲۷-اگست- یہ دربار کی سالگرہ کا مبارک دن تھا- اور اوس روز جہاز خاص طور پر جھنڈیون سے خوب سجایا گیا تھا- اور ایک بڑا جھنڈا بیچ مین کھڑا کیا گیا جس سے جہاز کی خوبصورتی اور بھی زیادہ بڑھ گئی تھی-جہاز کے کارکنان اور ساتھ والون کے لیے دعوت کا انتظام کیا گیا تھا- بابو سنار چندر جی-خواص بالا بخش جی ٹھاکر صاحب چوموں اور دوسرے سردارون- اہلکارون نے حضور صاحب کو نذرین پیش کین-کپتان آسیرن صاحب نے آکر مبارکباد عرض کی- کپتان صاحب کو مہاراج صاحب نے ایک کرانومیٹر واچ بخشی جو لندن مین اونھین دینے کے لیے خرید لی گئی تھی اور اوس مین "دربار نے بخشی" کھدا ہوا تھا-حضور صاحب نے شری گوپال جی کے مندر مین پدھار کر ۲۰۰ مہرین بھینٹ کین- اُس مقام پر فرخ حضور بادشاہ سلامت اور اون کی ملکہ کی طرف سے رخصتی تار آیا-جو پڑھ کر سنایا گیا-جہاز مین "لانگ لیو دی کنگ" کی گت بجا کر سلامی اوتاری گئی- یہ تمام دن اور رات گانا بجانا اور خوشی مین گذرا۔

۲۸- اگست- سمندر مین طوفان شروع ہوا- جہاز کے ڈگمگانے سے ساتھہ والے بہت بیچین ہوگئے اور ہر ایک متنفس سمندر ری بیماری مین مبتلا ہوگیا- جہاز لہرون کے اوپر ہوکر اوچھلتا جاتا تھا اور اوس مین پانی بھی بھر آیا تھا جس سے ساتھہ والون کو بہت ڈر معلوم ہوا- سمندر مین طوفان کی یہ حالت کئی دن تک جاری رہی- سری دربار نے کپتان جہاز کے کمرہ مین جاکر کریٹ ٹاپو کی سیر فرمائی-

۲۹- اگست- سمندر کا طوفان بدستور رہا-

۳۰- اگست- جہاز دن کے تین بجے سویز بندرگاہ مین پہونچا وہان گکس کے ایجنٹ کی معرفت ہندوستان کی ڈاک پہونچی- جس مین ریزیڈنٹ صاحب کی چھٹی تھی- اوھون نے دریافت کیا تھا کہ وقت سے اطلاع دین- یہان جہاز کے حوض مین پانی بھرا گیا- کیونکہ پہلا پانی رنگ کی وجہہ سے خراب ہوگیا تھا- پونے دس بجے رات کو جہاز روانہ ہوگیا-

۳۱- اگست- جہاز نہر سویز مین پہونچا- اور وہان لنگر نہ ڈالکر ساڑھے تین بجے آگے روانہ ہوگیا- یہان کا نظارہ مانند راجپوتانہ کے معلوم ہوتا تھا- اس مقام پر رات کے وقت جہاز ہارڈنج ملا جس مین ہندوستانی فوج ہندوستان کو واپس جارہی تھی اس مین روشنی بہت تیز اور قابل دید ہورہی تھی- یہان پر

بابو موتی لال جی گپتا پرائیویٹ سکرٹری کا تار ہندوستان سے پہونچا. جس مین درج تھا کہ جیپور مین بارش اچھی ہو چکی - اب ملک یورپ کی حد ختم ہو چکی تھی اور ملک عرب کا حصہ شروع ہو گیا تھا - گرمی بہت زیادہ معلوم ہونے لگی - شہری ٹھاکر جی کے کیبن مین بجلی کا پنکھا لگا دیا گیا - اس سمندر مین پہلی رات کی طرح بہت گرمی تھی جس سے سب کو بےچینی رہی -

تاریخ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ - ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء - گرمی کا وہ ہی حال رہا - تاریخ ۴ - ستمبر کو جہاز ریڈ سی (Red sea) مین داخل ہوا - شری دربار نے دوربین سے دوج کے چندرمان کا درشن کیا - جس کی وجہہ تھی کہ اگر دوج کا چاند نہ دیکھ کر چوتھ کا چاند دیکھا جائے تو ٹھیک نہین سمجھا جاتا - سبب یہ ہے کہ بھدرا مین چوتھ کا چاند دیکھنا لازمی ہے - ۴ - ستمبر کو ہوا بالکل بند رہی اور بہت سے سٹیمر جہاز اوس روز ادھر ادھر آتے ہوئے دکھائی دئے

۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء - جہاز دو بجے عدن پہونچا - اوسی وقت ۲۱ توپ سلامی کی عدن کے قلعہ سے چلائی گئین - وہان پر راجہ اودے سنگھ جی کا تار پہونچا - جس مین لکھا تھا کہ بحر ہند مین مانسون (بارش لانے والی ہوائین) زور پر ہین - اور سمندر مین طوفان آرہا ہے" دربار نے بھی بذریعہ تار اون کو اطلاع دی کہ ہم ۱۲ ستمبر شکروار کو بمبئی پہونچینگے اور ۴ - ستمبر تو

کو سواری سے پورین وحت آس ہوجاویگی"۔ بابو موتی لال جی پرائیویٹ
سکرٹری کو بھی اس کی اطلاع دیگئی۔

۶ ستمبر۔ ہوا پھر بالکل بند رہی۔ جہاز طوفان سے ڈگمگاتا رہا۔

۷ ستمبر۔ طوفان کا وہی حال رہا۔ جہاز کے تختون کے نیچے پانی
بھر گیا۔ کپتان نے آکر عرض کیا کہ یہ مانسون ہے شام کو کم ہوجائیگا
دربار کپتان کے کیبن مین بیٹھے ہوئے طوفان سمندر کی سیر
کرتے رہے۔

۸ ستمبر۔ طوفان کی حالت خوفناک ہوگئی جہاز کے دونون طرف
سمندر کی لہرین زور سے ٹکرانے لگین جس سے جہاز کی ٹوٹ جانے
کا ڈر ہر وقت معلوم ہوتا تھا۔ شام کے وقت ایک بڑی
لہر جہاز سے آکر اس زور سے ٹکرائی کہ جہاز کے ڈک (تختہ)
کے سائبان کا لٹھا ٹوٹ گیا اور جہاز مین کچھ پانی بھی بھر
گیا۔ تمام ساتھ والے اور خصوصاً سوویٹے کے ملازم بہت
گھبرا گئے۔ اوس وقت کی حالت لکھنے مین نہین آسکتی۔ جہاز
مین جگہ بجگہ چٹخنے کی آوازین سنائی دیتی تھین۔ ایک ایک منٹ
مثل پہاڑ کے بھاری معلوم ہوتا تھا۔ دل مین خوفناک خیالات
پیدا ہوتے تھے۔ سب پچھلی خوشیان بھول گئے اور ہر ایک
کے چہرے پر مایوسی ٹپک رہی تھی۔

۹ ستمبر۔ یہ رات بھی بہت بےچینی سے گذری۔ اس روز سمندر کا

پانی رسوئی ٹے مین بھی پہونچ گیا۔ دربار کو زیادہ فکر نہ تھی۔۔
سبب یہ کہ آپ کے رکشک (مددگار) شری گوپال جی مہاراج
آپ کے ساتھہ تھے۔ اور آپ کو کامل یقین تھا کہ :۔

"جنکے رچھپال گوپال دھنی اون کو بلبھد رکھا ڈارے"

مگر ساتھہ والون کو گھبرایا دیکھکر شری حضور صاحب نے دو
روز تک بھوجن نہین فرمایا۔ شری گوپال جی مہاراج کی کرپا سے
اسقدر خوفناک صورت دکھلانے پر بھی طوفان سے کچھ نقصان
نہ ہوا اور آہستہ آہستہ بمبئی کے نزدیک پہونچتے پہونچتے
کم ہوگیا۔

۱۰ ستمبر۔ اس روز رادھا اشٹمی تھی اس واسطے شری ٹھاکر جی مہاراج کی بھینٹ بدستور کی اور وہان گوٹے کا ہار بطور پرساد دیا گیا۔

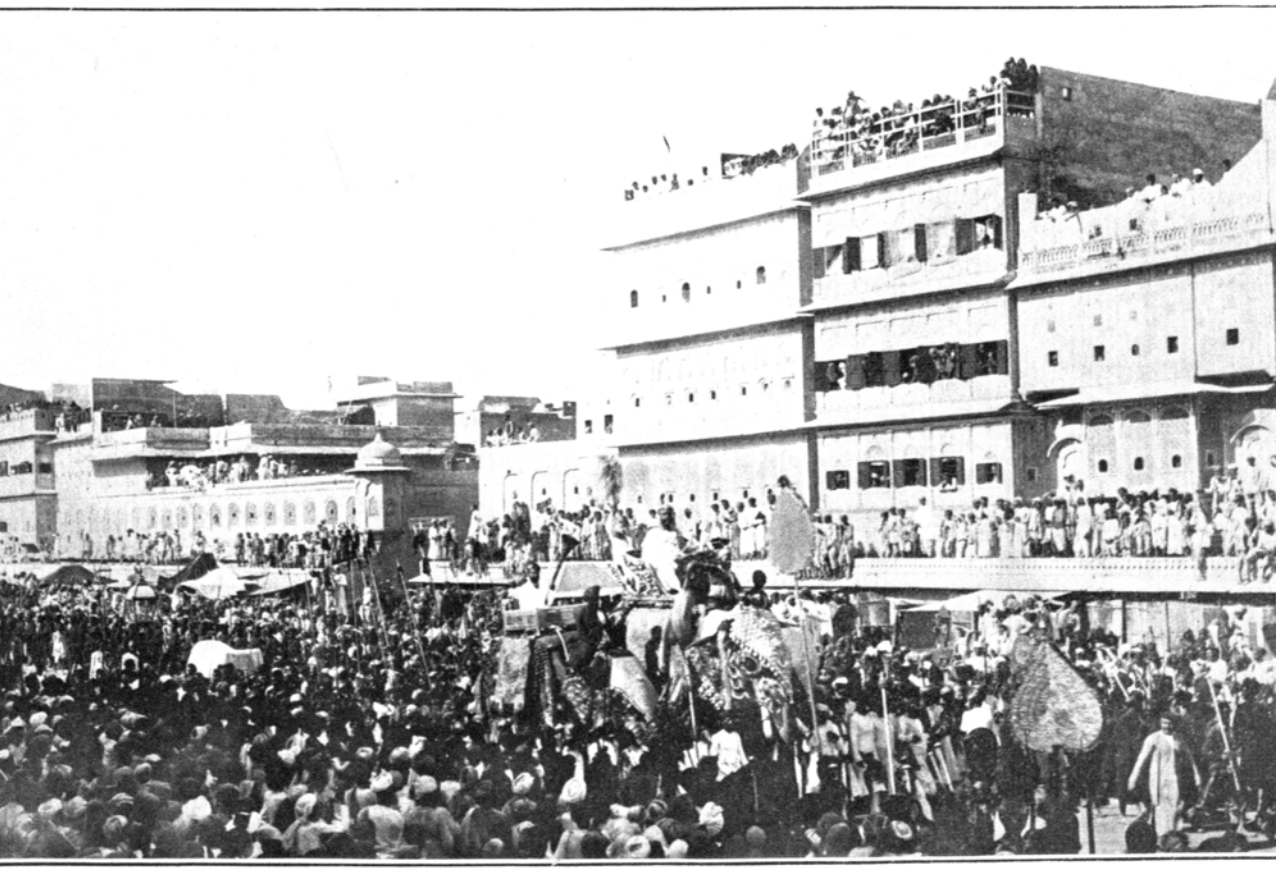
۱۱ ستمبر۔ شری دربار کے حکم سے تین لاکٹ میناکاری کے کام کے کپتان اور جہاز کے چیف افسر و انجینیر کو بخشے گئے۔ اور جہاز کے دوسرے ملازمان کو سو پاونڈ انعام دیا گیا۔ اب بندرگاہ بمبئی نزدیک آتا جاتا تھا۔ ہر ایک آدمی اپنے خود کے وطن مین پہونچنے کے لیے بیقرار تھا سب کی نگاہین سمندر کے کنارے پر لگی ہوئی تھین اب جو سفر باقی رہ گیا تھا وہ بھی انکو بہت ناگوار معلوم ہوتا تھا

اور ہر ایک آدمی کی یہی خواہش تھی کہ بمبئی پہونچکر بھارت
ورش کی پاک زمین کے دیکھنے کی عزت حاصل کرے۔
تاریخ ۱۲ ستمبر۔ جب جہاز بمبئی مین پہونچا تو دو دفعہ سلامی کی
توپین چلائی گئین۔ شری حضور نے دوسری پوشاک زیب تن
فرمائی۔ راجہ اودے سنگھ جی نے حاضر ہو کر بمبئی کے تمام
انتظامات کے بارے مین عرض کی۔ مسٹر کاب صاحب
رزیڈنٹ جی پور و دوسرے تعظیمی سرداران جیسے ٹھاکر
بہادر سنگھ جی راناوت۔ ٹھاکر دیبی سنگھ جی ڈانگر تھلی ج
پروہت رام پرتاب جی و دوسرے امرا موجود تھے۔ جنھون نے
دربار کی پیشوائی کی۔ دوسرے ساتھیون کے دوست
احباب بھی وہان پہونچ گئے تھے جو ایک دوسرے کو مبارکباد
دیتے تھے۔ ہر ایک متنفس کے دل مین خوشی کی لہرین اوٹھ
رہی تھی۔ جب جہاز آپیلو بندر مین پہونچا دربار نے بموافق
مراسم سمندر کا پوجن کیا۔ وینکٹیشور پریس کی طرف سے کھیمراج جی
نے شری حضور کی خدمت مین ایڈریس پیش کیا۔ دوسرا ایڈریس ڈاکٹر
جین سبھا بمبئی کی طرف سے دیا گیا۔ وہان پر بھیڑ بہت زیادہ
تھی۔ پھر دربار کلابہ سٹیشن پر تشریف لائے اور وہان تین
گھنٹہ ٹھہرنے کے بعد دربار کی اسپیشل ساڑھے سات بجے روانہ
ہوئی۔ اس تمام وقت مین نوروزجی دھن جی بھائی پروپرائٹر

کشمیر گل کمپنی کی پارٹی گانا گاتی رہی اور نوروز جی نے بھی
دربار کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اسپیشل میں رزیڈنٹ کا صاحب
وکرنیل جیکب صاحب دربار کے شریک تھے۔

۲۳ ستمبر۔ رات بجے اسپیشل احمد آباد پہونچی۔ وہاں دربار
کی پارٹی کی پیشوائی کے لیے سر پرتاب سنگھ جی کے کنور
دولت سنگھ جی سٹیشن پر موجود تھے۔ اسپیشل ایسو نیا پلیٹ فارم
پر کھڑی کی گئی تھی اور وہاں دربار ایڈر کی طرف سے [illegible]
کے لیے ایک ڈیرہ لگایا گیا تھا۔ دربار نے اسی میں کھانا
تناول فرمایا۔ اور وہاں سے اسپیشل دو بجے بعد روانہ
ہوئی۔ ملازمان ایڈر کو دربار نے ایک ہزار روپیہ انعام
دیا۔ رالی سٹیشن پر اسپیشل ۱۱ بجے رات کو پہونچی۔ وہاں
شری دربار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک قیام فرمایا۔ نیماج ٹھاکر
صاحب نے حاضر ہو کر شری حضور صاحب کی نذر کی۔ مہاراج
سردار سنگھ جی اور سر پرتاب سنگھ جی مارواڑ جنکشن پر
پیشوائی کے واسطے موجود تھے۔ مارواڑ جنکشن سے اسپیشل
رات کو ڈھائی بجے روانہ ہوئی۔

۲۴ ستمبر۔ صبح سات بجے اسپیشل اجمیر پہونچی۔ بابو شام سندر لال جی
مصاحب ریاست کشنگڈھ اور ٹھاکر بھرت سنگھ جی ممبر کشنگڈھ
دربار نے سٹیشن کشنگڈھ پر آکر ملے۔ پھولیرے میں پلیٹ فارم پر



سواری جلوس بوقت واپسی شہر میں داخل ہونیکی

بہت زیادہ بھیڑ ہو رہی تھی قریباً دو ہزار آدمیون سے زیادہ موجود تھے - تمام ملازمان راج نے وہان پر دربار کی تیاریان کین -

جیپور مین داخلہ

تاریخ ۱۴ ستمبر - اسٹیشن جے پور پر صبح سے سرداران و عہدہ داران ریاست و بے شمار رعایا کا ہجوم ہو رہا تھا - تعظیمی سرداران و خاص چوکی سرداران و تمام ممبران کونسل اور تمام شہر کے باشندگان اپنے اَن داتا جی کے درشنون کے لیئے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے اسپیشل کا انتظار کر رہے تھے - اسٹیشن خوبصورت جھنڈون اور بندروار وغیرہ سے خوب سجایا گیا تھا - اسٹیشن سے ہتروئی کی کوٹھی تک ٹرک کے دونون طرف فوج لین باندھے ہوئے کھڑی ہوئی تھی اور ٹرانسپورٹ کور کی سو گاڑیان سامان رکھنے کے لیے کھڑی ہوئی تھین - اسٹیشن پر پلیٹ فارم سے پل تک کالج اور اسکول کے طلبہ عمدہ پوشاکون مین پھولون کے ہار ہاتھون مین لیے ہوئے ٹرین کا انتظار کر رہے تھے - اون مین سے کتنے ہی خوبصورت جھنڈے لیے ہوئے تھے - جن پر "ویلکم ہوم - لانگ لیو دی مہاراجہ" - اور اسی طرح کے دوسرے ماٹو خوب بڑے

حرفون مین لکھے تھے وہ ہوا مین لہراتے ہوئے بہت ہی عمدہ
معلوم ہوتے تھے۔ جس وقت ٹرین قریب ۱۱ بجے کے سیٹی دیتی
ہوئی سنلے اماتی شاہ سے آگے بڑھی طلبہ نے ایک دم
خوشی کے جوش مین "لانگ لیو آور مہاراجہ" (ہمارے
مہاراجہ کی عمر دراز ہو) کے الفاظ زور سے بولے۔ ہار اور
پھولون کی بوچھاڑ اوس سیلون پر ہونے لگی۔ کہ جس مین
شری حضور صاحب تشریف فرما تھے۔ دربار بھی نہایت خوشی
اور مسکراہٹ کے ساتھ ان طلبہ کو دیکھتے ہوئے۔ اپنے
درشنون سے مسرت بخش رہے تھے۔ پلیٹ فارم پر پہونچنے
سے پیشتر جب ٹرین مال گودام کے قریب پہونچی اوس وقت
سلامی کی توپین چلنا شروع ہوئین۔ اور درشنون کیلیے
کھڑی ہوئی رعایا کے دل مین خوشی کی ترنگین اور زیادہ اونچے
لگین۔ پلیٹ فارم پر سٹاتھرڈ صاحب۔ ریویرینڈ میکلسٹر
صاحب۔ ٹریل صاحب۔ اور دیگر یورپین صاحبان بھی
موجود تھے۔ پلیٹ فارم پر ایک خوبصورت غالیچہ اور اوس پر
کرسیان بچھی ہوئی تھین۔ دربار کے سیلون سے اُترنے پر
مشتاقان دیدار نے اون کو چارون طرف سے گھیر لیا اور
ہجوم کے سبب سے گاڑی تک پہونچنے مین آپ کو بہت وقت
لگا۔ شری ٹھاکر جی پہلے سے روانہ کر دیے گئے تھے جیکب صاحب اور

رزیڈنٹ کا ب صاحب شری دربار کے ہمراہ کوٹھی تک گئے کوٹھی سے وہ رخصت ہوئے - کوٹھی مین داخل ہونے پر ۲۵ توپون سلامی کی چلائی گئین - سرداروں نے نذرین گذرانین -

۳- اکتوبر تک دربار نے کوٹھی مین قیام کیا اور ان دنون مین ریاست کے عہدہ داران اور محکمات راج کے ملازمونکو نذرین دکھانے کا موقعہ دیا گیا - تاکہ ہر ایک کو علٰحدگی مین شرفیضوت کے درشنون کا مبارک موقع میّسر ہوسکے -

شہر مین داخلہ

۴- اکتوبر - شری دربار جلوس کے ساتھ شہر مین تشریف لیجانے والے تھے اسلیئے بازار مین دوکانون اور مکانون کی چھتون پر رعایا کا بہت زیادہ ہجوم ہو رہا تھا - دوکاندارون نے اپنی دوکانون کو خاص طور پر سجایا تھا - اور اسکول و کالیج کے طلبہ اوس دن مہاراجہ کالج کے دروازہ سے سنسکرت کالج تک برابر لاین باندھے کھڑے ہوئے تھے اون کے سامنے دربار پر نچھاور کرنے کے لیے میزون پر ہارون اور پھولون کے ڈھیر لگے ہوئے تھے - ہاتھون مین خوبصورت جھنڈے طرح طرح کے ماٹوز کے لہراتے تھے -

ہتروائی کی کوٹھی پر ماہی مراتب اور لوازمہ تیار تھا اور وہان

ریاست کے تمام سردار۔ ممبران کونسل اور عہدہ دار و مہنت
مہنت وغیرہ موجود تھے۔ دربار نے ۶ بجے اڈھکر۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی
کی پوشاک زیب تن فرمائی۔ شری گوپال جی کا رتھ پہلے سے
روانہ کر دیا گیا تھا۔ پھر دربار تخت روان پر سوار ہوئے اور
پچیس ۲۵ توپ سلامی کی چلائی گئین۔ کوٹھی کے دروازے
سے گلاب گج پر سوار ہو کر، ½ بجے سواری شہر کی طرف روانہ
ہوئی۔ راو جی دونی خواصی مین پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دائین
بائین طرف ٹھاکر صاحب میواڑ اور ٹھاکر صاحب اجرول
خواصی مین ہاتھیون پر تھے۔ جب جلوس روانہ ہوا تمام تعظیمی
سردار گھوڑون پر سوار ہو گئے تھے۔ رزیڈنٹ کاب صاحب
پہلے سے شہر مین سواری دیکھنے کے لیے بالمکند جی بیج کی حویلی
پر ابیٹھے تھے۔ جلوس اجمیر کی سڑک سے ہو کر سانگانیر دروازہ
سے شہر مین داخل ہوا۔ رزیڈنٹ صاحب سے راستہ مین
سلام ہوا۔ جب سواری کالج کے سامنے پہونچی تو اسکول اور
کالج کے طلبہ نے بڑی خوشی سے چیرز دیے اور ہار و پھولون
کی اتنی بوچھاڑ کی کہ ہاتھی کا ہودا تمام پھولون سے بھر گیا۔
شہر حضور صاحب کا خیر مقدم جے پور مین اوسی خوشی اور
دھوم دھام سے کیا گیا کہ جس طرح ولایت مین حضور بادشاہ
سلامت کا خیر مقدم ہوا تھا۔ تمام باشندگان جے پور عورتین اور

مرد بچے اور بوڑھے او کانون مین و مکانون کی چھتون پر ہر طرف سے اپنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے - دربار بھی اس جوش کو دیکھکر بڑے خوش ہوئے - لہرے ڈیوڑھی دروازہ سے ہو کر سواری ساڑھے نو بجے ڈیوڑھی مین داخل ہوئی اور دربار کے چندر محل مین تشریف لیجانے پر پھر ۲۵ - اتواب سلامی کی چلائی گئین - شر یکھنو نے چھوٹے اور بڑے درباروں (مندر شری گنگاجی) مین جاکر بھیٹ کی - پھر کچھ آرام کرنے کے بعد سیتارام دوارے مندر شری گوبند دیوجی اور الیشور اوتار کی چھتری مین تشریف لیجا کر وہان بھینٹ چڑھاکر دس بجے چندر محل مین واپس تشریف لے گئے - اوس وقت قلعہ ناہر گڈھ سے پھر ۲۵ - اتواب سلامی کی چلائی گئین - برہمنون نے اوسی روز بری ختم کی تھی اور شانتی جل (آشیش) شری اَن داتا جی کو لا کر دیا -

دربار عام

واقع تاریخ ۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

شر یکھنو صاحب کے لندن سے آنیکی خوشی مین دیوان عام مین دربار ہوا - ۳½ بجے شری دربار نے وہ پوشاک زیب تن کی جو لندن مین بادشاہ سلامت سے ملاقات کرنے کو جاتے وقت پہنی تھی - یعنی جامہ - کمربند - کٹار - گھونٹے دار پاگ - زیورات -

اور تلوار - صاحب رزیڈنٹ بہادر کا استقبال اوس دن ٹھاکر صاحب کرنسرا اور ٹھاکر صاحب گڈھانے اجمیری دروازے سے کیا تھا اور سرحد کی ڈیوڑھی پر ٹھاکر صاحب ایڑول اور ٹھاکر صاحب ملیسہ نے رزیڈنٹ صاحب کی پیشوائی کی - رزیڈنٹ صاحب بہادر یونی فارم پہنے ہوئے تھے - جیکب صاحب - ڈاکٹر ہنبن صاحب ستاتھرڈ صاحب اور ریورینڈ میکالیسٹر صاحب بھی دربار مین شریک تھے - یہ سب چندر محل مین گئے اور وہان سے مہاراجہ صاحب بہادر کو اپنی ہمراہ دربار مین لائے - رزیڈنٹ صاحب نے مندرجہ ذیل اسپیچ فرمائی :-

اسپیچ

جناب مہاراجہ صاحب بہادر و جملہ حاضرین دربار ایک سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ مینے آپ دیوان خانہ مین جناب مہاراجہ صاحب بہادر کو ولایت جانے اور جناب بادشاہ عالم پناہ اور اونکی ملکہ معظمہ کی جشن تاجپوشی مین شریک ہونے کے لیے دعوت شاہی کا پیغام پہونچایا تھا - سوائے ہم لوگون کے کہ جو یہان پر موجود ہین اور کوئی خاص طرح سے نہین جانتا ہے کہ اس فرمان شاہی کی تعمیل مین جے پور کی پرانی چال اور رسم سے کسقدر تجاوز کرنا پڑا ہے - جس روز کہ مہاراجہ صاحب بہادر کا

جہاز ولایت کو روانہ ہوا اوس روز تک بھی بہت سے لوگون کو مہاراجہ صاحب کی طبیعت کا ٹھیک اندازہ نہین ہو سکا کیونکہ وہ یہ جھوٹا خیال باندھے ہوئے تھے کہ مہاراجہ صاحب ولایت جانے کے خیال کو ضرور چھوڑ دینگے۔ آج ہم لوگ اس خوشی اور مبارک موقع پر سفر ولایت سے آپ کو اپنی دار السلطنة اور اپنی رعایا مین امن و امان کے ساتھ واپس آنے کی مبارکباد دینے کو اس دربار مین جمع ہوئے ہین۔ اور ہم کہہ سکتے ہین کہ آپ کا ولایت جانا ہر طرح سے کمال اور بہت زیادہ کامیابی کا سبب ہوا۔ آپ کے ولایت جانے مین جو جو مشکلات پیش آئین وہ سب یکے بعد دیگرے رفع ہوگئین اور دریائی سفر کے خطرات جو ایسے لوگون کی نظرون مین خوفناک معلوم ہوتے تھے کہ جنھون نے پہلے کبھی دریائی سفر نہین کیا تھا وہ تجربہ سے اوتنے خوفناک نہین پائے گئے۔ ولایت پہونچکر دس ہفتہ آپ وہان رہے۔ جسقدر آپ کو اپنے بادشاہ سے کئی بار نہایت اتحاد کے ساتھ ملاقات کرنے کا اعزاز حاصل ہوا اور بہت سے مشہور الوقت انگریزون سے ملاقات اور بات چیت کرنے کا موقع پیش آیا۔ کسی دوسرے کو شاید ہی نصیب ہوا ہو۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ آپ کی تھوڑے سے نئے تجربات نے آپ کے دل مین کیا کیفیت پیدا کی ہوگی۔

مگر ہم امید کرتے ہین بلکہ ہم کو یقین ہوتا ہے کہ اون کی تاثیرات
نہایت دلچسپ ہونگی - اب میری یہ خواہش ہے کہ اوس مثال
اطاعت اور وفاداری محنت کی بابت کہ جو آپ نے تمام ہندوستان
کے لیے قایم کردی ہے اور صبر و استقلال کے باعث کہ جس سے
آپ نے تمام اون مشکلات کو حل کیا ہے کہ جو آپ کو فرض
پورا کرنے مین حارج ہوئی ہین - اور اس کامل کامیابی کی بابت
کہ جو آپ کی کوشش کے شامل حال رہی ہے مین آپ کو بطور خود
مبارک باد برٹش گورنمنٹ کی طرف سے کہ جس نے قایم مقام ہونے
کی عزت اس جگہہ مجھہ کو حاصل ہے - اور ان صاحبان کی طرف سے
کہ جو اس ریاست مین کام کر رہے ہین اور اگر ہم کہہ سکین تو آپ کے
جاگیرداران اور رعایا کی طرف سے کہ جو آج یہان دربار مین
موجود ہین ہم آپ کو سچے دل سے محبت سے بھرا ہوا مبارکباد
دیتے ہین اور چاہتے ہین کہ آپ کو اپنی ریاست اور دار السلطنتہ
مین واپس آنا مبارک ہو -

اس اسپیچ کا ترجمہ اردو مین بابو سنسار چندر جی صاحب نے
پڑھ کر سنایا اور اوس کے بعد ہز ہائنس مہاراجہ صاحب
بہادر کی طرف سے اسپیچ کا جواب اردو اور انگریزی زبان
مین مندرجہ ذیل بابو صاحب موصوف نے بیان کیا -

جواب اسپیچ

مسٹر کاب صاحب و حاضرین دربار! جو اسپیچ ہمارے دوست مسٹر کاب صاحب بہادر نے ابھی پڑھی ہے اوس نے سب لوگون کو اوس دربار عام کی یاد دلائی ہوگی کہ جو پچھلے سال تاریخ ۱۰- اکتوبر کو اسی دیوانخانہ مین ہوا تھا اور اوس وقت حضور بادشاہ سلامت کنگ ایڈورڈ ہفتم شہنشاہ ہندوستان کا فرمان پڑھا گیا تھا کہ جس کی تعظیم و تکریم ہم اور ہمارے جاگیرداران نے مناسب طریقہ سے کی تھی۔ اوس وقت ہمارے خیال مین نہین آیا کہ بادشاہی فرمان کی تعمیل مین جناب بادشاہ عالم پناہ اور اون کی ملکہ معظمہ کی تاجپوشی کے جشن مین شریک ہونے کے لیے ولایت جانے مین ہم کو کتنی تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا۔ ہمارے پیارے دوست مسٹر کاب صاحب بہادر نے اس سفر مین پرانی رسم اور چال کو چھوڑنا بیان کیا ہے یہ در اصل بہت صحیح ہے۔ اس سفر کے پیچیدہ معاملات کے طے کرنے مین جو مشکلات پیش آئین اگر اون سب کی کیفیت بیان کیجاوے تو ہم کو خیال ہے کہ اس دربار کے حاضرین سنتے سنتے تھک جاوینگے۔ سب سے پہلا اور بڑا معاملہ یہ تھا کہ لندن مین کس طرح رہنا درست ہوگا۔

کہ جس سے ہمارے ملک کی۔ ہماری قوم کی اور ہمارے مذہب
کے مروجہ چھوت چھات کی پابندی بھی پورے طور پر ہوتی
رہے اور وہان کے رواج کے خلاف بھی کوئی بات ہونے
پاوے۔ دوسرے مشکل یہ معلوم ہوتی تھی کہ یہ دریائی سفر
کس طرح سطے پاویگا۔ کیونکہ تین ہفتہ تک جہاز مین رہنے
سے جن جن مشکلات کا سامنے آنا بیان کیا جاتا تھا
اون کے بارے مین مختلف باتین سنائی دیا کرتی تھین
ہم موجودہ اصحاب سے یہ بھی پوشیدہ نہین رکھنا چاہتے کہ
ہم کو اس سفر کے کرنے مین بہت پس وپیش تھا۔ بمبئی سے
روانہ ہونے کے بعد ہی ہم کو سمندر طوفانی حالت مین ملا
کیونکہ کچھ وقت پیشتر ہی ایک طوفان ادھر ہو کر گذر چکا
تھا۔ قسمت سے خاص ہم کو دریائی بیماری نہین ہوئی مگر بہت سے
ہمارے ہمراہیان اس مرض مین مبتلا ہو گئے۔ اوس طوفان
کے برداشت کرنے کے بعد ہم کو ہمارے بزرگون کی عقلمندی
پر تعجب ہوا کہ جو سمندر کے سفر کے دیدہ ودانستہ بچتے رہتے
تھے لیکن وہ لوگ اپنے فرض کو ادا کرنے کے واسطے اپنے
بادشاہ کے رحیمانہ فرمان نہین رکھتے تھے کہ جسکی تعمیل کرنا
ہماری قوم کے لیے فخر اور خوشی کا سبب ہے۔ ہم حاضرین
دربار کو یقین دلاتے ہین کہ فرمان شاہی کی تعمیل اور وفاداری

ظاہر کرنے کے علاوہ ہم کسی اور مقصد کو لیکر اسقدر تکالیف برداشت نہین کرتے۔ اپنے بادشاہ کے حکم کی تعمیل کرنے اور وفاداری دکھلانے کا خیال ہر ایک سچے راجپوت کے دل کو زندہ اور تازہ کرنے والا ہوتا ہے اور خاص ہمارے لیے تو اس سفر کے کرنے مین کوئی پس وپیش کا امر بھی ہوتا تو اوس کو دور کرنے کے لیے صرف یہی خیال کافی تھا اور آپ نے اپنی اسپیچ مین ہماری ملاقاتون کا ذکر کیا ہے کہ جو حضور شہنشاہ اور بادشاہی خاندان کے امرا اور انگلستان کے بڑے بڑے رئیسون سے ہوئی اس کی نسبت صرف اسقدر کہنا کافی ہوگا کہ انگلستان مین رہنے سے جو جو خیالات ہمارے دلمین پیدا ہوئے ہین اون کو پورے طور سے بیان کرنے مین ہم لاچار ہین۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہم کسی ایسے پاک اور دلآویز ملک مین گئے ہوئے تھے کہ جہان لطافت۔ عظمت۔ شرافت کے سوائے اور کچھ نظر نہین آتا جس مہربانی اور بادشاہی عنایت سے حضور شہنشاہ اور ملکہ معظمہ نے ہماری مہمان نوازی فرمائی وہ تحریر مین نہین آسکتی۔ مگر ہم جانتے ہین کہ جو نقش ہمارے دل پر جم گیا ہے وہ کبھی دور نہین ہوگا۔ نہ صرف سلطنت کے بڑے بڑے وزرا اور شہر کے معزز سردار ان

کہ جن سے ہم کو ملاقات کا موقع ملا بلکہ ولایت کے ہر ایک
باشندہ کو خوش تواضع - مہربانی اور خاطرداری مین ایک
دوسرے سے بڑھا چڑھا پایا - تمام امیر او رغریب ہم کو دیکھکر
عام طور سے خوش ہوتے تھے کہ ہم مشرق سے اتنے دور
دراز کا سفر طے کر کے بادشاہی آداب بجالانے کے لیے
وہان گئے ہوئے تھے - جس عزت اور محبت کا برتاو ہمارے
ساتھ کیا گیا وہ ہم سے کبھی فراموش نہین کیا جا سکتا - اور
مسٹر کاب صاحب بہادر ہم آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا
کیے بغیر نہین رہ سکتے کہ آپ نے مہربانی فرماکر ہمارے
سفر کا اور ولایت مین ہمارے ٹھہرنے کا معقول انتظام
فرما دیا تھا اور آپ نے ہمین یقین دلایا تھا کہ جو مشکلات
ہم کو اس وقت ایسی معلوم ہوتی ہین کہ ہم اون کو روک
نہین سکتے وہ ہمارے ارادہ کے سامنے آہستہ آہستہ
دور ہو جاوینگی - اور سچ مچ ایسا ہی ہوا - البتہ یہ بہت
افسوس رہا کہ آپ ہمارے ہمراہ ولایت نہین جا سکے
کیونکہ ہم اور آپ دونون ایک ہی وقت مین ریاست سے
باہر نہین جا سکتے ہین - ہمارے پورانے اور سچے دوست
کرنیل سر سوئنٹن جیکب صاحب بہادر کی خدمات سفر
وتھی قابل قدر ہین - ہم اون کا شکریہ ادا کرتے ہین

اونھون نے ہمارے ولایت کے سفر کو کامیاب بنانے مین بہت محنت برداشت کی اور اون آزمودہ کاری اور مستعدی سے ہمکو بہت فائدہ پہونچا ہم کو امید ہے کہ جناب حضور وایسرائے گورنر جنرل بہادر اور آنریبل مسٹر مارٹنڈیل صاحب بہادر کی روز افزون مہربانی اور نوازش کے اظہار شکریہ کا ہم کو بعد مین اچھا موقع ملیگا۔ مگر اس جگہہ بھی مختصر طور پر ذکر کیے بغیر ہم اپنی اسپیچ ختم نہین کرسکتے ہین۔ کیونکہ ولایت مین ہمکو جو عزت مہربانی کی ملی وہ بہت کچھہ اون کی ہمدردی اور دوستانہ سلوک کا باعث تھا۔ آخر مین ہم آپ صاحبان کی بہت مہربانی اور مبارک بادی کا شکریہ ادا کرتے ہین"۔

تمام سردار۔ عہدہ دار۔ اہلکار وغیرہ اس دربار مین شریک تھے۔ پانچ بجکر دس منٹ پر رقص و سرود شروع ہوا۔ سرکار حضور صاحب نے پھول مالا اور عطر سے صاحب رزیڈنٹ بہادر اور دوسرے یورپین صاحبون کی تواضع کی جو کہ ۵½ بجے دربار سے واپس چلے گئے۔ ٹھاکر صاحب ڈگی اور ٹھاکر صاحب چوموں فرش قالین تک اون کے ساتھہ گئے۔ بابو سنسار چندر سین جی نے لیڈی جیکب صاحب اور دوسرے یورپین صاحبون کی عطر اور ہار سے تواضع کی۔ بعد مین حاضرین دربار نے

شری حضور صاحب کی نذرین کی۔ دربار برخاست ہونے پر شری حضور صاحب تخت روان پر سوار ہو کر پانچ بجکر ۵ منٹ پر چندر محل مین داخل ہوئے۔

چند دیگر ضروری تواریخی حالات

کسقدر خوشی کی بات ہے کہ جس کتاب کے شایع کرنے کی خواہش پورے بیس سال سے لگ رہی تھی وہ ایشور کی کرپا سے آج پوری ہوئی۔ ہم چاہتے تھے کہ یہ کتاب شری حضور صاحب بہادر کے سفر ولایت سے تشریف لانے کے بعد فوراً ہی شایع کر دیجاتی لیکن مناسب وقت نہ ہونے کی وجہہ سے ہم ایسا نہ کر سکے۔ علاوہ ازین سفر کے حالات و واقعات کا اجتماع کرنا بھی آسان نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضور صاحب کا سفر اور اس کتاب کے شایع ہونے مین بیس سال کا وقفہ ہو گیا۔ اسلئے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ اس عرصہ مین جو جو خاص واقعات متعلق ریاست واقع ہوئے اون کے بھی کچھ مختصر حالات قلمبند کیے جائین۔

سنہ ۱۹۰۲ء و سنہ ۱۹۰۳ء انگلستان سے تشریف لانے کے بعد شری حضور صاحب ہندوستان کے وائسرائے لارڈ کرزن صاحب سے ملاقات کرنے کو بتاریخ ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء شملہ تشریف لے گئے۔ وہان سے

واپس ہوتے وقت شری ہردوار مین گنگا اشنان کیا۔ اسی
سال کے ماہ نومبر کی ۲۷۔ تاریخ کو لارڈ کرزن صاحب جے پور
تشریف لائے۔ تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے دہلی دربار مین
شریک ہونے کے لیئے شری دربار تاریخ ۲۵۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو
دہلی تشریف لے گئے۔ اور سنہ ۱۹۰۳ء مین دربار کو جی۔سی۔وی۔او
کا خطاب عطا ہوا جس کے لیئے ۱۱۔ فروری سنہ ۱۹۰۳ء کو شہر سے
مین دربار ہوا۔ اونھین ایام مین ڈیوک اور ڈچز آف کیناٹ
بھی جے پور مین تشریف فرما تھے اوسی سال کے ماہ نومبر
مین سر کرزن وائلی صاحب کا جیپور مین آنا ہوا۔

سنہ ۱۹۰۴ء۔ اس سال میو کالج اجمیر مین رؤسا کی کانفرنس ہوئی
اوس مین مہاراجہ جے پور نے ابتدائے تاریخ ۱۰۔ مارچ لغایت
۱۷۔ مارچ اجمیر مین قیام فرمایا وہین پر۔ اودے پور۔ گوالیار
بیکانیر۔ ریوان۔ دھولپور۔ کوٹہ۔ کچھ۔ اورچھا اور سیلانہ
وغیرہ کے رؤسا سے ملاقات ہوئی۔ بوقت واپسی اجمیر
شری مہاراجہ صاحب نے ۳ یوم کشنگڈھ مین قیام فرمایا
اسی سال تاریخ ۱۴۔ جولائی (سنہ ۱۹۰۴ء) سے جیپور پوسٹ آفس
کا جدید انتظام ہوا اور اسی وقت سے ٹکٹ۔ لفافہ۔ اور
پوسٹ کارڈ جاری ہوئے۔

سنہ ۱۹۰۵ء۔ پرنس آف ویلز اور شہزادی صاحبہ ابتدائے ۲۱۔ نومبر لغایت

۲۳- نومبر جسپور مین قیام پذیر ہوئے - جو آج ایشور کی کرپا سے شہنشاہ جارج پنجم اور ملکہ میری کے نام سے حکومت کرتے ہین -

۱۹۰۶ء شری دربار تاریخ ۲۰- اپریل کو آبو تشریف لے گئے اور وہان سے گوالیار ۲۳- اپریل کو تشریف لے گئے وہان ۲۶- اپریل تک آپ نے قیام فرمایا - گوالیار سے ایڈر تشریف لے گئے وہان یکم مئی تک رہے -

۱۹۰۷ء ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب امیر کابل کے ہندوستان تشریف لانے کی وجہہ سے آگرہ مین دربار ہوا اوس موقع پر مہاراجہ صاحب جے پور ۴- جنوری کو آگرہ تشریف لے گئے - ۲۳- جنوری تک سواری وہان ہی رہی - اسی سال مین شری بڑے مہارانی جادون جی صاحبہ امر گڈھ تشریف لے گئین اور وہان پر آپ ۲۶ ستمبر سے ۴- اکتوبر تک قیام پذیر رہین - پھر ماہ دسمبر مین شری جگدیش پوری کی یاترا کی -

۱۹۰۸ء - ۱۰- جنوری کو مہارانی صاحبہ یاترا سے واپس تشریف لائین اور ۱۷- فروری کو زنانی ڈیوڑھی مین دربار ہوا - جس مین ملکہ الیگزنڈرا صاحبہ کی تصویر کھولی گئی اور اونکی چھٹی پڑھکر سنائی گئی - مہارانی صاحبہ آب ہوا بدلنے کی غرض سے مسوری تشریف لے گئی اور ساتھ مین رائے بہادر

بابو سنسار چندر سین اور راجہ اودے سنگھ جی گئے تھے۔
وہان ڈیڑھ ماہ تک قیام فرمایا اور وہان سے واپس
آتے وقت آگرہ کی کوٹھی مین ۳۰ ستمبر تک سواری رہی
اور پورے سات ہفتہ بعد سواری جے پور آئی۔

سنہ ۱۹۰۹ع۔ تاریخ ۱۸ جون کو شری دربار جودھپور تشریف
لے گئے اور وہان تاریخ ۲۰ جون تک تشریف فرما رہے
اسی سال تاریخ ۲ نومبر کو شری بڑے مہارانی جی صاحبہ
اس جہان فانی سے رحلت فرما گئین۔ جس سے تمام
رعایا کو بہت رنج ہوا۔

سنہ ۱۹۱۰ع۔ تاریخ ۶ مئی کو شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا انتقال
ہو گیا اور اون کا ماتمی دربار دیوان خانہ مین تاریخ ۹ مئی
کو ہوا۔ پھر تاریخ ۲۴ اگست کو دیوان خانہ مین شری حضور
شہنشاہ کی یادگار کے لیے فنڈ جمع کرنے کے لیے
پبلک کی ایک میٹنگ ہوئی۔ تاریخ ۲۳ دسمبر کو ہز رائل
ہائنس ولیعہد جرمنی جے پور مین تشریف لائے اور
تاریخ ۲۷ دسمبر تک قیام کیا۔

سنہ ۱۹۱۱ع۔ تاریخ ۲۲ جون کو انگلستان مین حضور شہنشاہ جارج
پنجم کی تاجپوشی کا دربار ہوا۔ بعد ازان دہلی مین بھی دربار
تاجپوشی ہونا قرار پایا۔ اس دربار مین شامل ہونے کیلیے

شری دربار تاریخ ۲- دسمبر کو دہلی تشریف لے گئے -
اور تاریخ ۱۶- دسمبر تک وہاں رہے - وہاں پر علاوہ
بڑے بڑے راجگان ہند کے اعلے افسران گورنمنٹ
ارل آف کرو- سر جیمس ڈنلپ سمتھ - بٹلر اور ہیوٹ
صاحبان سے ملاقات ہوئی - تاریخ ۱۱- دسمبر کو دہلی
دربار ہوا - اور وہاں شری دربار کو میجر جنرل کے
خطاب سے سرفراز کیا گیا - تاریخ ۱۶- دسمبر کو
حضور شہنشاہ نیپال تشریف لے گئے اور ملکہ معظمہ
آگرہ تشریف لے گئین - دربار کے بعد مسٹر جینور
صاحب نے تاریخ ۱۶- دسمبر کو دہلی سے روانہ ہو کر
۱۷- دسمبر کو جیپور مین نزول فرمایا - اسی مہینہ کی
ابتدائے تاریخ ۱۹- نہایت تاریخ ۲۱- حضور ملکہ معظمہ
جیپور مین تشریف فرما رہین -

سنہ ۱۹۱۲ع - تاریخ ۱۵- جنوری کو ماجی صاحبہ شری
بڑا راٹھور جی انتقال فرما گئین -

ہز ایکسلینسی لارڈ ہارڈنگ صاحب تاریخ ۱۹- نومبر کو
جیپور تشریف لائے اور تاریخ ۲۱- نومبر کو مسٹر جینور
ایڈورڈ کی یادگار کی بنیاد ڈالی گئی - اور اس سے
ایک دن پیشتر لیڈی صاحبہ نے کرزن وایلی کی یادگ

شفاخانہ مین قایم فرمائی۔

سنہ ۱۹۱۳ء۔ تاریخ ۱۲۔ جنوری کو رایٹ آنریبل لارڈ ہارڈنگ صاحب انڈر سکرٹری فار انڈیا جے پور تشریف لائے اور تاریخ ۱۳۔ جنوری کو واپس گئے۔ دربار دربھنگا ہندو یونیورسٹی کا ڈپوٹیشن لیکر ۲۴۔ جنوری کو جے پور آئے۔ اور ۲۶۔ تک یہان رہے۔ شری دربار نے پانچ لاکھ روپیہ عنایت فرمایا۔

سنہ ۱۹۱۵ء۔ ۲۸۔ مئی کو شری گنگاجی کی پرتشٹھا نئے مندر مین ہوئی۔ تاریخ ۲۴۔ جون کو شری گوپال جی کی پرتشٹھا برندابن سے مادھوبلاس نامی مندر مین ہوئی۔ تاریخ ۲۱۔ فروری کو شری لاڈلی جی کی پرتشٹھا برسانے کے مندر مین ہوئی۔ گنگوتری مین شری دربار نے گنگاجی کا ایک نیا مندر بنوایا ہے۔ اوس کے لیئے شری گنگاجی کی مورتی مع جڑاو زیور یعنی ایک لاکھ روپیہ راجہ ٹیکیندر جنگ مہاراجہ ٹہری کے پاس پانچ جولائی کو بھیجا۔ اس مورتی کی پرتشٹھا ۱۱۔ جولائی کو گنگوتری کے مندر مین ہوئی۔

سنہ ۱۹۱۶ء۔ شری حضور صاحب گنگا کا Narora Ganges Band) دیکھنے۔ اج گھاٹ تشریف لے گئے۔ لارڈ

ہارڈنگ صاحب بمبئی تشریف لیجارہے تھے اون سے نیاز حاصل کرنے کو شری دربار سوائی مادھوپور تشریف لے گئے۔ وہان بوان بھون مین چائے پانی کرایا گیا۔ خود شری دربار نے ایک مُہر بند لفافہ حضور لارڈ صاحب کو دیا جس مین اپنے جانشین کا نام درج تھا۔ اور وایسرائے صاحب سے یہ ظاہر کیا کہ اس لفافہ کو اوس وقت تک پوشیدہ رکھا جاوے جب تک اس کے کھولنے کی ضرورت پیش آوے۔

حضور لارڈ چیمس فورڈ وایسرائے ہند یکم نومبر کو جے پور تشریف لائے۔ اوسی دن اونھون نے جےپور رشنجا دائی ٹیکو کا افتتاح کیا۔ اور دو روز قیام کرنے کے بعد ۱۲۔ نومبر کو واپس تشریف لے گئے۔ شری دربار کی مرضی کے موافق یہ مقرر ہوا کہ شری ہردوار جی مین خاص خاص ہندو مہاراجگان کی ایک کانفرنس کی جاوے جس مین ہردوار مین تعمیر ہونے والی ایک نہر کی بابت غور کیا جاوے کہ شری گنگ جی کی پاک دھارا مین فرق نہ پڑسکے اور نہر بھی جاری ہو سکے۔ شری دربار کے علاوہ مہاراجہ پٹیالہ۔ بیکانیر۔ الور۔ بنارس۔ دربھنگا۔ کاسم بازار اور پنڈت مدن موہن مالویہ۔ راجہ رام پال اور ہندو

قوم کے دیگر لیڈر اس کانفرنس مین تشریف لائے۔ سر جیمس مسٹن صاحب لفٹنٹ گورنر یوپی۔ (ممالک متحدہ) اس کانفرنس کے (پریسیڈنٹ) صدر نشین تھے۔ گورنمنٹ نے کانفرنس کی بہت سی تجاویز کو منظور کرکے یہ اقرار کیا کہ نہر اس طریقہ سے تعمیر کرادی جاویگی کہ شری جل کاٹ رتی بہا وہر کی پیڑی تک نہ رُکے۔

۱۹۱۷ء مہارانی جی شری جھالی جی صاحبہ کی سواری تاریخ ۱۶۔ اپریل کو مقام ڈانگ دھڑ اگئی اور وہان سے تاریخ ۳۰۔ جون کو واپس جیپور آئی۔

۱۹۲۰ء۔ دو سال گذشتہ مین کوئی امر لکھنے قابل نہین ہوا۔ یہ سال بہت رنج دینے والا رہا۔ اس کے شروع مین ہی تاریخ ۲۱۔ مارچ کو لال جی صاحب شری گوپال سنگھ جی نے وفات پائی جس کی وجہہ سے رعایا اور شری حضور صاحب کو بہت رنج ہوا۔ اسی سال کی تاریخ ۱۸۔ مئی کو حضور صاحب کو بیماری کا پہلا دورہ ہوا۔ یہ دورہ بائیس ۲۲ منٹ تک رہا جس سے کمزوری بے حد ہوگئی۔ شری دربار نے اپنے علاج کے واسطے ڈاکٹر سر جیمس رابرٹ صاحب کو بلایا جو ہندوستان کے مشہور ڈاکٹر ہین۔ ڈاکٹر صاحب نے تاریخ ۲۷۔ مئی کو جیپور تشریف لاکر علاج شروع کیا۔

یکم نومبر کو دربار بوندی فراج پرسی کے لیے جیپو تشریف لائے اور ۳- نومبر تک رام باغ مین قیام کرکے واپس تشریف لے گئے۔

تاریخ ۱۶- ستمبر کو سر چارلس کلیولینڈ صاحب جے پور تشریف لائے۔

۱۹۲۱ء- بہ سبب علالت شری حضور صاحب نے ریاست کے کام کے لیے محکمہ خاص (Cabinet) قائم فرمایا جس کا پہلا اجلاس مبارک محل مین بتاریخ ۱۸- فروری ہوا- اس مین خاص خاص اعلے ممبران کونسل کے علاوہ ڈاکٹر سر جیمس رابرٹ صاحب و سر چارلس کلیولینڈ صاحب بھی ممبر مقرر کیے گئے- اگرچہ اس وقت تک رعایائے جیپو نہایت خوشی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کررہی تھی لیکن بچہ سے لیکر بوڑھے تک کے دل مین یہ خواہش تھی کہ ایشور بہت جلد مہاراج کنوار کی صورت کو جلد دکھلائے- ہم اوپر تحریر کرچکے ہین کہ شری حضور صاحب نے اپنے جانشین کا نام لکھکر بند لفافہ مین حضور وایسرائے لارڈ ہارڈنگ صاحب کو دیدیا تھا- یہ سال رعایا کی خوش قسمتی کا تھا- کہ شری حضور صاحب نے رعایا کو بہت آرزومند دیکھکر اس بھید کو پوشیدہ رکھنا مناسب نہ سمجھا اور بتاریخ ۱۲- مارچ کو چندر محل مین تمام سرداروں و حکام ریاست کو اجماع



مہاراجکنوار سری مان سنگھ جی — جیپور

کرکے فرمایا کہ ہم نے نزدیکی رشتہ دار راجاوت خاندان
مین سے ایک کنور کو جانشین بنانا تجویز کرلیا ہے۔ ہماری
اوس تجویز سے جو متفق ہون وہ اس فہرست پر اپنے دستخط
کردین۔ دو چار سرداران کے علاوہ اور جملہ سرداران نے
فہرست پر دستخط کردئے۔ دوسرے دن ۱۳۔ مارچ کو نائبان
محکمہ جات راج سیٹھ ساہوکاران و وکلا کو چندر محل مین
بلاکر پہلے کی طرح حال ظاہر کیا اور سب نے خوشی کے
ساتھ فہرست پر دستخط کردئے۔ پھر شری حضور صاحب نے ۲۱
مارچ کو ٹھاکر صاحب ایسردہ کے دوسرے کنور موہن سنگھ جی
کو کوٹہ سے جے پور بلالیا۔ جہان پر وہ اپنے بڑے بھائی
کے ہمراہ تعلیم حاصل کررہے تھے۔ تاریخ ۲۴۔ مارچ کو
شری مہاراج کنوار کا دتک سنسکار مطابق رسمیات
دھرم شاستر کیا گیا اور آپکا مبارک نام مان سنگھ جی
رکھا گیا۔ اوسی دن سے شہر مین خوشی کا جوش اسقدر
بڑھا کہ جا بجا روشنی اور رقص و سرود اور دعوتین۔
خیرات وغیرہ روز ہونے لگی۔

۲۴۔ مئی کو حضور وایسرائے کے پاس سے منظوری
گودنشینی کا تار آیا اور تاریخ ۱۰۔ جون کو خوشی کا دربار دیوانخانہ
عام مین ہوا۔ اوس روز رات کو شہر کے تمام بازارون

قلعہ جات اور دروازون سے باہر راج کی طرف سے روشنی ہوئی۔ شہر کے تمام جلسون اور دربار کے پورے حالات ہم اپنی کتاب جشن مہاراج کنوار کے دربار نمبر مین لکھ چکے ہین۔

اس خوشی کی مبارکباد دینے کو تاریخ ۱۳۔ مئی کو مہاراجہ صاحب الور۔ ۳۱۔ مئی کو دربار کشنگڈھ۔ ۱۰۔ جولائی کو مہارانا صاحب ڈانگ دھڑا۔ ۱۱۔ اگست کو مہاراجہ صاحب کوٹہ۔ اور ۲۔ ستمبر کو مہاراجہ صاحب کشمیر جے پور تشریف لائے۔ مہاراجہ صاحب کشمیر نے رام باغ مین مہاراج کنوار کی گودنشینی کی خوشی کا جلسہ اور روشنی بھی کی۔ شری حضور صاحب کی حکومت مین رعایائے جے پور نے ہر قسم کا آرام پایا اور ہر قسم کا امن و امان رہا اسی وجہہ سے چودہ ہزار پانچسو ستائیس مربع میل مین رہنے والی چوبیس لاکھ رعایا تہ دل سے مہاراجہ صاحب بیکنٹھ باشی اور اپنے سرتاج مہاراجہ مان سنگھ جی مہاراج کے حق مین دعا کرتی رہتی ہے۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

تمام شد